عمران سیریز
ریڈ اسکائی
مظہر کلیم ایم اے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ''ریڈ اسکائی'' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہودی قوم جہاں دنیا میں سب سے زیادہ مال دار سمجھی جاتی ہے وہاں ازل سے اس کی مسلم دشمنی بھی ضرب المثل بن چکی ہے۔ موجودہ ناول بھی دنیا بھر کے مسلمان ناموروں کو ہلاک کرنے کی خوفناک سازش کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی مسلسل اور جان لیوا جدو جہد پر مبنی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے ہر قدم پر ایسی رکاوٹیں کھڑی کی گئیں جو بظاہر ناقابل عبور تھیں لیکن عمران اور اس کے ساتھی اپنے جذبے، ہمت اور حوصلے سے ہر رکاوٹ کو دور کرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ اس کی تفصیل تو آپ کو ناول پڑھ کر ہی معلوم ہو گی لیکن ناول پڑھنے کے بعد اپنی آراً سے مجھے ضرور مطلع کیجئے۔ کیونکہ آپ کی آراء میرے لئے رہنمائی کا درجہ رکھتی ہیں البتہ حسب روایت ناول پڑھنے سے پہلے اپنے خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیں کیونکہ دلچسپی کے لحاظ سے یہ کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

شور کوٹ سٹی سے عثمان محی الدین نے اپنے طویل خط میں پرانی اور نئی کتب پر باقاعدہ علیحدہ علیحدہ تبصرہ کیا ہے اور تقریباً تمام ناولوں کو انہوں نے پسند بھی کیا ہے۔ البتہ چند شکایات بھی کی ہیں

اور سب سے اہم شکایت یہ ہے کہ میں نے وعدہ کرنے کے باوجود موجودہ حالات پر ناول نہیں لکھا۔

محترم عثمان محی الدین صاحب خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک موجودہ حالات پر ناول لکھنے کا تعلق ہے تو موجودہ حالات ابھی تک کسی آخری کروٹ نہیں بیٹھ سکے ہیں اس لئے ان پر ناول نہیں لکھا جا سکتا ہے کیونکہ موجودہ حالات سب کے سامنے ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں تبدیل نہیں کیا جا سکتا اور ناول کو بہرحال کسی نہ کسی موڑ پر لا کر ختم کرنا ہی پڑتا ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے البتہ میرا یہ وعدہ قائم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی دی اور حالات کسی کروٹ بیٹھ گئے تو ان پر ضرور لکھوں گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ اسماعیل خان سے محمد شاہ بخاری لکھتے ہیں کہ آپ کی نئی کتب مجھے اپنے لائبریری کے لئے چاہئیں۔ مجھے فہرست کتب بھجوا دیں۔

محترم محمد شاہ بخاری صاحب خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک فہرست کتب کا تعلق ہے تو کتب کی فروخت کے لئے ہمارا ڈسٹری بیوٹر ادارہ، ارسلان پبلی کیشنز ہے۔ جس کا تفصیلی پتہ ہر کتاب میں شائع کیا جاتا ہے۔ اس بار آپ کا یہ خط ان کے حوالے کر دیا جائے گا لیکن اس سلسلے میں آپ اور دیگر صاحبان انہیں براہ راست خط لکھیں تاکہ جلد از جلد آپ کے آرڈرز کی تکمیل

ہو سکے۔

راولپنڈی سے کاشف رضا لکھتے ہیں کہ آپ طویل عرصے سے ناول لکھ رہے ہیں اور ہم بھی طویل عرصے سے ناول پڑھ رہے ہیں۔ آپ کا ذہن واقعی اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہے کہ جاسوسی کے محدود دائرے میں آپ نے چھ، ساڑھے چھ سو ناول لکھے اور مسلسل لکھ رہے ہیں۔ لیکن اب بھی آپ کے ناولوں میں وہی پہلے جیسی چاشنی ہے۔ اس کی آخر وجہ کیا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم کاشف رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے اور طویل عرصہ سے ان کے مطالعے پر بھی میں آپ کا بے حد مشکور ہوں۔ آپ کے ذہن میں جو سوال ابھرا ہے۔ اس کے جواب میں عرض ہے کہ جب مقصد نیک ہو تو اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال رہتی ہے۔ آپ میرے ناول پڑھتے ہیں اس لئے آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گا کہ یہ ناول صرف برائے ناول نہیں لکھے جاتے بلکہ ان میں نوجوان سمیت سب کو یہ بتایا جاتا ہے کہ جو حق پر ہوتا ہے وہی فتح یاب ہوتا ہے اور مسلسل جدوجہد، نیک نیت اور سخی دل رکھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ مجھے خوشی ہے کہ اس سے بے شمار نوجوانوں اور افراد کی لاشعوری طور پر تربیت ہوتی رہتی ہے اور وہ نہ صرف کامیاب رہتے ہیں بلکہ وہ دوسروں کو بھی اس راہ پر چلانے کا نہ صرف عزم رکھتے ہیں بلکہ وہ اپنے ارادے میں بھی کامیابی حاصل

کر لیتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

ڈیرہ غازی خان سے شیخ شہزاد محمود لکھتے ہیں۔ آپ کے ناولوں کا طویل عرصے سے قاری ہوں۔ آپ واقعی شہرہ آفاق مصنف ہیں۔ ہمیں آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور ہم سب دوست ان کو نہ صرف باقاعدگی سے پڑھتے ہیں بلکہ اس میں لکھی گئی اچھی باتوں پر عمل بھی کرتے ہیں۔ خاص طور پر سماجی برائیوں پر آپ کے لکھے گئے ناول واقعی شاندار ہوتے ہیں۔ یہ نوجوانوں کے دل میں سماجی برائیوں کے خلاف نہ صرف نفرت پیدا کرتے ہیں بلکہ ان سے ان میں سماجی برائیوں کے خاتمے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔ آپ کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ سماجی برائیوں کے خلاف ناول لکھا کریں۔امید ہے آپ ہماری درخواست پر ضرور غور کریں گے

محترم شیخ شہزاد محمود صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ سماجی برائیوں کے خلاف لکھے گئے ناولوں کے لکھنے کا اصل مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ معاشرے میں موجود ایسی برائیوں کو نہ صرف قارئین کے سامنے لایا جائے بلکہ ان کے خلاف لڑنے اور ان کے خاتمے کے لئے قارئین اپنے اپنے حلقوں میں کام کریں تاکہ ہمارا ملک ان برائیوں کی آماجگاہ بننے نہ پائے۔ آپ کی درخواست سر آنکھوں پر۔ انشاء اللہ جلد ہی اس سلسلے کا نیا ناول آپ کے ہاتھوں میں ہو گا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اسلام آباد سے غلام کبیریا خان نیازی لکھتے ہیں۔ بچپن سے آپ کے ناول پڑھ رہا ہوں اور اب تک مسلسل پڑھتا چلا آ رہا ہوں کیونکہ آپ کی تحریر میں ایسی چاشنی ہے کہ آپ کے ناول پڑھے بغیر چین نہیں آتا البتہ آپ سے ایک شکایت ہے کہ آپ کے ناول کا آغاز بہت وسیع پھیلاؤ سے ہوتا ہے لیکن آخر میں آپ یک دم کہانی کو تیز چلا کر ختم کر دیتے ہیں۔ تین چار صفحات مزید لکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن کہانی کا تاثر اچھا ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ اس بات پر غور کریں گے۔

محترم غلام کبیریا خان نیازی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ نے جو شکایت کی ہے اس سلسلے میں گزارش ہے کہ شروع میں جب کہانی آگے بڑھتی ہے تو چونکہ سیکرٹ سروس حرکت میں نہیں آئی ہوتی اور ابھی صرف مختلف کردار سامنے آ رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے آپ کو اس کا پھیلاؤ اور وسعت محسوس ہوتی ہے لیکن جب سیکرٹ سروس حرکت میں آتی ہے تو پھر خود بخود کہانی کا ٹیمپو تیز ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر کہانی کا ٹیمپو سست ہو جائے تو آپ کے ذہن کو شدید جھٹکا لگے گا اور سست رفتاری آپ کو بیزار کر دے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ آخر میں تفصیلات دانستہ نہیں دی جاتیں جب تک کہانی کی ڈیمانڈ نہ ہو کیونکہ ایسی تفصیلات کا تمام قارئین کو خود علم ہو جاتا ہے۔ مثلاً عمران اور ٹیم کو مشن پر روانہ ہوتے ہوئے پوری تفصیل سے دکھایا جاتا ہے کیونکہ یہ کہانی

کی ڈیمانڈ ہوتی ہے لیکن ان کی واپسی اس لئے نہیں دکھائی جاتی کہ مشن مکمل ہو چکا ہوتا ہے اب صرف لفاظی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا سوائے بیزاری کے۔ سب قارئین خود ہی سمجھ جاتے ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی کس طرح واپس گئے ہوں گے۔ بہرحال میں کوشش کروں گا کہ آپ کی یہ شکایت بھی دور کر دوں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

E.Mail.Address

mazharkaleem.ma@gmail.com

یورپی ملک باگاریا کے دارالحکومت صاقیہ کی ایک سڑک پر سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی جس نے جینز کی پینٹ اور زرد رنگ کی شرٹ جس پر سرخ رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول بنے ہوئے تھے پہن رکھی تھی۔ آنکھوں پر سرخ رنگ کے شیشوں والی گاگل تھی۔ اس کے سنہرے لچھے دار بال اس کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان موجود تھا جس کے سر کے بال اس قدر چھوٹے تھے کہ جیسے وہ ابھی بال کٹوا کر آ رہا ہو۔ اس نے پینٹ اور کوٹ پہن رکھا تھا لیکن گلے میں ٹائی نہیں تھی بلکہ شرٹ کے اوپر کے دو بٹن کھلے ہوئے تھے۔ اس کی آنکھوں پر سیاہ رنگ کے شیشوں والی گاگل تھی۔

''فادر جوزف باگاریا کیوں آئے ہوں گے''...... لڑکی نے کار

چلاتے ہوئے گردن موڑ کر نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ اپنے کاروبار کی دیکھ بھال کے لئے آئے ہوں اور انہوں نے سوچا ہو کہ ہم سے بھی ملاقات کر لیں''...... نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کاروبار۔ کس کاروبار کی بات کر رہے ہو''...... لڑکی نے چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم نہیں ہے مورگی۔ حیرت ہے''...... نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''مجھے واقعی معلوم نہیں ہے فریڈ۔ مجھے تو صرف اتنا معلوم ہے کہ ہماری تنظیم ریڈ اسکائی کے وہ فادر ہیں اور بس''...... مورگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ریڈ اسکائی تقریباً دس کٹڑ یہودیوں نے آج سے تقریباً آٹھ سال پہلے بنائی تھی۔ ریڈ اسکائی نے پوری دنیا میں اسلحہ، ڈرگ اور گولڈ اسمگلنگ سمیت ہر وہ جرم کیا جس سے اس کی جڑیں مضبوط ہوسکیں اور آج دنیا بھر کے تقریباً ہر بڑے ملک میں ریڈ اسکائی کی شاخیں موجود ہیں جیسے باگاریا میں یہ تنظیم ہم چلا رہے ہیں۔ جن کٹڑ یہودیوں نے یہ تنظیم بنائی تھی انہیں فادر کہا جاتا ہے اور فادر جوزف ان میں سب سے سینئر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ریڈ اسکائی کے منصوبے کے اصل خالق بھی فادر جوزف ہی ہیں اس لئے انہیں گرینڈ فادر کہا جاتا ہے۔ ویسے وہ ادویات کا کاروبار

کرتے ہیں اور اس کی کاروباری شاخیں پوری دنیا میں موجود ہیں''...... فریڈ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب فادرز دنیا کے امیر ترین افراد ہیں تو پھر یہ غلط کام ریڈ اسکائی سے کرا کر کیوں مزید دولت کمانے کے چکر میں رہتے ہیں''...... مورگی نے کہا۔

''کیا واقعی تم یہودی ہو''...... فریڈ نے چونک کر اور قدرے غور سے مورگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ کیوں، تم نے یہ بات کیوں پوچھی۔ تمہیں معلوم نہیں ہے''...... مورگی نے قدرے ناراضگی بھرے لہجے میں پوچھا۔

''مجھے تو معلوم ہے کہ ریڈ اسکائی میں شامل ہونے والوں کی سات نسلوں تک کو چیک کیا جاتا ہے لیکن تم نے بات غیر یہودیوں والی کی ہے۔ یہودی اور دولت نہ کمائے''...... فریڈ نے کہا۔

''میں نے جرائم کے ذریعے دولت کمانے کی بات کی ہے''۔ مورگی نے کہا۔

''تمہیں اصل بات کا علم نہیں ہے۔ ریڈ اسکائی ایک آڑ ہے۔ اس کے پس منظر میں ایک بڑا مقصد ہے''...... فریڈ نے کہا تو مورگی بے اختیار چونک پڑی۔

''بڑا مقصد کون سا ہے''...... مورگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ اسکائی کو جرائم پیشہ تنظیم اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ جب

بڑے مقصد پر کام ہو گا تو اس پر شک نہیں کیا جا سکے گا''...... فریڈ نے کہا۔

''یہ تو بتاؤ کہ بڑا مقصد ہے کیا''...... مورگی نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہودیوں کی زندگی کی سب سے بڑی خواہش ہمیشہ یہی ہوتی ہے کہ دنیا بھر میں مسلمانوں کا خاتمہ کیا جا سکے اور یہی بڑا مقصد ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''یہ کیسے ممکن ہے کہ پوری دنیا میں رہنے والے اربوں مسلمانوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ ان کے ساتھ دوسرے بھی تو ہلاک ہوں گے''...... مورگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''یہودیوں کی کئی خفیہ لیبارٹریاں ایسی ایجادات میں مصروف ہیں جن کی مدد سے ایسا ممکن کیا جا سکے اور میرا خیال ہے کہ فادر جوزف کے صاقیہ آنے اور ہمیں کال کرنے کا بھی یہی مقصد ہے۔ ایسی ریز یا گیس یقیناً ایجاد ہو چکی ہے جو صرف مسلمانوں کا چن چن کر خاتمہ کر سکے''...... فریڈ نے کہا تو مورگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم واقعی ایسے یہودی ہو جو مسلمانوں کی مخالفت میں ایسی بات بھی سوچ لیتا ہے جو ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ریز اور گیس مسلمانوں کی شناخت کر کے ان پر حملہ کر دے اور ایک یہودی یا عیسائی یا کسی اور مذہب کا آدمی تو بچ جائے اور مسلمان

مارا جائے''...... مورگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

''میں ایک امکان کی بات کر رہا ہوں''...... فریڈ نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہ بات تو امکانی بھی نہیں ہو سکتی۔ بہرحال اب ہم پہنچنے والے ہیں۔ اب دیکھیں فادر جوزف کیا کہتے ہیں''۔ مورگی نے کہا تو فریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور پھر ایک کوٹھی کے بند گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔ فریڈ نیچے اترا اور اس نے ستون پر موجود گھنٹی کے بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک باوردی مسلح نوجوان باہر آ گیا۔

''یہ کارڈ ہے۔ جا کر فادر جوزف کو دکھا دو۔ ہم نے ان سے ملنا ہے''...... فریڈ نے جیب سے ایک کارڈ نکال کر آنے والے باوردی مسلح نوجوان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ نوجوان نے کارڈ کو دیکھا اور پھر ایک نظر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی مورگی کو دیکھ کر اس نے کارڈ واپس کر دیا۔

''آپ کے بارے میں ہدایات موجود ہیں۔ میں پھاٹک کھولتا ہوں۔ آپ تشریف لے آئیں''...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک خودکار انداز میں کھلتا چلا گیا۔ فریڈ دوبارہ کار میں بیٹھ چکا تھا۔ پھاٹک کھلتے ہی مورگی نے کار آگے بڑھا دی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے خاصے وسیع پورچ

میں لے جا کر روک دی۔ وہاں پہلے سے دو جدید ماڈل کی کاریں موجود تھیں۔ کار روک کر وہ دونوں کار سے نیچے اترے تو نوجوان پھاٹک بند کر کے ان کے پاس پہنچ گیا۔

"آیئے جناب"...... اس نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور عمارت کی طرف چل پڑا۔ مورگی اور فریڈ اس کی پیروی میں چلتے ہوئے عمارت میں داخل ہوئے اور پھر ایک راہداری میں موجود بند دروازے کے سامنے پہنچ گئے۔

"تشریف لے جائیں۔ صاحب آپ کے منتظر ہیں"۔ نوجوان نے سائیڈ پر ہوتے ہوئے کہا۔ فریڈ نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر داخل ہو گیا تو اس کے پیچھے مورگی بھی اندر داخل ہو گئی۔ کمرہ خاصا بڑا تھا۔ درمیان میں ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سر کے بال برف سے بھی زیادہ سفید تھے۔ چہرے پر جھریاں تھیں۔ آنکھوں پر باریک تار کی بنی ہوئی عینک تھی جس میں ہلکے کلر کے شیشے موجود تھے۔ اس نے سوٹ پہنا ہوا تھا۔

"بیٹھو"...... بوڑھے نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا تو فریڈ اور مورگی دونوں بڑے مؤدبانہ انداز میں میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ وہ بڑی عقیدت بھری نظروں سے بوڑھے کو دیکھ رہے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ بوڑھا پوری دنیا کے یہودیوں میں انتہائی محترم سمجھا جاتا ہے۔ اسرائیل کا صدر بھی مختلف معاملات

میں اس سے مشورہ ضرور کرتا ہے۔ یہ فادر جوزف تھے جسے ادویات کی دنیا کا سب سے بڑا تاجر سمجھا جاتا تھا۔

"تم باگاریا میں ریڈ اسکائی کے انچارج ہو"...... بوڑھے نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ میں انچارج ہوں اور مورگی میری نائب ہے"۔ فریڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہاری تنظیم کے کارناموں کی رپورٹیں پڑھی ہیں۔ تم دونوں واقعی ریڈ اسکائی کے نہ صرف اچھے ایجنٹ ہو بلکہ ریڈ اسکائی کا اثاثہ ہو"...... فادر جوزف نے کہا تو ان دونوں کے چہرے خوشی سے دمک اٹھے۔ انہوں نے اٹھ کر باقاعدہ سر جھکا کر فادر جوزف کا شکریہ ادا کیا۔

"میں یہاں ایک خاص مقصد کے لئے آیا ہوں اور مجھے اس مقدس کام میں تمہاری مدد چاہئے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"ہماری جانیں بھی حاضر ہیں جناب"......فریڈ اور مورگی دونوں نے انتہائی فدویانہ لہجے میں کہا۔

"اب تک ریڈ اسکائی صرف دولت اکٹھی کرنے اور یہودیوں کے دشمنوں کے خلاف کام کرتی رہی ہے لیکن اب بورڈ آف گورنرز نے ایک انتہائی اہم فیصلہ کیا ہے اور یہ ایک مقدس کام بھی ہے۔ دنیا میں یہودیوں کے سب سے بڑے دشمن مسلمان ہیں۔ یہودی ریاست اسرائیل تو ایک ہے جبکہ مسلمانوں کی بے شمار ریاستیں ہیں

جبکہ یہودیوں کی یہ دلی خواہش ہے کہ دنیا بھر سے مسلمانوں کا خاتمہ کردیا جائے۔ چونکہ فوری طور پر ایسا ممکن نہیں ہے کہ تمام مسلمانوں کا صفحہ ہستی سے بیک وقت خاتمہ کیا جا سکے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اہم افراد جن میں ملکوں کے سربراہ، لیڈر، بڑے سیاست دان، بین الاقوامی شہرت کے مالک کھلاڑی، صحافی اور اس سطح کے دوسرے لوگوں کا خاتمہ کر دیا جائے تاکہ مسلمان جو آہستہ آہستہ دنیا میں پھیلتے چلے جا رہے ہیں اور ترقی کر رہے ہیں اپنے سٹارز سے محروم ہو کر پستی کی طرف جانا شروع ہو جائیں اور پھر یہ لوگ خود ہی معاشی، سیاسی اور ذہنی طور پر کمزور پڑ کر ختم ہو جائیں گے۔ ریڈ اسکائی میں ایک سپر سیکشن قائم کیا گیا ہے جس کا ہیڈکوارٹر انتہائی خفیہ رکھا گیا ہے اور صرف تین افراد کو ہی اس کا علم ہو گا۔ اسے سپر ہیڈکوارٹر کہا جائے گا اور میں اس سپر ہیڈکوارٹر کا سربراہ مقرر کیا گیا ہوں اس لئے میں یہاں آیا ہوں تاکہ سپر ہیڈکوارٹر کے لئے سپر ایجنٹس کا انتخاب کیا جائے۔ سپر ایجنٹس کو وہ تمام مراعات حاصل ہوں گی جو وہ چاہیں گے۔ صرف سپر ہیڈکوارٹر کے محل وقوع کا کسی سپر ایجنٹ کو علم نہ ہو گا۔ خصوصی ساختہ فونز پر بات ہو سکے گی اور تمہارے لئے خوشخبری ہے کہ میں نے تم دونوں کا انتخاب بطور سپر ایجنٹس کر لیا ہے''...... فادر جوزف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر فریڈ اور مورگی دونوں نے اٹھ کر اور رکوع کے بل سر جھکا کر فادر جوزف کا شکریہ

ادا کیا۔

''سر۔ ہمیں کرنا کیا ہو گا''...... مورگی نے پوچھا۔

''سپر ہیڈکوارٹر سے جو ٹاسک تمہیں خصوصی طور پر دیا جائے گا۔ مثال کے طور پر تمہیں کسی مسلم ملک کے سربراہ کو ہلاک کرنے کا ٹاسک دیا جاتا ہے یا کسی بین الاقوامی شہرت کے حامل مسلمان کھلاڑی کو ہلاک کرنے کا مشن دیا جاتا ہے وہ مشن تم نے اس انداز میں مکمل کرنا ہو گا کہ ریڈ اسکائی کا نام کسی تک نہ پہنچ سکے اور نہ ہی کوئی تم تک پہنچ سکے۔ اگر ایسا ہوا یا تم مشن کی تکمیل میں ناکام ہو گئے تو پھر تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو جنہوں نے مشن میں حصہ لیا ہو گا زندہ رہنے کا حق حاصل نہ رہے گا۔ کیا تم میری بات کا مطلب سمجھ رہے ہو''...... فادر جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ ہم نے پہلے بھی ہر مشن کو مقدس مشن سمجھ کر اس پر کام کیا ہے اور آج تک کسی مشن میں ناکام نہیں رہے۔ بحیثیت سپر ایجنٹس ہمیں جو مشن ملے گا وہ ہمارے لئے صرف مقدس ہی نہیں بلکہ مقدس ترین ہو گا''...... فریڈ نے سر جھکاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''میں یہاں تین روز تک ٹھہروں گا۔ ان تین دنوں میں تمہارے لئے ایک آزمائشی ٹارگٹ ہے۔ باگاریا میں مسلم ملک اور یہودیوں کے دشمن نمبر ایک ملک پاکیشیا کے سفیر فراز جان کو فنش کرنا ہے۔ کیا تم تیار ہو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر۔ یہ ہمارے لئے اعزاز ہے کہ مقدس کام کے لئے ہمارا انتخاب کیا گیا ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''او کے۔ تم جا سکتے ہو۔ مزید تفصیل تمہیں جلد ہی مل جائے گی۔ ریڈ اسکائی کا نام سامنے نہیں آنا چاہئے اور نہ ہی تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا۔ یہ شرط ہے''...... فادر جوزف نے کہا اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا تو فریڈ اور مورگی بھی اٹھے اور انہوں نے رکوع کے بل جھک کر اسے سلام کیا اور مڑ کر کمرے سے باہر آ گئے۔ ان کے چہرے خوشی سے دمک رہے تھے کیونکہ انہیں سپر ایجنٹس بنا دیا گیا تھا اور یہ ان کے لئے ایک اعزاز کی بات تھی۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے بعد اخبارات پڑھنے میں مصروف تھا۔ سلیمان ناشتے کے خالی برتن واپس رکھ کر شاپنگ کے لئے جا چکا تھا۔ عمران کی نظریں اچانک ایک خبر پر جم گئیں۔ خبر میں بتایا گیا تھا کہ یورپی ملک باگاریا میں پاکیشیا کے سفیر فراز جان کو اس وقت فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا جب وہ ایک سرکاری تقریب میں شرکت کے لئے تقریب گاہ میں پہنچے۔ پھر جیسے ہی وہ کار سے اترے انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا اور وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گئے۔ مقامی پولیس کئی روز گزرنے کے باوجود اب تک اس ہولناک قتل کا معمولی سا سراغ بھی نہیں لگا سکی۔ خبر میں بتایا گیا تھا کہ فراز جان یورپ میں مسلم ممالک کے سفیروں کی ایک تنظیم بنانے کی کوششوں میں مصروف تھے تا کہ یورپ میں رہنے والے مسلمانوں کے مفادات کا بہترین انداز میں تحفظ کیا جا سکے۔

عمران نے ایک لمبا سانس لیا۔ اسے ذاتی طور پر فراز جان کی المناک موت پر دکھ پہنچا تھا لیکن ظاہر ہے سوائے مغفرت کی دعا کے وہ اور کیا کر سکتا تھا اس نے دل ہی دل میں مغفرت پڑھی اور پھر صفحہ پلٹ دیا لیکن دوسرے صفحے پر ایک معروف مصری کھلاڑی جو فٹ بال میں دنیا بھر میں بہترین کھلاڑی سمجھا جاتا تھا اور اس کی کارکردگی کی بناء پر سب کو یقین تھا کہ مصری فٹ بال ٹیم اولمپک میں گولڈ میڈل حاصل کر لے گی، کے قتل کے بارے میں رپورٹ موجود تھی۔ اسے بھی ایک نجی تقریب میں اچانک فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا اور اب تک اس کے قاتلوں کا نشان تک نہ ملا تھا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہاں اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا کہ وہ اس کے سوال کا جواب دیتا لیکن اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بزبان خود بول رہا ہوں"...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے اور انداز میں تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران بیٹے"...... دوسری طرف سے سرسلطان کی مشفقانہ آواز سنائی دی۔

"آپ کی مشفقانہ آواز دل پر لگے ہوئے بے شمار زخموں پر

مرہم رکھ دیتی ہے"...... عمران نے پرسوز لہجے میں کہا۔

"اداکاری بند کرو۔ میری بات سنو۔ میں نے بے حد اہم بات کرنی ہے"...... سرسلطان نے قدرے سخت لہجے میں کہا کیونکہ وہ عمران سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران کے دل پر کون سے زخم لگ سکتے ہیں۔

"کمال ہے۔ آپ دل پر لگے زخموں کو اداکاری کہہ رہے ہیں۔ کاش آپ نے کبھی آنٹی کے دل پر نظر کی ہوتی جو دن رات بیٹھی آنسو بہاتی رہتی ہیں کہ آپ کی سرکاری میٹنگیں ان کے لئے سوتن بن گئی ہیں۔ صبح میٹنگ، دوپہر میٹنگ، شام میٹنگ، رات میٹنگ، بس جب دیکھو میٹنگ ہی میٹنگ۔ کبھی پاس بیٹھ کر پیار کے دو بول نہیں بولے"...... عمران کی زبان پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے رواں ہو گئی لیکن دوسری طرف سے رسیور رکھا جا چکا تھا اور عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان ابھی دوبارہ فون کریں گے اور پھر واقعی دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھا لیا۔ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان اب کس لہجے میں بات کریں گے۔

"ہاں تو سرسلطان۔ آپ نے کبھی آنٹی کے پاس بیٹھ کر پری بدیع الجمال کی کہانی بھی نہیں سنی"...... عمران نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے ایک بار پھر تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا بکواس ہے۔ یہ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یہ کس پری کی بات

کر رہے ہوتم''...... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی دھاڑتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی پیشانی پر پسینہ جھلکنے لگا تھا۔

''اماں بی۔ اماں بی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اماں بی آپ نے فون کیا ہے۔ حکم کریں اماں بی۔ آپ کا بیٹا عمران آپ کے حکم کی تابعداری کرے گا اماں بی''...... عمران نے بوکھلاہٹ بھرے لہجے میں اماں بی کی گردان کرتے ہوئے انتہائی فدویانہ لہجے میں کہا۔

''وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جیتے رہو۔ لیکن یہ تم نے سلطان بھائی کی بات کیوں نہیں سنی۔ بولو۔ کیوں نہیں سنی کہ انہیں مجھے فون کرنا پڑا۔ کیا اب تمہاری یہ حالت ہوگئی ہے کہ تم بڑوں کی بات سننے کے روادار نہیں رہے''...... اماں بی کا پارہ لحہ بہ لحہ بلند سے بلند تر ہوتا چلا جا رہا تھا۔

''اماں بی۔ میری یہ جرأت کہاں کہ میں سرسلطان کی بات نہ سنوں۔ وہ خود ہی فون بند کر گئے۔ میں اب خود انہیں فون کرتا ہوں اماں بی''...... عمران نے پہلے سے بھی زیادہ فدویانہ لہجے میں کہا۔

''فون نہیں۔ ابھی ان کے پاس جاؤ اور ہاتھ باندھ کر ان سے معافی مانگو کہ تم نے ان کا دل دکھایا ہے۔ ان کی بات اچھی طرح سنو اور پھر انہیں کہو کہ وہ مجھے فون کر کے بتائیں کہ انہوں نے

تمہیں معاف کیا ہے یا نہیں ورنہ میں خود آ جاتی ہوں تمہارے پاس اس نامراد فلیٹ پر اور تمہیں کان سے پکڑ کر جوتے مارتی ہوئی لے جاؤں گی سلطان بھائی کے پاس۔ وہ تمہیں فون کریں اور تم ان کی بات ہی نہ سنو''...... اماں بی ایک بار پھر جلال میں آ گئیں تھیں۔

''ایسی کوئی بات نہیں اماں بی۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں آپ کے حکم پر عمل کروں گا۔ آپ بے فکر رہیں''...... عمران نے کہا تو اماں بی نے اچھا کہہ کر دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا تو عمران نے بے اختیار اس طرح لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے جیسے میلوں دور سے دوڑتا ہوا آ رہا ہو۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی خالی خوالی دھمکیاں نہیں دیتیں۔ وہ واقعی اس کے فلیٹ پر پہنچ جاتیں اور پھر واقعی عمران کو جوتے مارتے ہوئے سرسلطان کے سامنے پیش کر دیتیں۔ ویسے اسے سرسلطان پر حیرت ہو رہی تھی۔ انہوں نے اسے دوبارہ فون کرنے کی بجائے اماں بی کو فون کر دیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سرسلطان واقعی ناراض ہو گئے ہیں۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... دوسری طرف سے سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) عرض کر رہا ہوں۔ میری یہ درخواست آنریبل سرسلطان کی خدمت میں پیش کرو

کہ علی عمران آپ کی خدمت میں انتہائی مؤدبانہ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہے گر قبول رفتد زہے عز وشرف''...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہوگئی۔ شاید عمران کی زبان اب اس کے اپنے قابو میں بھی نہ رہی تھی۔

''ہولڈ کریں جناب''...... دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''سلطان بول رہا ہوں۔ تمہارے ہوش ٹھکانے آ گئے ہیں یا نہیں''...... چندلمحوں بعد سرسلطان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

''آپ نے اماں بی کو فون کر کے مجھے شہید والدین کرانے کی کوشش کی ہے۔ اس بار بال بال بچا ہوں۔ آئندہ ڈیڈی کی بھی توبہ کہ آپ سے کوئی نان سیریس بات نہیں ہو گی بلکہ انتہائی سیریس بات ہو گی۔ جی فرمایئے۔ حکم دیجئے اور ازراہ کرم اماں بی کو بھی فون کر کے انہیں کہہ دیجئے کہ آپ نے ان کے انتہائی نالائق بیٹے کو دل سے معاف کر دیا ہے''...... عمران کی زبان ایک بار پھر رواں ہوگئی۔

''تم میرے آفس آ جاؤ۔ فون پر تمہیں اپنے آپ پر خود بھی کنٹرول نہیں رہتا۔ جلدی آؤ ورنہ میں دوبارہ تمہاری اماں بی کو فون کر دوں گا۔ جلدی پہنچو''...... سرسلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا گیا۔

''یااللہ تو رحیم و کریم ہے۔ ان بزرگوں کو عقل سلیم عطا فرما''۔

عمران نے باقاعدہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

''اور کرو باتیں۔ اب بھگتو۔ چلو جوتے کھاتے ہوئے تو نہیں جانا پڑا ورنہ ایسا بھی ممکن تھا۔ اللہ تیرا شکر ہے تو جس حال میں رکھے۔ وہی سب سے بہتر ہے''...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جناب خادم علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) حاضر خدمت ہے۔ فرمان سلطان سے مطلع فرمایا جائے''...... عمران نے سرسلطان کے آفس میں داخل ہوتے ہوئے چوبداروں جیسی آواز اور لہجے میں کہا۔

''آؤ بیٹھو اور سنو۔ ہر وقت مذاق اچھا نہیں لگتا۔ ایک بہت سیریس خبر تم تک پہنچانی ہے لیکن تم سنجیدہ ہی نہیں ہو رہے''۔ سرسلطان نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''سیریس خبر۔ کون سی''...... عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سرسلطان کسی عام خبر کو سیریس نہیں کہہ سکتے۔ اگر وہ کسی خبر کو سیریس کہہ رہے ہیں تو پھر وہ واقعی سیریس ہو گی۔

''تمہیں شاید اطلاع نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ یورپی ملک ڈاریا میں پاکیشیائی سفیر فراز خان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا

ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''ہاں۔ میں نے ابھی آپ کے فون آنے سے پہلے یہ خبر اخبا میں پڑھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو تم پرانے اخبارات پڑھتے رہتے ہو۔ اس کو تو ایک ہفتہ ہ گیا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ سلیمان نے غلطی سے کوئی پرانا اخبار بنڈل کے ساتھ رکھ دیا ہو۔ میں نے تاریخ تو نہیں دیکھی۔ بہرحال اس میں میرے لئے کیا خبر ہے۔ جہاں تک دعائے مغفرت کا تعلق ہے وا میں پہلے ہی مانگ چکا ہوں''...... عمران ایک بار پھر پٹری سے اترنے لگا تھا۔

''ہر سفارت خانے میں ایک اتاشی ہوتا ہے جسے ریزرو اتاشی کہا جاتا ہے۔ بظاہر اس کی وہاں موجودگی کا مقصد اتنا ہوتا ہے کہ وہ کسی بھی اتاشی کے رخصت پر جانے پر اس کی سیٹ سنبھال کر کام کر سکے لیکن دراصل اس کا کام اس ملک کی ایسی مجرم یا دیگر تنظیموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ہوتا ہے جو سفارت خانے کو کسی بھی قسم کا کسی بھی انداز میں نقصان پہنچا سکے۔ دوسرے لفظوں میں یہ مخبر کا کام کرتے ہیں اور ہر سفیر کو صرف انتظامی حد تک جوابدہ ہوتے ہیں ورنہ وہ اطلاعات براہ راست مجھے بھجواتے ہیں۔ باگاریا میں سفیر محترم کی ہلاکت کے بعد میں نے وہاں کے ریزرو اتاشی سرفراز کو خصوصی ہدایات دیں کہ اس معاملے کی خفیہ انکوائری

کرے تاکہ حکومت باگاریا سے کہہ کر مجرموں کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔ اس نے ایک گھنٹہ پہلے انتہائی اہم اطلاع دی ہے کہ سفیر محترم کا قتل یہودی سازش کے تحت ہوا ہے۔ اس کے مطابق کوئی ایسی خفیہ یہودی تنظیم بنائی گئی ہے جو پوری دنیا میں موجود ایسے مسلمانوں کی ہلاکت پر کام کر رہی ہے جو مسلم ورلڈ کے لئے نمایاں حیثیت رکھتے ہوں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ پے در پے ایسی خبریں آ رہی ہیں کہ مسلمان کھلاڑی، بادشاہ، سیاسی لیڈر اور نجانے کون کون ہلاک کئے جا رہے ہیں۔ کسی بھی وقت پاکیشیا کا نمبر بھی آ سکتا ہے اس لئے تم اس تنظیم کا کھوج لگاؤ اور اس کا خاتمہ کرو۔ یہ پاکیشیا سمیت پوری دنیا کے مسلمانوں کے لئے انتہائی ضروری ہے''...... سر سلطان نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''یہ تو بہت اہم بات ہے سر سلطان۔ آپ کے مخبر کو کیسے اور کہاں سے اس کا علم ہوا ہے''...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''مجھے معلوم تھا کہ تم اس سلسلے میں تفصیلات پوچھو گے اس لئے میں نے اسے کال کر لیا تھا۔ وہ یہاں پہنچ چکا ہے۔ ابھی آ جائے گا اور میں چاہتا تھا کہ تم اس سے مل لو''...... سر سلطان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو سر سلطان نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... سر سلطان نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ انہیں سپیشل میٹنگ روم میں بھجوا دو''...... سرسلطان نے دوسری طرف سے بات سننے کے بعد کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''سرفراز پہنچ گیا ہے''...... سرسلطان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ایک سائیڈ دروازے سے ایک چپڑاسی نمودار ہوا اور اس نے سرسلطان کے قریب آ کر جھک کر آہستہ سے کچھ کہا تو سرسلطان سرہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

''آؤ۔ میں تمہیں اس سے ملوا دوں''...... سرسلطان نے اٹھتے ہوئے عمران سے کہا تو عمران اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر سرسلطان کی راہنمائی میں عمران سپیشل میٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا۔ اس نے اٹھ کر سرسلطان اور عمران دونوں کو سلام کیا۔

''یہ سرفراز ہیں۔ ان کے بارے میں تمہیں میں نے بتا دیا ہے اور سرفراز یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا عمران ہے۔ تم نے تمام تفصیل اسے بتانی ہے اور یہ بات ذہن میں رکھ لو کہ عمران اگر چاہے تو میری شکایت سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو کر کے مجھے بھی اس سیٹ سے ہٹوا سکتا ہے اس لئے اس کے سوالوں کے جواب پوری سچائی اور تفصیل سے دینا''...... سرسلطان نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا۔

''یس سر۔ میں انہیں جانتا ہوں سر۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے

سپرنٹنڈنٹ فیاض میرے دور کے رشتہ دار ہیں۔ میں کئی سال پہلے ان سے ملنے ان کے آفس گیا تو وہیں عمران صاحب سے بھی ملاقات ہوگئی تھی اور پھر سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ان کے بارے میں تفصیل بتا دی تھی''...... سرفراز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوکے عمران۔ میں نے آفس کا ضروری کام کرنا ہے۔ تم سرفراز سے باتیں کرو۔ البتہ جاتے ہوئے مجھ سے ملتے جانا''۔ سرسلطان نے عمران سے کہا اور مڑ کر دروازے سے باہر چلے گئے۔ کمرے میں موجود چپڑاسی بھی سرسلطان کے جانے کے بعد سلام کر کے ایک اور دروازے سے باہر چلا گیا۔

''بیٹھیں سرفراز صاحب''...... عمران نے سرفراز سے کہا اور خود بھی ایک کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سامنے سرفراز قدرے مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔

''آپ باگاریا سے پہلے کہاں تعینات تھے''...... عمران نے کہا۔

''میں دو سال پہلے آنان میں تھا۔ میری درخواست ہے کہ آپ مجھے تم سے مخاطب کریں۔ اس سے مجھے خوشی ہو گی''...... سرفراز نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سرفراز انسانوں کے اس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جو ذہنی طور پر ہمیشہ چھوٹے بنے رہتے ہیں۔

''ٹھیک ہے۔ اب بتاؤ کہ تم نے سرسلطان کو جو بتایا ہے کیا وہ درست ہے''...... عمران نے اس کی بات مانتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ سو فیصد درست ہے''...... سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں معلوم ہے کہ تم نے کس قدر اہم بات کی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''جی مجھے معلوم ہے۔ میں نے اس پر بڑی تفصیل سے کام کیا ہے۔ اس کے بعد میں نے رپورٹ دی ہے۔ ویسے اس دوران مزید جن مسلم سٹارز کو ہلاک کیا گیا ہے اس کی تفصیل بھی میں نے اکٹھی کی ہے اور یہ تعداد روز بروز بڑھتی چلی جا رہی ہے''۔ سرفراز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں تاریخ وار لوگوں کے نام اور ملکوں کے نام درج تھے جنہیں ہلاک کیا گیا تھا۔ ان میں سیاستدان بھی تھے اور چند پروفیسر بھی۔

''تمہیں کیسے یہ اطلاع ملی۔ تفصیل سے بتاؤ''...... عمران نے کاغذ واپس کرتے ہوئے کہا۔

''محترم سفیر صاحب کے قتل کے بعد میں نے اپنے دوستوں کو اس بارے میں ٹٹولنا شروع کر دیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں جرائم سے تھا اور میں نے خصوصی طور پر ان سے دوستی رکھی ہوئی تھی لیکن مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا لیکن پھر ایک کلیو مل گیا کہ سفیر محترم پر فائرنگ کرنے والا ایک مقامی پیشہ ور قاتل ہے جس کا نام وکٹر ہے۔ میں نے وکٹر کو ٹریس کرنا شروع کر دیا۔ وکٹر

غائب تھا۔ بہرحال اس کے دوستوں سے معلوم ہوا کہ وہ ایکریمیا گیا ہوا ہے۔ اسے کہیں سے اچانک بھاری دولت مل گئی ہے۔ میں نے اس کا اکاؤنٹ چیک کیا تو واقعی یکلخت بھاری رقم اس کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر ہوئی تھی۔ میں نے وکٹر کے بارے میں مزید معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ ایک لڑکی مورگی اس بھاری رقم آنے سے پہلے اس سے ملتی رہی ہے۔ مورگی اور اس کا ساتھی فریڈ دونوں ایک جرائم پیشہ تنظیم ریڈ اسکائی میں کام کرتے ہیں اور ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتے ہیں۔ میں نے مورگی کے ارد گرد لوگوں کو ٹٹولا تو ایک لڑکی نے مجھے بتایا کہ مورگی نے اسے بتایا تھا کہ پوری دنیا میں سٹارز مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے لئے باقاعدہ تنظیم قائم کی گئی ہے اور یہ یہودیوں نے بنائی ہے۔ چنانچہ میں نے یہ رپورٹ سرسلطان کو بھجوا دی ہے''...... سرفراز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم نے انٹیلی جنس کی تربیت لی ہوئی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ ہم ریزرو اتاشیوں کے لئے ضروری ہے کہ تعیناتی سے پہلے دو سال تک گریٹ لینڈ میں باقاعدہ تربیت حاصل کرتے ہیں''...... سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مورگی سے تمہاری بات ہوئی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ ہم اس انداز میں کام نہیں کرتے کہ براہ راست

سامنے آ جائیں۔ ہم ارد گرد سے معلومات حاصل کر کے آگے بڑھتے ہیں کیونکہ ہم اپنے آپ کو سفارت کار سے ہٹ کر کچھ اور ظاہر نہیں کر سکتے''...... سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یہ تو معلوم ہو گا کہ مورگی کہاں رہتی ہے یا تنظیم ریڈ اسکائی کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''مورگی بارگاریا کے دارالحکومت صاقیہ کی ایک رہائشی کالونی سن لائٹ کالونی میں رہتی ہے۔ باقی ریڈ اسکائی کے ہیڈکوارٹر کا مجھے علم نہیں ہے''...... سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اب واپس بارگاریا جاؤ گے''...... عمران نے پوچھا۔

''نہیں۔ اب میں نے اپنا ٹرانسفر ایک یورپی ملک فان لینڈ کروا لیا ہے۔ یہ ہمارا طریقہ کار ہے۔ یہاں چونکہ سفیر صاحب کے قتل کے بعد میں نے کافی انکوائری کی ہے اس لئے اب میں یہاں نہیں رہ سکتا''...... سرفراز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جس لڑکی نے تمہیں بتایا ہے کہ مورگی نے اسے یہودی تنظیم کے بارے میں بتایا تھا اس لڑکی کی کیا تفصیل ہے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا نام ڈومیری ہے اور وہ صاقیہ کے ریڈ کلب میں چیف سپروائزر ہے لیکن آپ نے اسے میرے بارے میں نہیں بتانا''۔ سرفراز نے کہا۔

''تم بے فکر رہو''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ

کھڑا ہوا تو سرفراز بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ کا فون نمبر تو سر سلطان کے پاس ہو گا''...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... سرفراز نے جواب دیا تو عمران او کے کہہ کر آگے بڑھا اور پھر سپیشل میٹنگ روم سے نکل کر وہ سر سلطان کے آفس میں پہنچ گیا۔

''ہو گئی ہے بات چیت''...... سر سلطان نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ سرفراز نے مکمل تعاون کیا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''او کے۔ اس معاملے کو سنجیدگی سے دیکھو کیونکہ جس قدر تیزی سے مسلمان مشاہیروں، کھلاڑیوں یا دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہم افراد کو ہلاک کیا جا رہا ہے یہ ناقابل برداشت ہے اور کسی بھی وقت یہ کام پاکیشیا میں بھی ہو سکتا ہے''...... سر سلطان نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد معاملات کی تہہ تک پہنچ کر اس کا ازالہ کیا جا سکے''...... عمران نے کہا اور سر سلطان کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے سلام کیا اور پھر آفس سے باہر آ گیا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

فادر جوزف ریڈ اسکائی کے سپر سیکشن ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے اپنے مخصوص آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل موجود تھی اور فادر جوزف اس فائل کو پڑھنے میں مصروف تھا اور فائل پڑھنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اسرائیل کے صدر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... فادر جوزف نے چونک کر کہا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد اسرائیل کے صدر کی مخصوص آواز سنائی دی۔

''فادر جوزف بول رہا ہوں جناب''...... فادر جوزف نے قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ تمام یہودی چاہے ان کی حیثیت کچھ بھی ہو اسرائیل اور اس کے صدر کو خصوصی طور پر اعلیٰ و ارفع سمجھتے تھے۔

''فادر جوزف آپ کو مبارک ہو۔ آپ یہودیوں کے لئے دیوتا کا درجہ حاصل کرتے جا رہے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کے اہم افراد کو جس انداز میں ہلاک کرایا ہے اس نے مجھ سمیت سب کو حیران کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے صدر نے خاصے پرجوش لہجے میں کہا۔

''تھینک یو سر۔ میرے سامنے فائل موجود ہے اور اسے پڑھ کر مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے کہ یہودی عقاب ان مسلمانوں چڑیوں پر اس قدر تیزی سے جھپٹ رہے ہیں کہ شکار کی تعداد تیزی سے بڑھتی چلی جا رہی ہے''...... فادر جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں نے آپ کو فون کال کی ہے کہ آپ جس تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہیں یہ رفتار آپ کے لئے مسئلہ نہ بن جائے''...... صدر نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

''ہمارے لئے مسئلہ۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں جناب۔ کھل کر فرمائیں''...... فادر جوزف نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے

والے عمران نامی آدمی کے بارے میں تو علم ہو گا''...... صدر نے کہا۔

''یس سر۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ہے اور اس عمران نے اسرائیل اور یہودی تنظیموں کے خلاف بہت کام کیا ہے لیکن میں نے ابھی تک انہیں اس لئے ٹارگٹ نہیں بنایا کہ سوائے عمران کے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اور کوئی آدمی سامنے نہیں ہوتا اس لئے اس عمران کو ہی ٹارگٹ بنایا جا سکتا ہے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اور اگر اس عمران کو شک پڑ گیا کہ یہ سب کسی مخصوص تنظیم کی طرف سے کیا جا رہا ہے تو وہ بھی آپ کے خلاف کام کر سکتا ہے اور یہی میرے لئے تشویش کی وجہ بنی ہوئی ہے''...... اسرائیلی صدر نے کہا۔

''آپ کا مطلب ہے کہ ہم اس عمران کے خلاف فوری کام کریں''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اس کا خاتمہ دس ہزار اہم ترین مسلمانوں سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اس کو ہلاک کر کے آپ اور آپ کا سیکشن پوری دنیا کے یہودیوں پر احسان عظیم کرے گا''...... اسرائیل کے صدر نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں۔ میں اب اسے ٹارگٹ کراتا ہوں اور جلد ہی آپ خوشخبری سن لیں گے''...... فادر جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن خیال رکھنا کہ اگر آپ کے آدمی ناکام رہے تو پھر یہ بھوت کی طرح آپ کے اور آپ کے سیکشن کے پیچھے پڑ جائے گا''...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہم اسے اتنی گولیاں ماریں گے کہ وہ واقعی بھوت بن کر رہ جائے گا''...... فادر جوزف نے خاصے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فادر جوزف۔ آپ ناراض نہ ہوا کریں۔ ہم سب یہودی ایک ہیں۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس واقعی ختم کر دی جائے نہ کہ الٹا وہ آپ کے ہیڈکوارٹر پر حملہ کر دیں''...... صدر نے بھی خاصے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

''ایسا ممکن ہی نہیں ہے صدر صاحب۔ ہیڈکوارٹر تک کوئی نہیں پہنچ سکتا جبکہ پوری دنیا میں ہمارے سپر ایجنٹس پھیلے ہوئے ہیں اور وہ بھی ہر لحاظ سے نہ صرف تربیت یافتہ ہیں بلکہ وہ سب یہودی کاز کے لئے اپنی جانیں بھی دے سکتے ہیں''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فادر جوزف نے بھی رسیور رکھ دیا۔

''یہودی ہو کر مسلمانوں سے ڈرتے ہیں۔ نانسنس۔ ہم ان مسلمانوں کو قبروں میں اتار دیں گے''...... فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ فائل پر جھک گیا لیکن اسی لمحے فون کی

گھنٹی بج ایک بار پھر بج اٹھی تو فادر جوزف نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

‘‘یس’’...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

‘‘سپیشل نیوز ماسٹر تھری بات کرنا چاہتے ہیں’’...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو فادر جوزف بے اختیار چونک پڑا۔

‘‘کراؤ بات’’...... فادر جوزف نے کہا۔

‘‘ہیلو۔ سپیشل نیوز ماسٹر تھری بول رہا ہوں’’...... چند لمحوں بعد ایک قدرے چیختی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ انداز ایسا تھا جیسے کوئی بولنے کے لئے خاصا زور لگا رہا ہو۔

‘‘کیا نیوز ہے۔ فادر جوزف بول رہا ہوں’’...... فادر جوزف نے کہا۔

‘‘سر۔ میں ایشیا کے ملک پاکیشیا میں سپیشل نیوز کے حصول کے لئے موجود ہوں۔ پاکیشیا کے سیکرٹری خارجہ کے آفس سے مجھے نیوز ملی ہے کہ باگاریا سفارت خانے کا ریزرو اتاشی سیکرٹری خارجہ سے ملا ہے اور اس نے اسے بتایا ہے کہ باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو ہلاک ریڈ اسکائی کی مورگی نے ایک پیشہ ور قاتل وکٹر سے کرایا ہے۔ سیکرٹری خارجہ نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو کال کیا اور پھر عمران اور اتاشی کی ملاقات ہوئی۔ سیکرٹری خارجہ نے عمران سے کہا کہ وہ اس تنظیم کا خاتمہ کر دیں جو پوری دنیا میں اہم مسلمانوں کو قتل کرا رہی ہے’’...... دوسری طرف

سے مسلسل بولتے ہوئے کہا گیا۔

‘‘عمران خطرناک آدمی ہے۔ اس بارے میں خصوصی نیوز حاصل کرتے رہو۔ اگر یہ عمران باگاریا کا رخ کرے تو مجھے اطلاع دینا۔ میں مورگی کو حکم دے دوں گا کہ اسے ہلاک کروا دے’’...... فادر جوزف نے کہا۔

‘‘یس فادر۔ حکم کی تعمیل ہو گی’’...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے کریڈل دبایا اور پھر چند بٹن پریس کر دیئے۔

‘‘یس فادر’’...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

‘‘مورگی یا فریڈ میں سے جو بھی مل سکے میری بات کراؤ’’۔ فادر جوزف نے کہا۔

‘‘یس فادر’’...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

‘‘یس’’...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

‘‘مورگی فون پر ہے فادر’’...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

‘‘ہیلو’’...... فادر جوزف نے کہا۔

‘‘یس فادر۔ حکم۔ مورگی بول رہی ہوں’’...... دوسری طرف سے مورگی کی انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''مورگی۔ تمہارا نام پاکیشائی عمران تک پہنچ چکا ہے کہ تم نے کسی پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذریعے باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو ہلاک کرایا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اس سے کیا فرق پڑتا ہے فادر۔ وہ ہمارا کیا بگاڑ سکتا ہے''...... مورگی نے بڑے لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے عمران کی ذرہ برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

''عمران پوری دنیا میں خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ مل کر اسرائیل کو اور پوری دنیا کے یہودیوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچائے ہیں''...... فادر جوزف نے کہا۔

''ہوگا۔ لیکن ہم ریڈ اسکائی کے سپر ایجنٹس ہیں۔ ہم سے زیادہ خطرناک کوئی نہیں ہوسکتا۔ آپ حکم دیں تو میں پاکیشیا جا کر اس کا خاتمہ کر دیتی ہوں''...... مورگی نے اسی طرح لاپرواہ سے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ ہم نے اسے براہ راست نہیں چھیڑنا۔ ہاں۔ اگر وہ تمہارے پیچھے باگاریا پہنچ جائے تو پھر تمہیں مکمل اجازت ہوگی کہ تم اسے اور اس کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس ہو تو ان سب کا خاتمہ کر دو۔ فریڈ کو بھی بتا دینا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس فادر۔ لیکن ہمیں کیسے اطلاع ملے گی کہ یہ لوگ پاکیشیا سے باگاریا کے لئے روانہ ہوئے ہیں''...... مورگی نے کہا۔

''پہلے بھی یہ اطلاع پاکیشیا کے سپیشل نیوز ماسٹر نے دی ہے۔ میں نے اسے ہدایات جاری کر دی ہیں کہ جب عمران وہاں سے باگاریا کے لئے روانہ ہو تو وہ یہ اطلاع مجھے براہ راست دے گا اور پھر یہ اطلاع پوری تفصیل کے ساتھ تم تک پہنچ جائے گی''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس فادر۔ ہم ہر وقت ان کا خاتمہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہیں گے''...... مورگی نے کہا۔

''مجھے ہر صورت میں ان کا خاتمہ چاہئے۔ ناکامی کی صورت میں تم جانتی ہو کہ کیا ہوسکتا ہے''...... فادر جوزف نے دھمکی دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس دھمکی کے بعد مورگی اور فریڈ جانیں لڑا دیں گے اور پھر باگاریا ان کا اپنا علاقہ ہے اس لئے وہ آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھو''...... رسمی سلام دعا کے بعد عمران نے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''کوئی خاص بات عمران صاحب۔ آپ کچھ سنجیدہ نظر آ رہے ہیں''...... بلیک زیرو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''مطلب ہے کہ میری اداکاری اب کمزور پڑتی جا رہی ہے۔ میں تو اپنے طور پر انتہائی سنجیدہ بن رہا تھا لیکن تم نے کچھ سنجیدہ کہہ کر میری اداکاری کا خاتمہ کر دیا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کیوں ایسی اداکاری کر رہے تھے''...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

''تاکہ تمہیں پتہ چل سکے کہ میں سنجیدہ ہوں''...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

''یہی تو پوچھ رہا ہوں کہ آپ کیوں سنجیدہ ہیں۔ کوئی خاص بات''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ کوئی نئی یہودی تنظیم قائم کی گئی ہے جس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرانا شروع کر دیا ہے اور باگاریا میں پاکیشیا کے سفیر محترم کو جو مسلمان ملکوں کے سفیروں کے ساتھ مل کر یورپ اور ایکریمیا میں مسلمانوں کے بہتر مفادات کے لئے جدوجہد کر رہے تھے، ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے علاوہ دیگر مسلم ممالک کے مسلم لیڈروں، سیاست دانوں، کھلاڑیوں اور بین الاقوامی شہرت یافتہ مسلمان افراد کو چاہے ان کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو، کو ہلاک کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ یہ دیکھو اب تک ہلاک ہونے والے مسلمان سٹارز کی فہرست''...... عمران نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر بلیک زیرو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ یہ وہ کاغذ تھا جو سلطان کے میٹنگ روم میں ملنے والے مخبر سرفراز نے دیا تھا۔

''ویری بیڈ عمران صاحب۔ یہ تو انتہائی بھیانک سازش ہے''...... بلیک زیرو نے کاغذ پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

''اسی لئے تو سنجیدہ ہونے کی کوشش کر رہا تھا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کون سی تنظیم ہے۔ کیا اس بارے میں کچھ پتہ چلا ہے''۔

بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ سرسلطان نے ہر سفارت خانے میں ریزرو اتاشی ک
صورت میں مخبر رکھے ہوئے ہیں۔ باگاریا میں جو ریزرو اتاشی تھا
پہلے سنٹرل انٹیلی جنس میں کام کرتا رہا ہے اور باقاعدہ تربیت یاف
ہے اس لئے اس نے یہ حتمی معلومات حاصل کر لی ہیں کہ وہا
ایک تنظیم ہے ریڈ اسکائی۔ اس تنظیم میں ایک عورت مورگی کام کر
ہے۔ باگاریا میں پاکیشیائی سفیر محترم کو اس مورگی نے ایک پیشہ
قاتل وکٹر کے ذریعے ہلاک کرایا ہے''...... عمران نے تفصیل بتا
ہوئے جواب دیا۔

''لیکن آپ تو کسی ایسی تنظیم کی بات کر رہے تھے جو پوری د
کے مسلمانوں کے خلاف کام کر رہی ہے۔ یہ ریڈ اسکائی تو کوئی لوکل
تنظیم لگتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن سراغ کا سرا اس تک پہنچتا ہے۔ اب اسی
آگے جا سکے گا''...... عمران نے کہا۔

''تو پہلے آپ باگاریا جا کر اس مورگی کے خلاف کام کر
گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''میری کوشش تو یہی ہے کہ اصل تنظیم کے ہیڈکوارٹر کے بار
میں معلومات مل جائیں تاکہ ہم براہ راست جڑ پر ضرب لگا
تاکہ پورا سیٹ اپ ہی ختم ہو جائے لیکن اگر معلوم نہ ہو سکا
مورگی سے بات کرنا پڑے گی''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ ایسی تنظیمیں اپنے مین سیٹ اپ یا ہیڈکوارٹر
جو بھی آپ کہہ لیں کسی عام ایجنٹ کو پتہ نہیں چلنے دیتیں''...... بلیک
زیرو نے کہا۔

''تمہاری بات درست ہے لیکن بعض اوقات جو کچھ عام ایجنٹ
جانتے ہیں وہ خاص لوگ بھی نہیں جانتے۔ بہرحال پہلے میں نے
ہیڈکوارٹر کو ٹریس کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ وہ عمروعیار کی زنبیل
مجھے دو''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے میز کی
دراز کھولی اور ایک ضخیم ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔
اس ڈائری میں عمران نے دنیا بھر کی ہر ٹائپ کی معلومات جمع کر
رکھی تھیں اس لئے وہ اسے عمروعیار کی زنبیل کہتا تھا کیونکہ عمروعیار کی
زنبیل میں سے بھی ہر طرح کا حربہ نکل آتا تھا۔

''میں چائے لے آتا ہوں''...... بلیک زیرو نے عمران کو ڈائری
اٹھا کر کھولتے دیکھ کر کہا تو عمران نے صرف سر ہلانے پر اکتفاء
کیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ڈائری کو بند کر کے واپس میز پر رکھا
اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ پھر اس نے انکوائری کے نمبر
ڈائل کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے باگاریا کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت
کا رابطہ نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران سمجھ گیا کہ اب وہ نمبر کمپیوٹر سے چیک کر کے بتائے گی۔

''ہیلو۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس''...... عمران نے جواب دیا تو دوسری طرف سے نمبرز دیئے گئے عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس دوران بلیک زیرو دونوں ہاتھوں میں چائے کی پیالیاں اٹھائے واپس آ گیا۔ اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

''ہیلو۔ گریٹی بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ خاصا اکھڑ تھا۔

''پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ عمران صاحب۔ آپ نے بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے۔ اگر آپ ڈگریاں ساتھ نہ بتاتے تو شاید میں پہچان سکتا۔ کوئی حکم''...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''تمہارے باگاریا میں کوئی تنظیم ہے ریڈ اسکائی جس کی ایجنٹ مورگی ہے۔ کیا تم اس کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''بہت کچھ جانتا ہوں۔ لیکن آپ کیوں اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔ وہ تو صرف باگاریا تک ہی محدود رہتی ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس نے باگاریا میں ہی پاکیشیائی سفیر کو ایک پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذریعے ہلاک کرایا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سامنے بیٹھے بلیک زیرو کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ اسے معلوم نہ تھا کہ یہ گریٹی کون ہے جسے عمران اصل بات واضح طور پر بتا رہا ہے۔

''اوہ۔ پھر تو آپ کا حق ہے کہ آپ اس کیس پر کام کریں۔ بہرحال میں اتنا بتا سکتا ہوں کہ یہودیوں کی ایک تنظیم ہے جس کا نام ریڈ اسکائی ہے۔ یہ ریڈ اسکائی پوری دنیا میں کام کر رہی ہے۔ یہاں باگاریا میں ریڈ اسکائی کا انچارج فریڈ ہے اور مورگی اس کی اسسٹنٹ ہے۔ دونوں بے حد تربیت یافتہ ہیں اور یہ دونوں پہلے یورپ کی سرکاری ایجنسیوں سے منسلک رہے ہیں''...... گریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ریڈ اسکائی کس قسم کا کام کرتی ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''جرائم کی دنیا کا ہر قسم کا۔ ڈرگ، اسلحہ، بدمعاشی، بھتہ خوری اور نجانے کیا کیا۔ ان کا مقصد دولت اکٹھی کرنا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ دولت یہودیوں کو فائدہ اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اکٹھی کی جا رہی ہے۔ یہ دونوں بھی کٹر یہودی ہیں''...... گریٹی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم جس طرح تفصیل سے بتا رہے ہو تمہیں ان سے خوف نہیں آتا''...... عمران نے سامنے بیٹھے بلیک زیرو کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ چاہے کچھ بھی ہوں گریٹی کی طرف ٹیڑھی نظر سے بھی نہیں دیکھ سکتے''...... گریٹی نے بڑے چیلنج بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن ریڈ اسکائی تو مجرم تنظیم ہے۔ اسے کیا ضرورت ہے کہ وہ کسی سفیر کو ہلاک کرائے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ کٹڑ یہودیوں نے کوئی ایسی خفیہ تنظیم بنائی ہے جو پوری دنیا کے سٹارز مسلمانوں کو ہلاک کر رہی ہے اور ایسا تیزی سے ہو رہا ہے۔ مجھے اس تنظیم کا پتہ چلانا ہے۔ بولو۔ کہاں سے اور کس سے معلومات مل سکتی ہیں''۔ عمران نے کہا۔

''مجھے تو معلوم نہیں ہے اور نہ ہی میں نے ایسا کچھ سنا ہے۔ البتہ اگر یہودیوں نے ایسی تنظیم بنائی ہے تو پھر لامحالہ مورگی اور فریڈ دونوں کے علم میں ہوگا۔ ان کا اس سے براہ راست تعلق ہو یا نہ ہو لیکن معلومات ضرور ہوں گی''...... گریٹی نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب یہ بتا دو کہ اس مورگی کی رہائش گاہ کہاں ہے''۔ عمران نے کہا۔

''رہائش کا مجھے علم نہیں ہے کیونکہ میں نے کبھی ایسی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ البتہ ان کی ایجنسی کا ہیڈکوارٹر ریمنڈ روڈ پر واقع ریمنڈ کالونی کی ایک کوٹھی ہے۔ نمبر تو مجھے معلوم نہیں ہے لیکن وہ تمام عمارت سرخ پتھروں کی بنی ہوئی ہے اس لئے اسے ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے اور ریڈ ہاؤس پوری کالونی میں مشہور ہے''...... گریٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ جلد ہی تم سے ملاقات ہوگی۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر دوبارہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''جولیا بول رہی ہوں''۔ رابطہ ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

''ایکسٹو''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''یس سر''...... جولیا کا لہجہ مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

''عمران کی سربراہی میں ٹیم ایک بڑے مشن پر بھیجی جا رہی ہے۔ مشن کے بارے میں بھی عمران تمہیں بریف کرے گا۔ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور صالحہ کو اپنے فلیٹ پر کال کر لو۔ میں نے عمران کو حکم دے دیا ہے کہ وہ ایک گھنٹے بعد تمہارے فلیٹ پر پہنچ کر اس مشن کے بارے میں بریفنگ دے گا اور ہو سکتا ہے کہ آج رات ہی تمہاری روانگی یورپ کی طرف ہو جائے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے کچھ سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

''میرے خیال میں گریٹی کی باتیں سن کر آپ کسی خاص نتیجے پر پہنچ گئے ہیں اس لئے آپ کے ایکشن میں تیزی آ گئی ہے''۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے زیادہ سر سلطان کو جلدی ہے۔ انہیں شاید خطرہ ہے کہ انہیں سٹار مسلم سمجھ کر کہیں نشانہ نہ بنا دیا جائے''...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''انہیں اپنے سے زیادہ آپ کی فکر ہو گی۔ آپ یہودیوں کے دشمنوں کی لسٹ میں ٹاپ حیثیت رکھتے ہیں اس لئے آپ یہودیوں کے نزدیک سپر سٹار مسلم ہوں گے''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''ارے۔ مجھے تو آغا سلیمان پاشا سٹار تو ایک طرف دم دار سٹار بھی نہیں سمجھتا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

مورگی اور فریڈ دونوں ریڈ اسکائی کے ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے آفس میں بیٹھے شراب پینے میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''کالوچ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... فریڈ نے چونک کر سامنے بیٹھی مورگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ مورگی بھی کالوچ کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑی تھی کیونکہ کالوچ ان کی تنظیم کے اس گروپ کا انچارج تھا جو انڈر ورلڈ میں کام کر کے وہاں سے ایسی معلومات حاصل کر کے ان تک پہنچاتا تھا جو ان کی تنظیم کے لئے فائدہ مند

ثابت ہو سکیں۔

''ہیلو۔ کالوچ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کوئی خاص رپورٹ ہے تمہارے پاس جو تم نے کال کی ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''یس سر۔ لیکن میں یہ بات فون پر نہیں کرنا چاہتا۔ آپ مجھے آفس میں حاضر ہونے کی اجازت دیں تو میں تفصیل سے بات کرنا چاہتا ہوں''...... کالوچ نے کہا۔

''اوکے۔ آ جاؤ''...... فریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''کالوچ خوفزدہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی خاص بات اس کے علم میں آئی ہے''...... مورگی نے کہا۔

''ہاں۔ شاید اسی لئے وہ فون پر بات نہیں کرنا چاہتا۔ بہرحال ابھی وہ آ جائے گا تو پھر ہر بات سامنے آ جائے گی''...... فریڈ نے کہا تو مورگی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے جینز کی پینٹ پر جینز کی جیکٹ پہنی ہوئی تھی کیونکہ یہ لباس انڈر ورلڈ میں بے حد مقبول تھا اور آنے والا انڈر ورلڈ میں گھومتا رہتا تھا۔

''آؤ کالوچ۔ ہم تمہارا ہی انتظار کر رہے تھے''...... فریڈ نے کہا۔

''تھینک یو باس''...... کالوچ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سائیڈ میں موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ مورگی اٹھی اور اس نے ریک میں سے خالی گلاس اٹھا کر میز پر موجود بوتل میں سے شراب اس گلاس میں ڈال کر گلاس کالوچ کی طرف بڑھا دیا۔

''تھینکس میڈم''...... کالوچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب بتاؤ۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم''...... فریڈ نے کہا۔

''باس۔ آپ گریٹی کو تو جانتے ہوں گے۔ گریٹ کلب کا مالک''...... کالوچ نے کہا۔

''ہاں۔ سنا ہے کہ انڈر ورلڈ میں وہ خاصا بااثر آدمی ہے۔ کیا کیا ہے اس نے''...... فریڈ نے کہا۔

''اس نے آپ کے بارے میں معلومات پاکیشیا کے ایک آدمی عمران کو پہنچائی ہیں''...... کالوچ نے کہا تو فریڈ اور مورگی دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

''ہمارے بارے میں۔ کیسی معلومات۔ تمہیں کیسے یہ سب معلوم ہوا اور عمران کا گریٹی سے کیا تعلق ہے''...... فریڈ نے یکے بعد دیگرے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی۔

''گریٹی انڈر ورلڈ کا انتہائی بااثر آدمی ہے اور اپنے کلب کی بجائے انڈر ورلڈ میں اپنے آفس میں بیٹھتا ہے اور جرائم کی دنیا میں کام کرتا ہے۔ اس کا اسسٹنٹ ہنری میرا دوست ہے۔ میں اس کے آفس میں بیٹھا اس سے باتیں کر رہا تھا کہ اس نے مجھ سے

پوچھا کہ پاکیشیا کون سا ملک ہے اور کہاں ہے۔ میرے پوچھنے پر کہ وہ کیوں پوچھ رہا ہے تو اس نے بتایا کہ باس سے پاکیشیا کے کسی علی عمران نے جس نے اپنے نام کے ساتھ بڑی بڑی ڈگریاں بھی دوہرائی تھیں، فون کیا اور چونکہ وہاں جو فون ہوتا ہے یا وصول کیا جاتا ہے سب کی باقاعدہ ٹیپس رکھی جاتی ہیں اور یہ ٹیپس ہنری کی تحویل میں ہوتی ہیں۔ پھر اس نے بتایا کہ اس عمران نے جو باس گریٹی سے بے حد بے تکلف تھا، اس سے ریڈ اسکائی کے فریڈ اور مورگی کے بارے میں تفصیلات پوچھی تھیں جس پر میں نے چکر دے کر ہنری سے وہ ٹیپ حاصل کر لی۔ وہ ٹیپ میں لے آیا ہوں تاکہ آپ اسے سن لیں''...... کالوچ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک مائیکرو ٹیپ نکال کر میز پر رکھ دی۔ فریڈ نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر کے اس نے کسی کو مائیکرو ٹیپ ریکارڈر بھجوانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوجوان مائیکرو ٹیپ ریکارڈر اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے مائیکرو ٹیپ ریکارڈر فریڈ کے سامنے رکھ دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم جا سکتے ہو''...... فریڈ نے کہا تو نوجوان سلام کر کے واپس چلا گیا۔ فریڈ نے مائیکرو ٹیپ اٹھا کر مائیکرو ٹیپ ریکارڈر میں ایڈجسٹ کر کے اس کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے ایک آواز ابھری جو اپنا تعارف گریٹی کے نام سے کرا رہا تھا۔ پھر دوسری آواز ابھری جس نے اپنا تعارف علی عمران کے نام سے کرایا

اور پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ فریڈ اور مورگی دونوں خاموش بیٹھے ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت سنتے رہے۔ جب ٹیپ ختم ہو گئی تو فریڈ نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

''یہ ٹیپ مجھے واپس کر دیں۔ میں نے ہنری کو دینی ہے۔ اس کا باس کسی بھی وقت یہ ٹیپ اس سے طلب کر سکتا ہے''...... کالوچ نے کہا تو فریڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ٹیپ ریکارڈر سے مائیکرو ٹیپ نکال کر اسے کالوچ کی طرف بڑھا دیا۔

''تم نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے کالوچ۔ تمہیں اس کا خصوصی انعام ملے گا اور ہاں۔ اگر ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہو تو تم نے اس کی ٹیپ بھی حاصل کرنی ہے۔ اگر یہ عمران یہاں باگاریا آیا تو لازماً گریٹی سے ملے گا۔ تم نے ہمیں فوری رپورٹ دینی ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''یس باس۔ آپ بے فکر رہیں۔ اب مجھے اجازت ہے''۔ کالوچ نے کہا اور فریڈ کے سر ہلانے پر وہ اٹھا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

''یہ علی عمران خاصا تیز آدمی ثابت ہو رہا ہے۔ اب یہ کسی کے بھی ذہن میں نہیں آ سکتا کہ وہ گریٹی کے ساتھ اس قدر بے تکلف ہو گا اور پاکیشیا میں بیٹھ کر ہمارے بارے میں اور خاص طور پر ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کر لے گا''...... مورگی

نے کہا۔

"ہیڈکوارٹر کا اسے پتہ چل گیا ہے تو وہ یہاں لازماً اٹیک کرے گا اور یہیں سے اس کی بدقسمتی کا آغاز ہو جائے گا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ یہاں کس قسم کے انتظامات ہیں۔ وہ تو یہاں داخل ہو کر اس قدر بے بس ہو جائے گا کہ حقیر کیچوے سے بھی بدتر ہو جائے گا"...... فریڈ نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن ہمیں صرف یہاں بیٹھ کر اس کا انتظار نہیں کرنا۔ وہ جیسے ہی صاقیہ پہنچے اسے فوری ہلاک کر دینا چاہئے"۔ مورگی نے کہا۔

"تم اپنے سیکشن سمیت پورے صاقیہ میں آنے والوں کو چیک کراؤ۔ خصوصاً میک اپ چیک کرنے والے کیمروں کو استعمال کرو اور جیسے ہی وہ نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دو"...... فریڈ نے کہا۔

"اورتم کیا کرو گے"...... مورگی ۔نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں اس کا انتظار کروں گا"...... فریڈ نے کہا۔

"تم اب انتظار ہی کرتے رہ جاؤ گے کیونکہ میں نے اسے تم تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دینا ہے"...... مورگی نے کہا تو فریڈ بے اختیار ہنس پڑا۔

"ہنس کیوں رہے ہو۔ کیا میں ایسا نہیں کر سکتی"...... مورگی نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے بھی زیادہ کر سکتی ہو لیکن میں نے سنا ہے کہ عمران

کو دیکھ کر لیڈیز ایجنٹس سب کچھ بھول جاتی ہیں اس لئے ایسا نہ ہو کہ تم اسے ساتھ لے کر یہاں آ جاؤ"...... فریڈ نے کہا تو اس بار مورگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم مجھے اتنا بدذوق سمجھتے ہو"...... مورگی نے ہنستے ہوئے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فریڈ نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سپر چیف کی کال ہے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو فریڈ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس فادر۔ میں فریڈ بول رہا ہوں باگاریا سے"...... فریڈ نے بے حد مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے اس لئے تمہیں کال کیا ہے کہ پاکیشیا سے سپیشل نیوز ماسٹر نے اطلاع دی ہے کہ عمران دو عورتوں اور تین مردوں سمیت پاکیشیا سے ہانگری روانہ ہو گیا ہے"...... دوسری طرف سے فادر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"ہانگری۔ لیکن اسے تو یہاں باگاریا آنا تھا فادر"...... فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے اطلاع مل چکی ہے کہ اس کی نگرانی کی جا رہی ہے اس لئے ڈاج دینے کے لئے اس نے براہ راست

باگاریا آنے کی بجائے ہانگری کا رخ کیا ہے۔ اس طرح اس کے خیال کے مطابق اس کی نگرانی کرنے والوں کو اطمینان ہو جائے گا کہ عمران ان کے ملک نہیں آ رہا اور وہ خاموشی سے باگاریا پہنچ جائے گا''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ لیکن اس فلائٹ کے بارے میں کوئی تفصیل معلوم ہوئی ہے جس پر عمران اور اس کے ساتھی سفر کر رہے ہیں''...... فریڈ نے کہا۔

''وہ کل رات روانہ ہوئے ہیں اور اب تک تو وہ ہانگری پہنچ بھی چکے ہوں گے۔ اب فلائٹ کی تفصیل معلوم کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور تم نے اور مورگی نے ان کا ہر صورت میں خاتمہ کرنا ہے۔ یہ تمہاری ڈیوٹی ہے اور ڈیوٹی میں ناکامی کا مطلب موت ہوتا ہے''...... فادر جوزف نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فریڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''فادر جوزف نے دو ٹوک بات کر دی ہے۔ اب موت عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقدر بنے گی یا دوسری صورت میں تم اور میں اپنے اپنے سیکشنوں سمیت موت کے منہ میں دھکیل دیئے جائیں گے''...... فریڈ نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ میں اور میرے ساتھی انہیں ٹریس کر لیں گے اور ایک بار وہ ٹریس ہو گئے تو پھر کسی صورت بچ کر نہ جا سکیں

گے''...... مورگی نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''وہ میک اپ کے ماہر ہیں۔ اس بات کا خیال رکھنا''...... فریڈ نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے لیکن دو عورتیں اور عمران سمیت چار مرد، یہ تعداد تو چیک کی جا سکتی ہے''...... مورگی نے کہا اور فریڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ہانگری ہمارا ہمسایہ ملک ہے جس سے ہمارا ملک سڑک، سمندر اور ایئر لائن سے رابطے میں رہتا ہے اور یہ لوگ وہاں سے ان تینوں راستوں میں سے کسی ایک راستے کے ذریعے صاقیہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔ تم نے ان تینوں راستوں پر میک اپ چیکنگ کیمرے ضرور لگوانے ہیں''...... فریڈ نے کہا۔

''مجھے سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ میں تم سے زیادہ ان باتوں کو جانتی ہوں اور میں تمہیں جلد ہی وکٹری کی رپورٹ دوں گی''۔ مورگی نے اٹھتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا اور پھر پلٹ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ فریڈ کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تیرنے لگی تھی کیونکہ اس نے دانستہ یہ فقرے کہے تھے تاکہ مورگی کو غصہ آ جائے اور وہ اپنی کارکردگی کو تیز کر دے اور اس کا مقصد پورا ہو گیا تھا اس لئے وہ مورگی کے غصے پر بیٹھا مسکرا رہا تھا۔

یورپی ملک ہانگری کے سرحدی شہر روجانہ کی ایک معروف سڑک پر ایک کار تیزی سے راستہ بناتی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر ایک خوبصورت لڑکی جس نے پینٹ اور بلیک لیدر لیڈیز جیکٹ پہن رکھی تھی، آنکھوں پر سرخ شیشوں والا چشمہ لگائے بیٹھی تھی۔ اس کے سر کے بال مردوں کے انداز میں کٹے ہوئے تھے اور ان کا رنگ ڈارک براؤن تھا۔ اپنے چہرے مہرے اور انداز سے وہ کسی ایڈونچر فلم کی ہیروئن دکھائی دے رہی تھی۔ وہ عقبی سیٹ سے پشت لگائے ایک رسالہ سامنے رکھے اس میں موجود تصویریں دیکھنے میں مصروف تھی کہ اس کی جیب میں موجود سیل فون کی مخصوص گھنٹی بج اٹھی تو وہ بے اختیار چونک اٹھی۔ اس نے رسالہ بند کر کے سائیڈ سیٹ پر رکھا اور جیکٹ کی جیب سے ایک سیل فون نکال کر اس کی سکرین پر نگاہ ڈالی اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

''یس۔ کیتھرائن بول رہی ہوں''...... لڑکی نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

''میڈم۔ آپ سے ملنے ایک پاکیشیائی صاحب آئے ہیں جن کا نام تو عمران ہے لیکن وہ اپنا تعارف اتنا لمبا کرا رہے ہیں کہ سمجھ میں نہیں آتا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ کے پسندیدہ آدمی ہیں اور مزید پسندیدہ بننے کے لئے آئے ہیں''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی تو لڑکی کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے کے تاثرات خاصے نمایاں ہو گئے۔

''کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ کیا الٹ پلٹ باتیں کر رہے ہو''...... لڑکی نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''وہ صاحب تو اس سے بھی زیادہ بول رہے ہیں میڈم۔ میں نے تو ابھی آپ کو کچھ بتایا ہی نہیں۔ وہ تو کہہ رہے ہیں کہ آپ کے ڈیڈی راجر سمتھ ان کے گہرے دوستوں میں سے تھے اس لئے جلدی مر گئے ہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یو نانسنس۔ شٹ اپ۔ میں آ رہی ہوں''...... کیتھرائن نے انتہائی غصے سے چیختے ہوئے کہا اور فون آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات خاصے نمایاں تھے۔

''جلدی چلو ڈرائیور۔ نجانے کون پاگل آ گیا ہے۔ نانسنس''۔ کیتھرائن نے غصیلے لہجے میں خاموش بیٹھے ڈرائیور سے کہا۔

''یس میڈم''...... ڈرائیور نے رفتار کو مزید بڑھاتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو کیتھرائن نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''عمران۔ یہ کیسا نام ہے۔ کیا یہ آنے والا کوئی ایشیائی ہے لیکن ڈیڈی کا تو کوئی تعلق ایشیا سے نہیں رہا''...... کیتھرائن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

کیتھرائن روجانہ کے معروف کلب کی مالک تھی اور مینجر بھی۔ یہ کلب اس کے والد راجر سمتھ نے قائم کیا تھا۔ اس کے والد ہانگری کی سیکرٹ سروس میں طویل عرصہ گزار کر ریٹائر ہوئے تھے اور پھر انہوں نے ماسٹر کلب کے نام سے کلب کھول لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی ایک پرائیویٹ ایجنسی بھی قائم کر لی تھی جس کے تحت وہ اہم معلومات بھاری قیمت پر فروخت کرتے تھے۔ راجر سمتھ کی وفات کے بعد اس کی جگہ کیتھرائن نے لے لی تھی اور اب وہ ماسٹر کلب اور ماسٹر ایجنسی دونوں کی چیف تھی اور دونوں ادارے اس کی سرکردگی میں انتہائی کامیابی سے چل رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کار ایک دو منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ گئی اور پھر عمارت کی علیحدہ سائیڈ پر موجود ایک پورچ میں جا کر رک گئی اور ڈرائیور نے نیچے اتر کر جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا تو کیتھرائن باہر آ گئی۔ یہ ماسٹر کلب تھا۔ کیتھرائن نے اپنے لئے اپنے آفس تک پہنچنے کے لئے علیحدہ راستہ بنایا ہوا تھا۔ کار سے اتر کر کیتھرائن اس راستے سے گزرتی ہوئی اپنے آفس میں پہنچ گئی۔ کرسی پر بیٹھ کر اس نے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے چند بٹن پریس کر دیئے۔

''میں آفس پہنچ گئی ہوں۔ کیا وہ نانسنس ابھی تک تمہارے پاس موجود ہے یا نہیں''...... کیتھرائن نے کہا۔

''موجود ہے میڈم۔ اس نے مجھے ہنسا ہنسا کر پاگل کر دیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''نانسنس۔ تم ہو ہی پاگل۔ بھیجو اسے میرے پاس۔ میں دیکھتی ہوں کون ہے یہ''...... کیتھرائن نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

''ساری دنیا کے مسخرے کیا یہیں اکٹھے ہو گئے ہیں''۔ کیتھرائن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کا مینجر کارل بے حد سنجیدہ آدمی ہے۔ اگر وہ ہنس ہنس کر پاگل ہو گیا ہے تو پھر آنے والا کوئی خاص چیز ہی ہو گا۔ چند لمحوں بعد دروازے پر اس طرح دستک دی گئی جیسے کوئی بند دروازے کو زور زور سے دھڑ دھڑا رہا ہو۔

''کم ان''...... کیتھرائن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا جیسے پوری قوت سے جھٹکا دے کر کھولا گیا ہو۔ دروازے پر ایک وجیہہ نوجوان کھڑا تھا۔ اس نے سوٹ پہن رکھا تھا اور اس کے چہرے پر اس قدر معصومیت تھی جیسے اسے ابھی تک دنیا کی ہوا تک نہ لگی ہو۔

''مے آئی کم ان سر۔ اوہ سوری۔ میڈم۔ دراصل جب میں

سکول میں پڑھتا تھا تو اس وقت لیڈیز کی بجائے جینٹس پڑھایا کرتے تھے اس لئے سر کہنے کی عادت سی پڑ گئی ہے لیکن اب تو سروں کی بجائے میڈمیں ہی پڑھا رہی ہیں اور بغیر سر کے زیادہ اچھے انداز میں پڑھا رہی ہیں''...... نوجوان نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔

''کم ان پلیز''...... کیتھرائن نے قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔ نجانے نوجوان کو دیکھنے کے بعد اس کا غصہ کہاں چلا گیا تھا۔ شاید نوجوان کے چہرے پر موجود معصومیت نے اس کے غصے کو دور کر دیا تھا۔

''سوری۔ میرا نام پلیز نہیں ہے بلکہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے''...... دروازے پر موجود نوجوان نے سر جھکاتے ہوئے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا اور پھر آگے بڑھ کر وہ اس طرح اطمینان سے سائیڈ صوفے پر بیٹھ گیا جیسے میلوں دور سے چلتا ہوا آدمی تھوڑا سا آسرا ملتے ہی تھکاوٹ دور کرنے کے لئے بیٹھ جاتا ہے جبکہ تعارف سن کر کیتھرائن کے ذہن میں دھماکے سے ہونے شروع ہو گئے کیونکہ اسے یاد آنے لگ گیا تھا کہ جب وہ چھوٹی سی تھی اور اپنے ڈیڈی کے ساتھ کلب آتی تھی تو یہاں کئی بار اس نوجوان سے اس کی ملاقات ہوئی تھی اور یہ کافی عرصہ پہلے کی بات تھی۔ اب تو اس کے ڈیڈی کو فوت ہوئے بھی چھ سال گزر چکے تھے جبکہ یہ نوجوان ویسے کا ویسا ہی تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے زمانے اور

وقت کے اس پر کوئی اثرات مرتب نہ ہوئے ہوں۔

''اوہ۔ اوہ۔ آپ کی تصویر میرے ذہن میں محفوظ ہے۔ آپ میرے ڈیڈی کے بہترین دوست تھے''...... کیتھرائن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

''اللہ تمہارا بھلا کرے۔ یہی بات میں تمہارے مینجر کارل کو سمجھا سمجھا کر تھک گیا ہوں لیکن وہ ماننے کے لئے تیار نہ تھا۔ چلو تم نے مان تو لیا''...... صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے اس کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ حل ہو گیا ہو۔

''اب مجھے اچھی طرح یاد آ گیا ہے۔ کمال ہے۔ میں بڑی ہو گئی ہوں لیکن آپ ویسے کے ویسے ہی ہیں''...... کیتھرائن نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''بتایا تو ہے کہ میں سروں سے پڑھا ہوا ہوں اور آپ میڈموں سے۔ سروں سے پڑھنے والوں کے ذہن بڑے ہوتے ہیں جبکہ میڈموں سے پڑھنے والے چونکہ سروں سے نہیں پڑھے ہوئے ہوتے اس لئے ان کے ذہنوں کی بجائے جسم بڑھتے ہیں''۔ عمران نے باقاعدہ فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔

''آپ کیا پینا پسند کریں گے''...... کیتھرائن نے شاید اس لئے بات بدل دی تھی کہ اسے عمران کے اس فلسفے کی سرے سے سمجھ ہی نہ آئی تھی۔

''آپ راجر سمتھ کی بیٹی ہیں اور راجر سمتھ میرا بہترین دوست تھا۔ اس نے اور میں نے مل کر اقوام متحدہ کے تحت بے شمار مشنز میں کام کیا اور خاص طور پر یہودی تنظیموں کے خلاف جو پوری دنیا میں امن کو تباہ کرنے کے درپے تھیں اور تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ تمہارے ڈیڈی کو ایک یہودی تنظیم نے ہی قتل کرایا تھا اور میں نے تمہارے ڈیڈی کی موت پر فیصلہ کیا تھا کہ میں اپنے دوست کے قاتلوں کو پورا پورا سبق دوں گا اور پھر اس یہودی تنظیم کا خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہوا تھا۔ یہ اتنی لمبی تقریر میں نے اس لئے کی ہے کہ تم راجر سمتھ کی بیٹی ہو۔ تم جو پلا دو گی میں پی لوں گا لیکن میں شراب نہیں پیتا''...... عمران نے کہا۔

''تو چیری جوس منگوا لیتی ہوں۔ وہ یہاں کا بہترین مشروب ہے''...... کیتھرائن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے کسی کو دو گلاس چیری جوس آفس میں بھجوانے کا کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور آ کر عمران کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''آج کا دن میرے لئے انتہائی خوش قسمت دن ہے۔ مجھے یہ تو معلوم ہو گیا تھا کہ کسی ایشیائی نے اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا ہے جس نے ڈیڈی کو ہلاک کرایا تھا لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا تھا کہ وہ آپ تھے۔ میں ڈیڈی کی طرف سے اور اپنی طرف سے آپ کا دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں''...... کیتھرائن نے قدرے گلوگیر لہجے میں

کہا۔

''کسی شکریہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر میرے ساتھ ایسا ہوتا تو جو کچھ میں نے کیا ہے وہی کچھ راجر سمتھ بھی کرتا۔ یہ میرا فرض تھا۔ ایک دوست کی روح کو سکون پہنچانے کے لئے''...... عمران نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں سرخ رنگ کے مشروب کے دو گلاس موجود تھے۔ اس نوجوان نے ایک گلاس عمران کے سامنے اور دوسرا کیتھرائن کے سامنے رکھا اور پھر خالی ٹرے اٹھائے واپس چلا گیا۔

''آپ کیسے روجانہ آئے ہیں۔ میرے لائق کوئی کام ہو تو بتائیں''...... کیتھرائن نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

''جس طرح ایک یہودی تنظیم نے تمہارے ڈیڈی کو ہلاک کرایا تھا کیونکہ تمہارے ڈیڈی ان کے گھٹیا حربوں کے سامنے دیوار تھے اسی طرح ایک بین الاقوامی خفیہ یہودی تنظیم قائم کی گئی ہے جو تمام دنیا کے بڑے مسلمانوں جن میں لیڈر سیاست دان، سٹار کھلاڑی، انجینئرز، وکلاء، صحافی اور ان جیسے سٹارز ہیں کو تیزی سے ہلاک کر رہی ہے اور اسی سلسلے میں پاکیشیا کے باگاریا میں سفیر کو بھی ہلاک کیا گیا ہے۔ یہ مسلمانوں کے لئے انتہائی خطرناک تنظیم ہے اور اس کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ باگاریا کے دارالحکومت صاقیہ میں ایک خاتون ایجنٹ مورگی اور ایک ایجنٹ فریڈ ہے۔ یہ دونوں کسی یہودی تنظیم ریڈ اسکائی سے متعلق ہیں۔ پاکیشیائی

سفیر کو اس مورگی نے ایک پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذریعے ہلاک کرایا ہے''...... عمران نے جوس سپ کرتے ہوئے کہا۔

''میں جانتی ہوں ان دونوں کو۔ خاصے تیز اور فعال ایجنٹ ہیں لیکن آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں''...... کیتھرائن نے کہا۔

''انہیں یقیناً ہمارے بارے میں اطلاع مل چکی ہو گی اور انہوں نے یہاں سے باگاریا جانے والے ہر راستے پر چیکنگ کر رکھی ہو گی۔ میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ اس چیکنگ کی تفصیلات بھی مل جائیں اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ان کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے اور وہاں کس قسم کے انتظامات ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہاری تنظیم کے آدمی باگاریا میں خاصے مؤثر ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرا لوں گی۔ پوری تفصیل معلوم کرا لوں گی لیکن اس میں وقت لگے گا۔ آپ کتنا وقت دے سکتے ہیں''...... کیتھرائن نے کہا۔

''زیادہ نہیں کیونکہ جس قدر دیر ہو گی مسلم شارز کی ہلاکتوں کی تعداد بڑھتی چلی جائے گی اور ہم جلد از جلد اس مشن کو مکمل کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''دو تین گھنٹے تو بہرحال لگ ہی جائیں گے''...... کیتھرائن نے کہا۔

''او کے۔ مناسب وقفہ ہے۔ میرا فون نمبر نوٹ کر لو اور مجھے

فون کر کے مکمل تفصیل بتا دینا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا فون نمبر بتا دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

''آپ کہاں رہائش پذیر ہیں''...... کیتھرائن نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''ریگل ٹاؤن کی کوٹھی نمبر تھرٹی سکس تھری، بی بلاک''...... عمران نے جواب دیا تو کیتھرائن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تم ایک بار پھر اپنی عادت کے مطابق غائب ہو گئے تھے۔ کیوں''...... جولیا نے عمران کے کمرے میں داخل ہوتے ہی غصیلے لہجے میں کہا۔ جولیا اپنے ساتھیوں کے ساتھ عمران کی راہنمائی میں رات کو روجانہ پہنچی تھی اور یہاں سے وہ ریگل ٹاؤن کی اس کوٹھی میں پہنچ گئے تھے۔ یہ کوٹھی بقول عمران کے چیف نے بک کرائی تھی۔ پھر صبح ناشتے کے بعد عمران تھوڑی دیر میں واپس آنے کا کہہ کر یہاں سے چلا گیا تھا اور اب اس کی واپسی تقریباً سہ پہر کو ہوئی تھی جبکہ جولیا اور اس کے ساتھی کمرے میں بیٹھے عمران کے خلاف ہی بولتے رہے تھے۔ انہیں غصہ اس بات پر تھا کہ عمران چیف کے حکم کی تعمیل میں انہیں ٹیم کے طور پر ساتھ لے لیتا ہے لیکن سارا کام خود کرتا رہتا ہے اور ٹیم کے افراد صرف اس کا انتظار کرتے رہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ عمران جیسے ہی واپس آیا جولیا نے اپنے

غصے کا اظہار کر دیا۔ تنویر کے چہرے پر بھی غصے کے تاثرات موجود تھے۔

''عقلمند لوگ کہتے ہیں کہ عادتیں سر کے ساتھ ہی رہتی ہیں۔ مطلب ہے کہ جب تک سر گردن پر قائم رہتا ہے عادتیں بھی قائم رہتی ہیں جیسے تم اور تنویر۔ تمہاری عادت ہے کہ جب بھی میں آؤں تم مجھ پر غصے کا اظہار کر دو''...... عمران نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم الٹا ہم پر طنز کر رہے ہو۔ ہم تمہارے نزدیک بچے ہیں جو گھر سے باہر نکلتے ہی گم ہو جائیں گے''...... تنویر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

''نانی اماں کہا کرتی تھیں کہ پردیس میں بڑے محتاط رہنا چاہئے۔ بچوں کی گمشدگی کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ خاص طور پر جہاں بہن بھائی بچے گم ہو جائیں''...... عمران نے جولیا اور تنویر کو معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ جس کام کے لئے آپ گئے تھے کیا وہ کام ہو گیا''...... صفدر نے اپنی عادت کے مطابق تنویر اور جولیا کے چہروں پر ابھرنے والے تاثرات دیکھتے ہوئے موضوع بدلتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے باز نہیں آنا اور معاملات بگڑتے چلے جائیں گے۔

''کون سا کام بھائی۔ یہاں ہم کام کرنے تو نہیں آئے۔ بڑا

خوبصورت ملک اور شہر ہے۔ گھومیں گے، پھریں گے، تفریح کریں گے، حسن کے جلوے دیکھیں گے''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

''عمران صاحب۔ میں بتا دوں کہ آپ کس کام کے لئے گئے تھے''...... صفدر کے بولنے سے پہلے کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

''ہاں بتاؤ''......عمران نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

''مشن باگاریا میں مکمل کرنا ہے اور آپ اپنی عادت کے مطابق براہ راست وہاں جانے کی بجائے یہاں سرحدی شہر میں آ گئے ہیں۔ اس سے ملحقہ باگاریا کا دارالحکومت صاقیہ ہے اور آپ ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ اب آپ نے کوئی ایسا فرد تلاش کیا ہوگا یا کوئی پارٹی جو آپ کو وہاں کے بارے میں تفصیلات بتائے کہ وہاں آپ کے بارے میں اطلاع پہنچ چکی ہے یا نہیں۔ اگر پہنچ چکی ہے تو آپ کو روکنے کے لئے کیا کیا تیاریاں کی گئی ہیں اور یقیناً آپ اس میں بھی پہلے کی طرح کامیاب لوٹے ہوں گے۔ ابھی تھوڑی دیر بعد فون آئے گا اور آپ کو تمام معلومات یہاں بیٹھے مل جائیں گی اور پھر ان معلومات کی بناء پر آپ مشن میں آگے بڑھ جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے باقاعدہ تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

''اور مزید تجزیہ میں کر دوں کہ عمران صاحب کی ملاقات کسی خاتون سے ہوئی ہے اور انہوں نے خاتون کو بے حد متاثر کیا

ہے''...... خاموش بیٹھی صالحہ نے کہا تو اس کی بات سن کر عمران سمیت سب بے اختیار اچھل پڑے۔ خاص طور پر جولیا کے چہرے پر غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

''یہاں بیٹھے بیٹھے تم نے یہ تجزیہ کیسے کر لیا''...... جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا۔

''آپ عمران صاحب سے پوچھ لیں۔ میں غلط نہیں کہہ رہی''...... صالحہ نے کہا۔

''کیا تم واقعی کسی عورت سے ملنے گئے تھے اور بہانہ بنایا معلومات کا۔ کیوں''...... جولیا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران پر بے حد غصہ آ رہا ہو کہ وہ کیوں کسی عورت سے ملنے گیا تھا۔

''کمال ہے۔ صالحہ کو تو باقاعدہ کشف ہوتا ہے۔ چلو کیپٹن شکیل کے تجزیئے کے بارے میں تو کہا جا سکتا ہے کہ وہ سابقہ مشنز کو سامنے رکھ کر تجزیہ کر رہا تھا لیکن صالحہ نے یہ اندازہ کیسے لگایا کیونکہ میں واقعی ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی سے ملا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کیوں ملے ہو۔ بولو۔ کیوں ملے ہو۔ کیا اسی لئے تم اکیلے گئے تھے۔ بولو''...... جولیا نے غصے سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''وہ میری بھتیجی ہے۔ میرے بہترین دوست راجر سمتھ کی بیٹی۔

وہ بہت چھوٹی تھی جب میں اور راجر سمتھ اکٹھے اقوام متحدہ کے مشنز میں کام کرتے تھے اور پھر ایک یہودی تنظیم نے راجر سمتھ کو ہلاک کرا دیا جس پر میں نے اس تنظیم کا خاتمہ کر دیا۔ راجر سمتھ نے ہانگری سیکرٹ سروس سے ریٹائرمنٹ کے بعد یہاں ایک کلب کھول لیا اور ساتھ ہی ایک پرائیویٹ ایجنسی بھی بنا لی تھی۔ راجر سمتھ کے بعد وہ کلب اور ایجنسی اس کی بیٹی کیتھرائن نے سنبھال لی تھی۔ میں کیتھرائن سے ملنے گیا تھا کیونکہ کیپٹن شکیل کے تجزیہ کے مطابق میں واقعی ریڈ اسکائی کے بارے میں تازہ ترین معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا ورنہ ہم بڑی آسانی سے مارے جا سکتے تھے اور میں مارا جاتا تو اس کا تو چیف پر کوئی اثر نہ پڑتا لیکن اگر تم میں سے کوئی معمولی سا زخمی بھی ہو جاتا تو چیف مجھے گولی مار دیتا اس لئے مجبوری تھی لیکن صالحہ، تم نے کیسے یہ بات کر دی''...... عمران نے پوری وضاحت کرتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''بڑی سادہ سی بات تھی۔ مس جولیا تو غصے کی وجہ سے ایسی باتوں پر دھیان نہیں دیتیں ورنہ صاف اور سیدھی بات تھی''۔ صالحہ نے کہا۔

''اب بتاؤ بھی سہی۔ تم نے بھی شعبدہ بازوں کی طرح نخرے شروع کر دیئے ہیں''...... جولیا نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔ ویسے عمران سمیت سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے اور وہ سب ایسی نظروں سے صالحہ کو دیکھ رہے تھے جیسے

بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ نجانے وہ اچانک کون سا شعبدہ دکھا دے۔

''میں عمران صاحب کے قریب بیٹھی ہوں۔ عمران صاحب کے منہ سے چیری کی تیز خوشبو آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران صاحب جس سے ملے ہیں اس نے عمران صاحب کو چیری کا جوس پلوایا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ چیری کا جوس خواتین کا پسندیدہ جوس ہے جبکہ مرد ایپل جوس کو ترجیح دیتے ہیں اس لئے میں نے کہہ دیا کہ عمران صاحب کسی خاتون سے مل کر آئے ہیں''...... صالحہ نے اپنے اندازے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''حیرت انگیز۔ اب واقعی ہمیں بھی عمران صاحب کے منہ سے چیری کی خوشبو آنا شروع ہو گئی ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہارے مستقبل کے لئے الارم بھی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''یہ تو کم عمر لڑکی ہو گی۔ یہ ان معاملات میں تمہاری مدد کیسے کرے گی''...... جولیا نے اس بار بڑے نرم لہجے میں کہا۔ شاید اس کا غصہ یہ سن کر ختم ہو گیا تھا کہ عمران جس سے ملنے گیا تھا وہ اس کے دوست کی کم عمر بیٹی تھی۔

''اتنی بھی کم عمر نہیں ہے۔ ویسے لڑکیاں تاڑ کے درخت کی طرح تیزی سے بڑی ہو جاتی ہیں لیکن بہرحال وہ ہے ابھی لڑکی''۔ عمران

نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے مورگی اور فریڈ اور ریڈ اسکائی کا ذکر کیا تھا، پاکیشیا سے روانگی سے پہلے۔ کیا ان دونوں کا خاتمہ ہی ہمارا مشن ہے یا اس سے بڑھ کر کچھ اور بھی ہے۔ کیا پوری دنیا کے مسلم سٹارز کو یہی دو افراد ہی ہلاک کرا رہے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''ریڈ اسکائی یہودیوں کی بنائی ہوئی ایک جرائم پیشہ تنظیم ہے اور دولت اکٹھی کرنے کے لئے ہر ٹائپ کے جرم میں شامل ہے لیکن اصل لوگ تو ظاہر ہے ان کے پیچھے ہوں گے۔ مورگی اور فریڈ کے بارے میں اس لئے معلوم ہو گیا ہے کہ باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو ہلاک کیا گیا اور اس سلسلے میں جب معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ یہ کام ریڈ اسکائی کی مورگی نے ایک پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذریعے کرایا ہے۔ وکٹر اس واردات کے بعد ایکریمیا فرار ہو گیا ہے لیکن یہ مورگی یہاں موجود ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا مورگی کو پیچھے موجود لوگوں کے بارے میں معلوم ہو گا''...... جولیا نے کہا۔

''ہونا تو نہیں چاہئے کیونکہ ایسی بڑی تنظیمیں اپنے آپ کو بے حد خفیہ رکھنے کی کوشش کرتی ہیں لیکن بہرحال مورگی یا فریڈ کسی کو کوئی نہ کوئی اندازہ ضرور ہو گا۔ اس اندازے کے ذریعے آگے

بڑھنے کا راستہ مل سکتا ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر کافی دیر تک مشن کے سلسلے میں ہی باتیں ہوتی رہیں کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ کیتھرائن بول رہی ہوں''...... دوسری طرف سے ایک نوجوان نسوانی آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن)''...... عمران نے اپنا مکمل تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ کا کام ہو گیا ہے۔ گو آپ کی میرے ساتھ ملاقات کی اطلاع مورگی تک پہنچ گئی تھی اور اس نے مجھے فون کر کے پوچھا کہ آپ نے میرے ساتھ ملاقات میں کیا ڈیمانڈ کی ہے تو میں نے اسے بتایا کہ آپ میرے ڈیڈی کے دوست ہیں اس لئے آپ مجھ سے ملنے آئے تھے تاکہ ڈیڈی کی تعزیت کر سکیں۔ مورگی نے مجھے کہا کہ آپ کی مصروفیات خصوصاً روجانہ سے صاقیہ روانگی کی تفصیل اسے بتاؤں لیکن میں نے اسے صاف انکار کر دیا کہ چونکہ آپ میرے انکل ہیں اس لئے میں آپ کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکتی''...... دوسری طرف سے کیتھرائن نے تیز تیز انداز میں بولتے ہوئے کہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے اس کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

''راجر سمتھ کی بیٹی کو ایسی ہی اصول پسند ہونا چاہئے۔ میرے

کام کا کیا ہوا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''روجانہ سے صاقیہ جانے کے تین راستے ہیں۔ ایک سمندری، ایک سڑک کے ذریعے اور ایک ہوائی جہاز کے ذریعے اور ان تینوں راستوں پر شدید چیکنگ کی جا رہی ہے۔ ایئر پورٹ، سڑک اور سمندری گھاٹ پر باقاعدہ میک اپ چیک کرنے والے کیمرے لگائے گئے ہیں جو ہر قسم کے میک اپ کو فوری چیک کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ صاقیہ کے تمام ہوٹلوں، کلبوں، پراپرٹی ڈیلرز اور رہائش گاہیں کرائے پر دینے والے اداروں کی نگرانی ہو رہی ہے اور سب سے زیادہ چیکنگ ایک گروپ کی، کی جا رہی ہے۔ آپ کے گروپ میں دو عورتیں اور آپ سمیت چار مرد ہیں اس طرح چار مرد اور دو عورتوں کے گروپ کو دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دینے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ مورگی نے ایسے سخت انتظامات کر رکھے ہیں کہ آپ لوگوں کی وہاں جانے کی صورت میں موت لازمی ہے اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ واپس چلے جائیں پھر کچھ عرصہ بعد اچانک آ جائیں تو آپ کے حق میں بہتر رہے گا''...... کیتھرائن نے کہا تو عمران سمیت سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔ ظاہر ہے کیتھرائن کو معلوم نہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی حالت اور کسی صورت میں ناکام واپسی برداشت نہیں کر سکتی۔

''ریڈ اسکائی کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلوم ہوا ہے''۔ عمران نے کیتھرائن کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال

کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ریمنڈ کالونی میں ایک کوٹھی ہے جسے ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے کیونکہ یہ پوری عمارت سرخ اینٹوں سے بنی ہوئی ہے لیکن یہ بتا دوں کہ یہ عام کوٹھی نہیں ہے۔ اسے انتہائی جدید آلات سے محفوظ بنایا گیا ہے۔ وہاں ان کی مرضی کے بغیر مکھی بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی اس لئے اس کا خیال چھوڑ دو تو بہتر ہے''...... کیتھرائن نے ایک بار پھر مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ چھوڑ دیا۔ آخر تم میری بھتیجی ہو۔ تمہاری بات تو مجھے ماننا پڑے گی۔ بہرحال معلومات کا بے حد شکریہ۔ پھر کبھی ہانگری آنا ہوا تو ملاقات ہو گی۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''یہ کیا بات کی ہے تم نے۔ کیا ہم ان سے ڈر کر واپس جا رہے ہیں''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''کیتھرائن کی ٹون بتا رہی تھی کہ وہ مورگی سے خاصی خوفزدہ ہے اور ہو سکتا ہے کہ مورگی نے جدید آلات کی بناء پر اس کی مجھے کی جانے والی کال ٹیپ کی ہو۔ اس صورت میں اس تک پیغام پہنچے گا کہ ہم نے واپسی کا ارادہ کر لیا ہے تو وہ قدرے ڈھیلی پڑ جائے گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''عمران صاحب۔ اب آپ کیا پلاننگ کریں گے صاقیہ میں

داخل ہونے کے لئے۔ کیا صرف میک اپ ہی کافی رہے گا“۔ صفدر نے کہا۔

”میک اپ تو بہرحال کرنا پڑے گا۔ ایسا میک اپ جو کیمروں سے چیک نہ کیا جا سکے۔ اس کے علاوہ گروپ کو تقسیم کرنا پڑے گا اور یہی اصل مسئلہ ہے کہ اس طرح ہماری طاقت تقسیم ہو جائے گی اور دو تین گروپ ہونے کی وجہ سے ہم کوئی مؤثر کارروائی نہیں کر سکتے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ٹارگٹ کیا ہے۔ صرف مورگی سے پوچھ گچھ اور ہیڈکوارٹر کو تباہ کرنا ہے یا کچھ اور بھی ہے“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”یہ ہیڈکوارٹر تو مقامی ہے۔ ہم نے اصل ہیڈکوارٹر کا خاتمہ کرنا ہے لیکن یہ خاتمہ اسی وقت ہی ہو سکے گا جب اس اصل ہیڈکوارٹر کا محل وقوع معلوم ہو گا“...... عمران نے کہا۔

”اس کے بارے میں آپ کے خیال کے مطابق صرف مورگی کو علم ہو گا یا فریڈ بھی جانتا ہو گا“...... صفدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ مورگی سے زیادہ فریڈ کو علم ہو گا لیکن ہمیں بہرحال دونوں سے پوچھ گچھ کرنا ہو گی“...... عمران نے کہا۔

”آپ مورگی کو پہچانتے ہیں“...... صفدر نے پوچھا۔

”نہیں۔ میری اس سے کبھی ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے اس کی تصویر دیکھی ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”تو پھر اسے کیسے ٹریس کیا جا سکے گا“...... صفدر نے کہا۔

”ہمیں اس کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں۔ وہ خود ہی ہم سے آ ٹکرائے گی“...... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ اسلحہ کہاں سے حاصل کیا جائے گا کیونکہ اسلحہ تو ساتھ نہیں لے جانے دیا جائے گا“...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

”ہم سمندری راستے سے جائیں گے۔ تین گروپوں کی صورت میں۔ ایک گروپ صفدر اور صالحہ کا ہو گا۔ دوسرا تنویر اور جولیا کا جبکہ میں اور کیپٹن شکیل علیحدہ گروپ ہوں گے۔ ٹکٹیں بھی ہر گروپ اپنی اپنی خریدے گا۔ اسلحہ وہاں سے ہی حاصل کیا جائے گا ورنہ اسلحہ لازماً چیک ہو جائے گا“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”یہاں سے باگاریا کا رابطہ نمبر اور صاقیہ کا رابطہ نمبر دے دیں“...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز پورے کمرے میں سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھائے

جانے کی آواز سنائی دی۔

''گولڈن کلب''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ روڈش سے بات کراؤ''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ روڈش بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ چیختا ہوا تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''۔ عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمایئے۔ کیا حکم ہے۔ چیف صاحب نے آپ کے بارے میں مجھے بتایا تھا''...... دوسری طرف سے اس بار خاصے نرم لہجے میں کہا گیا۔

''ایک کوٹھی چاہیئے جس میں دو کاریں موجود ہوں''...... عمران نے کہا۔

''گارش کالونی کی کوٹھی نمبر دو سو بارہ آپ کے لئے مناسب رہے گی۔ کاریں وہاں پہنچا دی جائیں گی''...... روڈش نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہمیں مخصوص اسلحہ بھی چاہیئے ہوگا''......عمران نے کہا۔

''آپ لسٹ بتا دیں تو اسلحہ بھی کاروں سمیت وہاں پہنچا دیا جائے گا اور ہاں۔ کوٹھی کے باہر نمبرز والا لاک موجود ہو گا۔ آپ

کوٹھی کے نمبر کو ڈبل کر کے اسے آسانی سے کھول سکتے ہیں۔ ویسے اگر آپ چاہیں تو یہاں سے کسی آدمی کو بھی خدمت کے لئے بھجوایا جا سکتا ہے''...... روڈش نے کہا۔

''نہیں۔ ہمیں کوئی آدمی وہاں نہیں چاہیئے۔ بس کاریں اور اسلحہ چاہیئے۔ اسلحے کی تفصیل میں بتا دیتا ہوں۔ نوٹ کر لو''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ بتایئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے تفصیل بتا دی اور پھر عمران نے تھینکس کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

''آؤ۔ اب آپ سب کا سیسے والا خصوصی میک اپ کر دیا جائے۔ ہم نے آج شام کو ہی وہاں پہنچنا ہے''......عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

مورگی صاقیہ میں اپنے سیکشن آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ پورے شہر میں اس کے سیکشن کے افراد پھیلے ہوئے تھے جبکہ سمندری راستے پر آنے والے گھاٹ، سڑک کے راستے، صاقیہ داخل ہونے والی سڑک پر بنی ہوئی چیک پوسٹ اور ایئر پورٹ پر نہ صرف خصوصی اور تربیت یافتہ افراد موجود تھے بلکہ وہاں ہر طرف میک اپ چیک کرنے والے کیمرے بھی نصب کئے گئے تھے اور ہر جگہ ایک سائیڈ پر ان کیمروں کی باقاعدہ مانیٹرنگ کی جا رہی تھی۔ مورگی نے صرف اتنا ہی نہیں کیا بلکہ ہانگری کے سرحدی شہر روجانہ میں بھی ایئر پورٹ، سمندری راستے اور سڑک کے راستوں پر بھی اپنے آدمی بھجوائے ہوئے تھے۔ اس کا خیال تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی روجانہ میں اتنے الرٹ نہیں ہوں گے جتنے صاقیہ میں ہوں گے اس لئے وہاں انہیں چیک کیا جا سکتا ہے اور ایک بار چیکنگ کے بعد

مورگی کے ہاتھ سے ان کا نکل جانا ناممکن تھا۔

وہ بیٹھی دل ہی دل میں یہ دعا کر رہی تھی کہ کسی طرح عمران اور اس کے ساتھی اس کے ہاتھ لگ جائیں تاکہ وہ دنیا کو دکھا سکے کہ مورگی کیا نہیں کر سکتی۔ اسے یقین تھا کہ سپر چیف فادر جوزف اس کے اس کارنامے پر اسے کوئی بہت بڑا عہدہ سونپ دیں گے۔ اس طرح وہ اپنی کارکردگی کی بناء پر اس میدان کی ٹاپ سیٹ پر پہنچ جائے گی۔ وہ بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ گھنٹی اسی فون کی بج رہی ہے۔ دوسرے لمحے اس نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو قیامت ٹوٹ پڑے گی۔

”یس“...... مورگی نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”روجانہ سے رابرٹ کی کال ہے میڈم“...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”کراؤ بات“...... مورگی نے تیز لہجے میں کہا۔

”ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں روجانہ بندرگاہ سے“...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”کوئی خاص رپورٹ ہے رابرٹ۔ جلدی بتاؤ“...... مورگی نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

”میڈم۔ یہاں ایک جوڑا میرے قریب سے گزرا ہے۔ وہ

آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن انہوں نے کوئی ایشیائی زبان بولی اور اس میں عمران کا نام لیا تو میں نے انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے صاقیہ کی ٹکٹیں لی ہیں۔ وہ یورپ کے ملک فان لینڈ کے شہری اور میاں بیوی ہیں۔ اس لڑکی کا نام ڈیسی ہے جبکہ اس کے شوہر کے نام میتھائس ہے۔ دونوں کے پاس سیاحت کے بین الاقوامی کارڈ ہیں''...... رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ایشیائی زبان تو اکثر سیاح بول لیتے ہیں لیکن عمران کا نام لینے کا مطلب ہے کہ وہ عمران کے ساتھی ہیں۔ کس فیری میں سوار ہوئے ہیں وہ اور ان کے سیٹ نمبر کیا کیا ہیں''...... مورگی نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا تو رابرٹ نے اسے تفصیل بتا دی۔

''ان دونوں کے حلیئے علیحدہ علیحدہ تفصیل سے بتاؤ''...... مورگی نے کہا تو رابرٹ نے دونوں کے حلیئے تفصیل سے بتا دیئے۔

''انہوں نے جو لباس پہنے ہوئے ہیں ان کے بارے میں بتاؤ رنگوں سمیت''...... مورگی نے کہا تو رابرٹ نے لباس کی تفصیل بتا دی۔

''وہ اس وقت کہاں ہیں''...... مورگی نے کہا۔

''فیری کی روانگی میں ابھی کچھ دیر ہے اس لئے وہ باقی مسافروں کے ہمراہ گھاٹ پر موجود ہیں''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کو نظروں میں رکھو۔ لازماً ان کے باقی ساتھی بھی ارد گرد

موجود ہوں گے اور وہ لازماً ان سے ملیں گے یا اشارے کریں گے۔ تم نے ان کو بھی چیک کر کے مجھے بتانا ہے''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے''...... مورگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر سامنے موجود پیڈ کو گھسیٹ کر قریب کیا اور قلمدان سے بال پوائنٹ نکال کر اس نے تیزی سے پیڈ پر لکھنا شروع کر دیا۔ وہ فیری کا نام اور نمبر لکھنے کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے حلیوں اور لباسوں کی تفصیل لکھتی رہی۔ پھر اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کلارک سے بات کراؤ''...... مورگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مورگی نے کہا۔

''کلارک لائن پر ہے میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ میں کلارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''روجانہ بندرگاہ سے رابرٹ نے اطلاع دی ہے کہ ایک یورپی جوڑا فیری کے ذریعے صاقیہ آ رہا ہے۔ ان دونوں نے رابرٹ کے قریب سے گزرتے ہوئے ایشیائی زبان میں بات کی ہے اور عمران کا نام لیا ہے۔ ان کی تفصیل تم نوٹ کر لو''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ بتائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگی نے سامنے موجود پیڈ کو دیکھتے ہوئے دونوں کے نام، حلیوں کی تفصیل، لباسوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ فیری کا نام ریڈ روز اور اس کا نمبر بھی بتا دیا۔

''میڈم۔ ان کے سیٹ نمبر معلوم ہوئے ہیں''...... کلارک نے پوچھا۔

''ہاں۔ بتاتی ہوں''...... مورگی نے کہا اور پھر سیٹ نمبرز بھی بتا دیئے۔

''پھر کیا حکم ہے ان کے بارے میں میڈم''...... کلارک نے پوچھا۔

''یہ دو ہیں جبکہ اس گروپ کے افراد کی تعداد چھ ہے اس لئے باقی بھی شاید دو دو کے گروپوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ ہوں گے۔ تم نے ان دونوں کے میک اپ خصوصی طور پر چیک کرنے ہیں اور فیری میں آنے والے تمام افراد کو بھی تاکہ ہم ان سب کا خاتمہ کر سکیں''...... مورگی نے کہا۔

''میڈم۔ یہ جوڑا بھی اس لئے ٹریس ہو گیا ہے کہ انہوں نے

عمران کا نام لیا ہے۔ جہاں تک میک اپ چیک کرنے کا کام ہے تو مجھے شک ہے کہ کیمرے میک اپ چیک نہ کر سکیں گے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ موجودہ دور میں ایسے میک اپ ایجاد ہو گئے ہیں جنہیں چیک نہیں کیا جا سکتا اس لئے ہم ان دونوں کو اغوا کر کے اپنے ہیڈکوارٹر لے جائیں اور وہاں سے ان سے ان کے ساتھیوں کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لیں۔ اس طرح آسانی رہے گی''...... کلارک نے کہا۔

''لیکن وہاں کھلے عام تو ان پر ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا''۔ مورگی نے کہا۔

''یہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔ میں انہیں خصوصی چیکنگ کے بہانے زیرو روم میں لے جاؤں گا اور پھر ان پر سی ٹی ایم گیس فائر کر کے بے ہوش کر دوں گا اور زیرو روم کے عقبی راستے سے انہیں کار میں ڈال کر سیکشن ہیڈکوارٹر لے آؤں گا۔ اس طرح کسی کو کانوں کان خبر ہی نہ ہو گی''...... کلارک نے کہا۔

''لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم غلط لوگوں پر ہاتھ ڈال دیں اور اصل لوگ بچ کر نکل جائیں''...... مورگی نے کہا۔

''باقی لوگوں کی تو شہر میں چیکنگ ہوتی رہے گی۔ میں تو اس جوڑے کی بات کر رہا ہوں تاکہ حتمی طور پر یہ سب کچھ سامنے آ جائے''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ٹھیک ہے لیکن وہاں سے روانگی سے پہلے مجھے سیل

فون پر اطلاع دینا تاکہ میں ان کا خاطر خواہ بندوبست سکوں''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مورگی نے رسیـ رکھ دیا اور پھر جیکٹ کی جیب سے اپنا سیل فون نکال کر سامنے ر لیا۔ اسے معلوم تھا کہ روجانہ سے فیری دو گھنٹوں میں مسافرو صاقیہ پہنچائے گی اس لئے ابھی دو اڑھائی گھنٹے انتظار کرنا پڑے اور پھر واقعی تقریباً اڑھائی گھنٹے بعد میز پر موجود سیل فون کی مخصو گھنٹی بج اٹھی تو مورگی نے ہاتھ بڑھا کر سیل فون اٹھایا۔ اس سکرین پر کلارک کا نمبر اور نام ڈسپلے ہو رہا تھا۔ مورگی نے بٹ پریس کر دیا۔

''کلارک بول رہا ہوں میڈم''...... کلارک کی آواز سنائی دی۔

''کیا رپورٹ ہے''...... مورگی نے کہا۔

''دونوں میری گاڑی کے عقبی حصے میں بے ہوش پڑے ہیں میں انہیں لے کر آ رہا ہوں''...... کلارک نے کہا۔

''پہلے تفصیل بتاؤ۔ کیا ان کے میک اپ چیک کئے گ تھے''...... مورگی نے کہا۔

''جیسے میں نے کہا تھا ویسے ہی ہوا ہے میڈم۔ ان دونو سمیت کسی کا میک اپ بھی چیک نہیں ہو سکا''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب انہیں لے آؤ۔ اب یہ خود بتائیں گے کہ

لون ہیں اور ان کے ساتھی کہاں ہیں''...... مورگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سیل فون آف کر کے اسے میز پر رکھا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیئے۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''وکٹر۔ کلارک دو بے ہوش افراد کو گاڑی میں لاد کر لے آ رہا ہے۔ انہیں فوراً ٹارچنگ روم میں لے جا کر راڈز میں جکڑ دینا اور پھر مجھے اطلاع دینا۔ باقی کارروائی میں خود اپنے سامنے مکمل کراؤں گی''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے''...... مورگی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو مورگی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مورگی نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''وکٹر بول رہا ہوں میڈم۔ کلارک ایک بے ہوش جوڑے کو پہنچا کر واپس چلا گیا ہے۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق دونوں کو ٹارچنگ روم میں پہنچا کر راڈز میں جکڑ دیا ہے۔ اب مزید کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''جدید میک اپ واشر لے کر وہاں پہنچو۔ میں خود بھی آ رہی ہوں''...... مورگی نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ کر اس نے ایک بار پھر فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ فریڈ کو اس معاملے کے بارے میں آگاہ کر دے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ پہلے خود چیک کر لینا چاہتی تھی کہ کیا واقعی یہ جوڑا پاکیشیائی اور عمران کے ساتھی ہیں یا رابرٹ سے غلطی ہوئی ہے۔ اسے معلوم تھا کہ بعد میں اگر یہ سب کچھ غلط ثابت ہوا تو فریڈ اس کا کئی دنوں تک مذاق اڑاتا رہے گا اس لئے اس نے فیصلہ بدل دیا تھا اور پھر رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک تہہ خانے کے دروازے پر پہنچ گئی۔ وہاں ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے مورگی کو فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔

''وکٹر آ گیا ہے''...... مورگی نے پوچھا۔

''یس میڈم۔ اندر موجود ہیں''...... مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا تو مورگی سر ہلاتی ہوئی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوگئی تو اس کے پیچھے مسلح نوجوان بھی اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں سامنے دیوار کے ساتھ دس کرسیاں موجود تھیں جن کے گرد راڈز موجود تھے۔ ان کرسیوں میں سے ایک کرسی پر ایک یورپی مرد اور دوسری پر ایک یورپی عورت موجود تھی اور وہ دونوں راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی ایک میک اپ واشر ٹرالی پر رکھے کھڑا تھا۔ یہ وکٹر تھا

یشن کا انتظامی انچارج۔ اس نے مورگی کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

''ان دونوں کا میک اپ باری باری چیک کرو''...... مورگی نے کہا اور سامنے موجود تین کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گئی۔

''یس میڈم''...... وکٹر نے کہا اور پھر ٹرالی کو دھکیل کر اس نے پہلے اس عورت کے سامنے کیا اور مشین سے منسلک ہیلمٹ نما خول اس عورت کے سر اور چہرے پر چڑھا کر گردن تک پہنچا دیا اور پھر اس کے تسمے گردن پر باندھ کر اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کر دیا تو شفاف شیشے کے بنے ہوئے ہیلمٹ میں سرخ رنگ کا دھواں بھرتا چلا گیا۔ چند منٹوں بعد مشین خودبخود بند ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی سرخ رنگ کا دھواں تیزی سے غائب ہوگیا۔ جب شیشے کا ہیلمٹ پھر پہلے کی طرح شفاف ہوگیا تو وکٹر نے تسمہ کھولا اور ہیلمٹ اتار دیا۔ عورت کا چہرہ پہلے کی طرح تھا۔ اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تھی۔

''یہ تو میک اپ میں نہیں ہے۔ اس مرد کو چیک کرو''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم''...... وکٹر نے کہا اور پھر اس نے عورت کے ساتھ والی کرسی پر موجود مرد کے چہرے پر ہیلمٹ چڑھا کر تسمے کس دیے۔ پھر وہی کارروائی اس مرد کے ساتھ کی گئی جو پہلے عورت کے ساتھ کی گئی تھی۔ مرد کا چہرہ بھی پہلے کی طرح ہی رہا۔

''یہ بھی میک اپ میں نہیں ہے۔ پھر یہ کون لوگ ہیں۔ وکٹر کیا تم نے ان کی تلاشی لی ہے''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ یہ آپ کی سائیڈ میں موجود میز پر ان کی جیبوں سے نکلنے والا سامان موجود ہے''...... وکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو مورگی نے مڑ کر دیکھا۔ یہ سامان کاغذات پر مبنی تھا۔ اس میں کوئی اسلحہ وغیرہ نہ تھا۔

''رابرٹ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔ بہرحال ان کے ہوش میں آنے کے بعد ان کی اصلیت معلوم ہو گی''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم۔ اب کیا حکم ہے''...... وکٹر نے کہا۔

''کلارک تمہیں اس گیس کا اینٹی دے گیا ہو گا جس گیس سے انہیں بے ہوش کیا گیا ہے''...... مورگی نے پوچھا۔

''یس میڈم۔ وہ میری جیب میں ہے''...... وکٹر نے جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکالتے ہوئے کہا۔

''پہلے چیک کرو کہ راڈز درست طور پر ان کے جسموں کے گرد موجود ہیں یا نہیں۔ پھر ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ''...... مورگی نے کہا۔

''یس میڈم''...... وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس نے باقاعدہ ہاتھ لگا کر راڈز کی چیکنگ کی۔

''راڈز درست ہیں میڈم۔ یہ معمولی سی حرکت بھی نہیں کر سکتے''...... وکٹر نے کہا۔

''اوکے۔ ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ اب''...... مورگی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو وکٹر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے لمبی گردن والی بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے بوتل کا دہانہ پہلے مرد کی ناک سے لگایا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے ہٹا کر عورت کی ناک سے لگا دیا اور چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی۔ اس کا ڈھکن لگایا اور بوتل جیب میں ڈال کر پیچھے ہٹ کر کرسیوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھ جاؤ۔ شاید لمبی بات ہو ان سے''...... مورگی نے کہا۔

''تھینکس میڈم''...... وکٹر نے کہا اور کونے والی خالی کرسی پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گیا جبکہ مورگی کی نظریں ان دونوں پر جمی ہوئی تھیں جو ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہے تھے۔

فادر جوزف اپنی رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھے ایک اخ
کے مطالعہ میں مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی
اٹھی تو فادر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''سپیشل میٹنگ کے شرکاء پہنچ گئے ہیں فادر۔ اب آپ کا انتظ
ہے''...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سب سپیشل ڈائریکٹرز آ گئے ہیں۔ کوئی باقی تو نہیں رہ گیا''
فادر جوزف نے کہا۔

''یس فادر۔ چاروں سپیشل ڈائریکٹرز تشریف لے آئے ہیں''
دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''اوکے۔ میں پہنچ رہا ہوں''...... فادر جوزف نے کہا اور
کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے تین

پریس کر دیئے۔

''یس فادر''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''ڈرائیور سے کہو گاڑی تیار کر کے لے آئے۔ میں نے سپیشل
میٹنگ میں جانا ہے''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
تھوڑی دیر بعد کمرے کے دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

''اوکے''...... فادر جوزف نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو باہر ایک باوردی ڈرائیور موجود تھا۔

''کار تیار ہے فادر''...... ڈرائیور نے تقریباً رکوع کے بل جھکتے
ہوئے کہا۔

''اوکے''...... فادر جوزف نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اپنی
رہائش گاہ کے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا جہاں سائیڈ پورچ میں
سفید رنگ کی ایک خوبصورت کار موجود تھی جو جدید ماڈل کی تھی۔
ڈرائیور نے جلدی سے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا تو ہلکی
سی موسیقی بجنے لگی۔ فادر جوزف عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو ڈرائیور نے
آہستہ سے دروازہ بند کیا اور چند لمحوں بعد کار سبک رفتار سے کوٹھی
کے گیٹ سے نکل کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی مسلسل
ڈرائیونگ کے بعد کار ایک تین منزلہ عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں
گئی۔ عمارت پر ایک بڑا سا بورڈ نصب تھا جس پر انٹرنیشنل
ورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز کمپنی درج تھا۔ عمارت کی ایک سائیڈ پر کافی

بڑا پورچ تھا جس میں رنگ برنگی کاریں موجود تھیں جبکہ فادر جوزف کی کار پورچ کی طرف مڑنے کی بجائے اس کی مخالف سمت کی طرف بڑھ گئی اور پھر عمارت کی سائیڈ سے گھوم کر عقبی طرف پہنچ گئی جہاں عمارت کے تقریباً درمیان میں ایک دروازہ موجود تھا جس کے پاس دو مشین گنوں سے مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں موجود تھے۔ کار رکتے ہی ڈرائیور نے نیچے اتر کر عقبی دروازہ کھولا تو فادر جوزف باہر آ گئے تو مسلح افراد نے رکوع کے بل جھک کر انہیں سلام کیا اور فادر جوزف سر ہلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ مختلف راہداریوں سے گزرتے ہوئے ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئے۔ انہوں نے دروازے پر بنے ہوئے ایک مخصوص نشان پر اپنا ہاتھ رکھا تو دروازہ بغیر کسی آواز کے اندر کی طرف کھلتا چلا گیا۔ فادر جوزف اندر داخل ہوئے تو اس بڑے ہال نما کمرے کے درمیان میں ایک مستطیل شکل کی میز کے گرد موجود چار بوڑھے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان چاروں نے سرخ رنگ کے مخصوص انداز کے گاؤن پہنے ہوئے تھے۔ وہ چاروں سر سے گنجے تھے۔ یہ ریڈ اسکائی کے سپیشل ڈائریکٹرز تھے۔ ان کی سپیشل میٹنگ اس عمارت میں ہر ماہ کی تین تاریخ کو ہوا کرتی تھی۔ آج بھی تین تاریخ تھی اس لئے یہ چاروں یہاں اکٹھے تھے۔ اپنی ماہانہ میٹنگ میں یہ مسلم سٹارز کلرز کی کارکردگی کا تفصیل سے جائزہ لیا کرتے

تھے اور آئندہ ماہ کے لئے کلرز کے لئے ٹارگٹ طے کیا کرتے تھے۔ فادر جوزف آگے بڑھ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئے جبکہ باقی چاروں دوبارہ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

''نمبر ون آپ اپنی رپورٹ پیش کریں کہ اس ماہ سٹارز کلرز کی کارکردگی کیسی رہی''...... فادر جوزف نے کہا تو ایک بوڑھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''بیٹھ کر بات کریں نمبر ون''...... فادر جوزف نے ہاتھ اٹھا کر کہا تو بوڑھا فادر جوزف کا شکریہ ادا کر کے دوبارہ بیٹھ گیا۔

''گزشتہ ماہ سٹارز کلرز کو چار ٹارگٹس دیئے گئے تھے۔ ان چاروں میں سے دو سیاستدان، ایک سائنس دان جبکہ ایک ہاکی کا سپر سٹار تھا۔ دو سیاستدانوں میں سے ایک سائریا کا منسٹر اور دوسرا تارکی کا ڈیفنس منسٹر تھا تیسرا مسلم ملک گاریا کا سائنس دان جس کے بارے میں خیال تھا کہ وہ اس سال نوبل پرائز لے گا اور چوتھا کروشیا کا ہاکی کا سپر سٹار تھا جس کی وجہ سے کروشیا کی ہاکی ٹیم اولمپک جیتنے کے لئے ہاٹ فیورٹ سمجھی جا رہی تھی۔ ان میں سے سوائے ہاکی کے کھلاڑی کے باقی تینوں ٹارگٹ کامیابی سے ہمکنار ہوئے لیکن کھلاڑی جس کا نام باقر ہے وہ ہلاک نہیں ہوا بلکہ زخمی ہوا ہے''...... بوڑھے نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''جہاں کامیابی ہوئی وہاں کی حکومتوں نے کیا ردعمل ظاہر کیا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''وہاں بھاری دولت دے کر انہیں خاموش کرا دیا گیا ہے۔ اب صرف رسمی کارروائیاں ہوں گی اور باقی کھلاڑی کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔ جیسے ہی اس کے بارے میں معلومات ملیں اس کا بھی خاتمہ یقینی طور پر کر دیا جائے گا''...... نمبر ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہوا کہ ہم کامیاب رہے ہیں''...... فادر جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یس فادر''...... اس بار نہ صرف اس بوڑھے نمبر ون بلکہ باقی ساتھیوں نے بھی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ رپورٹ منظور کی جاتی ہے۔ اب آئندہ ماہ کے ٹارگٹ پیش کئے جائیں تاکہ انہیں فائنل کیا جا سکے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''سر۔ میرے تحت براعظم ایشیا ہے اور میری تجویز ہے کہ ایشیائی ملک پاکیشیا کے انتہائی خطرناک ایجنٹ عمران کا خاتمہ کیا جائے۔ یہ شخص انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے اور مسلمانوں کے خلاف ہونے والی ہر سازش کے بارے میں معلوم کر لیتا ہے۔ اس کی باقاعدہ اور مسلسل نگرانی کی جائے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمیں کوئی بڑا نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے''...... ایک اور بوڑھے نے کہا۔

''یہ محض پروپیگنڈہ ہے۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے اور ویسے بھی وہ

بہت جلد ختم ہو جائے گا''...... فادر جوزف نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''ہمیں آپ پر پورا بھروسہ ہے فادر لیکن ہم چاہتے ہیں کہ عمران کا خاتمہ جس قدر جلد ہو سکے ہو جانا چاہے تاکہ پوری یہودی دنیا اس کی موت کا جشن منا سکے''...... سب نے ایک ساتھ کہا تو فادر جوزف بے اختیار ہنس پڑے۔ اس کے بعد انہوں نے تین اور ٹارگٹس فائنل کئے اور میٹنگ ختم ہو گئی۔

''اب میٹنگ ختم کی جاتی ہے۔ آئندہ ماہ کی تین تاریخ کو جب ہم پھر اکٹھے ہوں گے تو مجھے یقین ہے کہ ہمارے چاروں ٹارگٹس کور ہو چکے ہوں گے''...... فادر جوزف نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی چاروں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر فادر جوزف مڑے اور کمرے سے نکل کر ایک بار پھر مختلف راہداریوں سے گزر کر عقبی دروازے سے باہر آ گئے۔ وہاں ان کی کار موجود تھی۔ ڈرائیور نے جلدی سے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور فادر جوزف کے اندر بیٹھنے پر اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔

''عمران کی بڑی شہرت ہے۔ سب نہ صرف اسے جانتے ہیں بلکہ اس سے خوفزدہ بھی ہیں۔ مجھے فریڈ سے بات کرنا ہو گی۔ ایسا نہ ہو کہ ہم اطمینان سے بیٹھے رہیں اور وہ ہمارے سروں پر پہنچ جائے''...... فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''سر۔ میرے لئے کوئی حکم ہے''...... ڈرائیور نے کہا۔

''اوہ نہیں۔ تم ڈرائیونگ پر توجہ دو''...... فادر جوزف نے سخت لہجے میں کہا اور پھر اس نے بڑبڑانا بند کر دیا۔

جولیا کے تاریک ذہن میں روشنی کا ایک چھوٹا سا نقطہ نمودار ہوا لیکن پھر یہ نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اس کے ذہن میں بے ہوشی سے پہلے کے واقعات کسی فلمی مناظر کی طرح ایک لمحے میں گھوم گئے۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ ہانگری کے اس سرحدی شہر روجانہ سے ایک مسافر بردار فیری کے ذریعے باگاریا کے دارالحکومت صاقیہ جانے کے لئے سوار ہوئے تھے۔ چونکہ عمران نے پہلے ہی گروپ بنا دیئے تھے اور جولیا اور تنویر کا گروپ بنایا گیا تھا اس لئے تنویر اس کے ساتھ تھا جبکہ صفدر اور صالحہ کا گروپ اور عمران اور کیپٹن شکیل کا گروپ علیحدہ تھا۔ یہ سب ہی ایک ہی فیری سے صاقیہ جا رہے تھے۔

صاقیہ کے گھاٹ پر پہنچ کر جب وہ نیچے اترے تو سب مسافروں کو ایک چیک پوسٹ پر لے جایا گیا اس لئے جولیا اور تنویر

بھی چیک پوسٹ پر پہنچے اور پھر انہیں سپیشل چیکنگ کے لئے زیرو روم لے جایا گیا۔ وہاں خصوصی کیمرے اور میک اپ واشر موجود تھے لیکن جیسے ہی وہ دونوں زیرو روم میں داخل ہوئے ان دونوں کی ناک پر پٹاخے سے چھوٹے اور نامانوس سی بو جیسے ان کی ناک میں جبراً گھستی چلی گئی اور ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں ان کے ذہنوں پر تاریکی پھیلتی چلی گئی اور اس کے بعد اب اس کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن کو یہ محسوس کر کے جھٹکا سا لگا کہ وہ راڈز میں جکڑی ہوئی ہے اور اس جھٹکے نے بھی اس کے شعور کو مزید بیدار کر دیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ والی کرسی پر اسے تنویر بیٹھا نظر آ گیا۔ وہ ہوش میں آنے کے پراسیس سے گزر رہا تھا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس میں ٹارچنگ کے آلات موجود تھے اور میک اپ واشر بھی۔ سامنے کرسیوں پر دو افراد موجود تھے۔ ایک نوجوان عورت تھی جبکہ دوسرا لمبے قد اور ورزشی جسم کا نوجوان تھا۔ ہال نما کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جس کے ساتھ اندرونی طرف دیوار سے پشت لگائے ایک مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے مشین گن کاندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔ جولیا اور تنویر دونوں کو راڈز میں جکڑا گیا تھا۔

''یہ۔ یہ سب کیا ہے ڈیسی۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں''...... اسی لمحے تنویر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو اس کا لہجہ اور

اپنا نام ڈیسی سن کر جولیا کو تنویر کے ذہنی اور اعصابی کنٹرول اور ذہانت پر خاصی خوشی ہوئی تھی ورنہ تنویر سے کم از کم جولیا یہ توقع نہ رکھتی تھی کہ وہ اس طرح ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر بولنے کے باوجود سب باتوں کا خیال رکھے گا۔

''میں خود حیران ہو رہی ہوں میتھائس۔ یہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ کیا باگاریا میں سیاحوں کے ساتھ ایسا سلوک ہوتا ہے''۔ جولیا نے بھی خاصے سخت اور خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم دونوں اصل سیاح نہیں ہو۔ تم دونوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور تم عمران کے ساتھی ہو اور یہ بھی بتا دوں کہ تم اب تک اس لئے زندہ ہو ورنہ تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیاں مار دی جاتیں''...... سامنے بیٹھی ہوئی عورت نے بڑے بااعتماد لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا۔ وہ کہاں ہے۔ ہمارا پاکیشیا سے کیا تعلق اور یہ تم کیا نام لے رہی ہو۔ بڑا عجیب سا نام ہے۔ ہمارا تعلق تو فان لینڈ سے ہے۔ ہمارے پاس مکمل کاغذات ہیں اور تم ہو کون۔ تم اپنا تعارف تو کراؤ''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''میرا نام مورگی ہے۔ بس اتنا ہی تعارف کافی ہے کیونکہ تمہارا لیڈر عمران میرا نام بہت اچھی طرح جانتا ہے۔ تم دونوں نے ہوش میں آنے کے بعد لاشعوری طور پر فرضی نام لئے ہیں لیکن تمہارا

ردعمل فطری نہ تھا۔ تم دونوں عام سیاح ہوتے تو ہوش میں آتے ہی چیختے چلاتے اور رونا شروع کر دیتے اس لئے اب سب کچھ سچ دو تمہارے ساتھ رعایت کی جا سکتی ہے ورنہ اس کمرے میں موجود خوفناک ٹارچنگ آلات تمہارے جسموں کی کھال تک ادھیڑ دیں گے''...... مورگی نے تیز اور سخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہم اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ ہم رویہ ان پڑھوں جیسا کیوں ہوگا اور سنو۔ تم جو کوئی بھی ہو غلطی ہو۔ ہم وہ نہیں ہیں جو تم ہمیں سمجھ رہی ہو۔ ہمیں اپنے سفارت خانے سے رابطہ کرنے دو پھر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے جائے گا''...... جولیا نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

''وکٹر''...... مورگی نے یکلخت غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... کونے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

''اس لڑکی کے ناخنوں کو پلاس سے کھینچ لو۔ یہ بہت بول ہے''...... مورگی نے چیختے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ لیکن اس کے لئے اس کے راڈز ہٹانے پڑیں گے''...... وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ پورے راڈز مت کھولو۔ صرف اس کا ایک ہاتھ نکالو اور اس کی انگلیوں کے تمام ناخن کھینچ لو۔ پھر بھی اگر یہ نہ

بولے تو پھر دوسرا ہاتھ باہر نکال کر اس کی انگلیوں کے ناخن کھینچو اگر پھر بھی نہ بولے تو ناک کاٹ دینا۔ پھر کان اور آخر میں گردن''۔ مورگی نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''تم عورت ہو یا کوئی قصائی ہو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تم انسانوں سے جانوروں جیسا سلوک کر رہی ہو''...... جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

''یہ پاگل ہے۔ مکمل پاگل''...... یکلخت تنویر نے چیختے ہوئے کہا۔

''مجھے پاگل کہہ رہے ہو۔ مجھے۔ مورگی کو۔ تمہاری یہ جرأت''۔ مورگی نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ تنویر کی طرف کر دیا۔

''رک جاؤ۔ میں بتاتی ہوں''...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو مورگی نے ایک جھٹکے سے مشین پسٹل والا ہاتھ جولیا کی طرف موڑ دیا۔

''اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ ہم کہیں بھاگ تو نہیں سکتے۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دیتی ہوں''...... جولیا نے ایسے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جیسے مورگی اس کی گہری دوست ہو۔

''تم۔ تم نے یہ بات کر کے اپنے ساتھی کو فوری موت سے بچا لیا ہے''...... مورگی نے یکلخت لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا اور

مشین پسٹل واپس جیب میں رکھ کر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسی لمحے وکٹر رسی کا بنڈل اٹھائے جولیا کے قریب پہنچ گیا تھا۔

''اب یہ خود سب کچھ بتا رہی ہے۔ اب اس کے ناخن کھینچنے کی ضرورت نہیں ہے''...... مورگی نے وکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس میڈم''...... وکٹر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور شاید رسی کا بنڈل واپس رکھنے کے لئے وہ کمرے کے کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''تم مورگی ہو اور تمہارا تعلق ریڈ اسکائی سے ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ میں اور فریڈ سپر ایجنٹس ہیں۔ تم بتاؤ کہ تمہارا اصل نام کیا ہے اور تمہارا عمران سے کیا تعلق ہے''...... مورگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے شاید دلی طور پر اطمینان محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اب عمران تک لازماً پہنچ جائے گی اور پھر ان سب کو ہلاک کرنے کا کارنامہ بھی اس کے نام ہی لکھا جائے گا جبکہ دوسری طرف جولیا ایک اور فیصلہ کر چکی تھی۔ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کے جسم کے گرد موجود راڈز گو اتنے کھلے تو نہیں ہیں کہ وہ آسانی سے ان سے باہر نکل آئے لیکن ایک تو وہ عورت تھی اس لئے اپنے جسمانی خطوط کی وجہ سے وہ تنویر کی نسبت کسی نہ کسی طرح باہر آ سکتی تھی لیکن اس کے لئے ضروری تھا کہ پہلے اس کے دونوں بازو ان راڈز سے باہر آ جائیں تاکہ وہ دونوں بازوؤں کو کرسی کے بازوؤں پر رکھ

کر جھٹکے سے اپنے جسم کو باہر نکال سکے اور رسی سے باندھنے کا آئیڈیا دے کر مورگی نے اس کو لاشعوری طور پر بتا دیا تھا اس کے دونوں بازو بغیر راڈز ہٹائے بھی باہر نکالے جا سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے مورگی کو اہم باتوں میں اس لئے مصروف کیا تھا کہ اس کی پوری توجہ اس کے ہاتھوں پر نہ رہے اور ایسا ہی ہوا۔ جولیا اس سے باتیں کرتی رہی اور آہستگی سے اس نے پہلے ایک بازو باہر کھینچ لیا اور پھر دوسرا۔

''تم بات کو طوالت کیوں دے رہی ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ تم کیا سوچ رہی ہو اور کیا کر رہی ہو''...... مورگی کا لہجہ ایک بار پھر بدلنے لگا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تم ہمیں راڈز میں جکڑ کر بھی ہم سے اس قدر خوفزدہ ہو۔ اگر ہم لڑے ہٹا دیں تو پھر تمہارا کیا حال ہو گا سپر ایجنٹ صاحبہ''۔ جولیا نے اس بار طنزیہ لہجے میں کہا۔

''تم۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم مورگی سے اس انداز کی بات اس لہجے میں کرو گی۔ نانسنس''...... مورگی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک بار پھر مشین پسٹل نکالا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی لیکن دوسرے لمحے چیختی ہوئی اچھل کر پشت پر موجود کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت فرش پر ایک دھماکے سے جا گری اور اسے اس حالت تک پہنچانے کا کارنامہ جولیا نے دکھایا تھا۔ مورگی نے جتنی دیر میں جیب

سے مشین پسٹل نکالا اور اٹھ کر کھڑی ہوئی اتنی دیر میں جولیا نے بازوؤں پر پوری طرح دباؤ ڈال کر اپنے جسم کو اوپر کی طرف جھٹکا دیا تو اس کا جسم قدرے کھلے کڑوں میں سے گھسٹتا ہوا اوپر کو اٹھتا چلا گیا جبکہ جولیا کا سر اور اوپر والا جسم نیچے کی طرف جھکتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کی ٹانگیں کڑوں سے باہر آئیں اس کا جسم تیز رفتار پرندے کی طرح فضا میں اڑتا ہوا اٹھ کر کھڑی ہوتی ہوئی مورگی سے پوری قوت سے ٹکرایا اور مورگی اس طرح زور دار جھٹکے کی وجہ سے چیختی ہوئی پہلے عقب میں موجود کرسی پر گری اور پھر کرسی سمیت نیچے جا گری جبکہ جولیا اس کے سر پر سے ہوتی ہوئی اس کے پیچھے جا کھڑی ہوئی۔ اسی لمحے وکٹر رسی کا بنڈل الماری میں رکھ کر مڑا ہی تھا جبکہ دروازے کے پاس موجود مسلح آدمی شاید حیرت سے بت بنا اپنی جگہ کھڑے کا کھڑا رہ گیا تھا۔ اچانک دھچکا لگنے سے مورگی کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر سائیڈ پر جا گرا تھا اس لئے جولیا کے پیر جیسے ہی قلابازی کھا کر زمین پر جمے اس نے پلک جھپکنے میں چھلانگ لگائی اور سائیڈ پر پڑے ہوئے مشین پسٹل پر جھپٹ پڑی۔ دوسرے لمحے جب وہ سیدھی ہوئی تو مشین پسٹل اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور پھر فائرنگ کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ جولیا نے کی تھی اور اس کا نشانہ الماری سے مڑ کر واپس آنے والا وکٹر بنا تھا جو شاید جیب سے مشین پسٹل نکالنے کی

کوشش کر رہا تھا جبکہ اسے گولی مارتے ہی جولیا تیزی سے گھومی اور اس کا دوسرا نشانہ دروازے کے قریب کھڑا وہ مسلح آدمی تھا جو اب کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن کو تیزی سے اتار رہا تھا اور اس ے ساتھ ہی جولیا ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے گھومی تا کہ اٹھنے لی کوشش کرتی ہوئی مورگی پر بھی فائر کھول سکے لیکن مورگی نے اسے اس کی مہلت نہ دی۔ ابھی جولیا اس کی طرف پوری طرح گھومی ہی نہ تھی کہ مورگی کی لات پوری قوت سے اس ہاتھ پر پڑی س ہاتھ میں جولیا نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا۔ مورگی نے اٹھتے دئے بڑے ماہرانہ انداز میں لات چلائی تھی جو جولیا کے ہاتھ پر لگی تھی۔ جولیا اپنے جسم کو ضرب سے بچانے کے لئے سائیڈ پر ہلی ہی تھی کہ مورگی حیرت انگیز طور پر اپنی جگہ سے گھومی اور اس ار جولیا اس کی دوسری لات کی ضرب سے نہ بچ سکی اور جولیا اچھل کر پہلو کے بل سائیڈ پر فرش پر جا گری۔

جولیا کے نیچے گرتے ہی مورگی نے ایک بار پھر بڑے ماہرانہ نداز میں اور دونوں پیر جوڑ کر اس پر چھلانگ لگائی تا کہ وہ دونوں ر جولیا کے دونوں پہلوؤں پر پوری قوت سے مار سکے اور جولیا اس دفناک ضرب کی وجہ سے کسی حد تک مفلوج ہو کر رہ جائے لیکن ایید مورگی کو یہ معلوم نہ تھا کہ جولیا مارشل آرٹ میں اس قدر ماہر ے کہ بعض اوقات عمران بھی اس کی تیزی، پھرتی اور غیر معمولی داز میں داؤ لگانے پر اسے خراج تحسین ادا کرنے پر مجبور ہو جاتا

ہے۔ اس بار بھی وہی ہوا۔ جیسے ہی مورگی اچھلی جولیا بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ پر ہٹ گئی اور پھر جیسے ہی مورگی کے دونوں پیر زمین سے ٹکرائے جولیا کی دونوں جڑی ہوئی ٹانگیں پوری قوت سے گھومیں اور مورگی چیختی ہوئی اچھل کر خوفناک دھماکے سے نیچے فرش پر جا گری تو جولیا بجلی کی سی تیزی سے اٹھی اور اس پر جھپٹی لیکن دوسرے لمحے جولیا بھی پہلو کے بل فرش سے جا ٹکرائی کیونکہ مورگی نے بھی جولیا کا کھیلا ہوا داؤ کھیل دیا تھا لیکن اس بار مورگی تیزی سے اٹھ کر کھڑی نہ ہو سکی۔ البتہ وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ جولیا مڑ کر تیزی سے اٹھی لیکن اسی لمحے کمرے کا بند دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو مشین گنوں سے مسلح افراد تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

''خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو ورنہ''...... انہوں نے مشین گنوں کا رخ جولیا کی طرف کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا دیئے کیونکہ ایک تو وہ خالی ہاتھ تھی دوسرا اس کے اور ان دونوں آنے والوں کے درمیان فاصلہ کافی تھا۔ پھر ان کی تعداد دو تھی اس لئے وہ کسی طرح بھی ان کی مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے بچ نہ سکتی تھی۔

''میڈم۔ بے ہوش پڑی ہیں اور کرسی کے راڈز بھی بند ہیں۔ یہ سب کیا ہے''...... ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ان دونوں کو گولی مار دی جائے۔ یہ بے حد خطرناک لوگ ہیں''...... دوسرے آدمی نے کہا۔

''نہیں۔ پہلے اسے دوسری کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑو۔ پھر میڈم کو ہوش میں لے آئیں گے۔ اس کے بعد تمام فیصلے میڈم کریں گی''...... پہلے نے کہا اور پھر دونوں نے جولیا کو تنویر کی دوسری طرف موجود راڈز والی کرسی کی طرف چلنے کے لئے کہا۔ اس کرسی کے راڈز ابھی بند تھے۔ جولیا دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر اس کرسی کی طرف مڑ گئی اور پھر کرسی پر بیٹھ گئی کیونکہ اس وقت وہ جس پوزیشن میں تھی اس پوزیشن میں اگر وہ بچ بھی جاتی تو تنویر کو بچانا ناممکن ہو جاتا اور وہ اپنی جان بچانے کے لئے تنویر کی جان کو رسک میں نہ ڈال سکتی تھی لیکن اسے یہ بھی اچھی طرح معلوم تھا کہ مورگی نے ہوش میں آتے ہی اسے اور تنویر دونوں کو گولیاں مار دینی ہیں کیونکہ وہ طبیعت کے لحاظ سے خاصی اشتعال پسند نظر آتی تھی۔ جولیا کے ذہن میں مختلف خیالات کی کھچڑی سی پک رہی تھی اور پھر اسی وقت اس کے ذہن میں ایک خیال نے جڑ پکڑ لی اور اس خیال کے آتے ہی اسے بچ نکلنے کا راستہ نظر آ گیا۔ اسے کونے والی کرسی پر بیٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا گیا تھا۔

''یہ بند راڈز سے باہر آ گئی ہو گی ریمنڈ''...... ایک آدمی نے کسی پائے میں پیر مار کر راڈز کو نمودار کرتے ہوئے جولیا کے سامنے کھڑے دوسرے آدمی سے کہا۔

''یہ عورت ہے اور راڈز اس کے جسم سے خاصے کھلے نظر آ رہے ہیں''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر میں ان راڈز کو مزید تنگ کر دیتا ہوں ورنہ یہ پھر نکل جائے گی''...... پہلے آدمی نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا کرنا ضروری ہے ہنری''...... ریمنڈ نے جواب دیا تو ہنری نے اپنی بات پر عمل کیا تو جولیا کے جسم کے گرد راڈز اتنے تنگ ہو گئے کہ جولیا اب کسی صورت بھی پہلے کی طرح راڈز سے نکل نہ سکتی تھی لیکن اسے اب اس کی پرواہ نہ تھی کیونکہ ریمنڈ اور ہنری نے اسے اس انداز میں کرسی پر بٹھایا تھا اور اسے معلوم تھا کہ وہ ٹانگ موڑ کر آسانی سے کڑوں کو ہٹا سکتی ہے جبکہ تنویر درمیان والی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اور پہلے وہ بھی تنویر کی دوسری سائیڈ پر درمیان والی کرسی پر راڈز میں جکڑی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد ریمنڈ اور ہنری اسے راڈز میں اچھی طرح جکڑ کر تیزی سے مڑے اور فرش پر پڑی ہوئی مورگی کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگے لیکن مورگی کو کوئی ایسی چوٹ آئی تھی کہ وہ ہوش میں نہ آ رہی تھی۔

''میڈم کو فوری میڈیکل ایڈ چاہئے ریمنڈ۔ انہیں ہسپتال لے جانا ہو گا۔ چلو اٹھاؤ انہیں۔ دیر ہونے سے کچھ بھی ہو سکتا ہے''۔ ہنری نے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تم انہیں لے کر ہسپتال پہنچو۔ میں چیف کو اطلاع دیتا ہوں''...... ریمنڈ نے کہا اور پھر ہنری نے فرش

پر بے ہوش پڑی ہوئی مورگی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے کمرے سے نکل گئے تو جولیا نے فوراً لات موڑی اور چند لمحوں بعد ہی کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی جولیا کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے۔

''اوہ جلدی کرو۔ ہمیں انہیں پکڑنا ہو گا''...... تنویر نے کہا تو جولیا تیزی سے اٹھ کر کرسیوں کے عقب میں گئی اور چند لمحوں بعد کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی تنویر کے جسم کے گرد موجود راڈز بھی غائب ہو گئے اور تنویر اچھل کر کھڑا ہو گیا اور پھر ان دونوں نے بھی وہاں موجود مورگی کا مشین پسٹل اور وکٹر کی جیب میں موجود مشین پسٹل نکالا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ گو دروازے کے قریب موجود آدمی کے پاس مشین گن موجود تھی لیکن وہ ان کے لئے بے کار تھی کیونکہ وہ اسے ساتھ لے کر اس عمارت سے باہر نہ جا سکتے تھے جبکہ مشین پسٹل وہ جیبوں میں ڈال کر لے جا سکتے تھے۔

''ہم نے مورگی کو بے ہوشی کے عالم میں لے جانا ہے''۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں کمرے سے باہر نکلے اور ایک راہداری سے ہوتے ہوئے جب برآمدے میں پہنچے تو سامنے وسیع اور کشادہ فرنٹ کے بعد پھاٹک تھا جسے ریمنڈ اس انداز میں بند کر رہا تھا جیسے کسی گاڑی کے باہر جانے کے بعد پھاٹک بند کیا جاتا ہے۔ جولیا اور تنویر دونوں برآمدے کے ستونوں

کے پیچھے ہو گئے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ یہ ریمنڈ اب واپس کسی کمرے میں ہی آئے گا اور مورگی کے ساتھی فریڈ کو فون کرے گا۔ مورگی کو ہنری کسی ہسپتال لے گیا تھا۔ انہیں مورگی کے اس طرح ہاتھ سے نکل جانے کا دلی افسوس ہو رہا تھا لیکن حالات ایسے تھے کہ وہ اس وقت کچھ نہ کر سکتے تھے۔

''اسے ختم کرو اور یہاں سے نکل چلو۔ وہاں ہماری رہائش گاہ پر ہمارے ساتھی ہمارا انتظار کر رہے ہوں گے''...... جولیا نے کہا۔

''اس سے فریڈ کا پتہ معلوم کرنے کے بعد وہاں ریڈ کریں گے پھر واپس جائیں گے''...... تنویر نے جواب دیا۔

''نہیں۔ وقت زیادہ لگ جائے گا''...... جولیا نے کہا تو تنویر ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

فریڈ ریڈ اسکائی کے باگاریا ہیڈکوارٹر میں بنے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فریڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''مورگی سیکشن کا کلارک بات کرنا چاہتا ہے باس''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... فریڈ نے کہا۔

''یس باس۔ ہولڈ کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو باس۔ میں کلارک بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات کہ مورگی کی بجائے تم نے مجھے کال کیا ہے''...... فریڈ نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں آپ کو یہ اطلاع دینا چاہتا تھا کہ ایک مشکوک یورپی جوڑے کو میڈم مورگی کے حکم پر بے ہوش کر کے سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچایا گیا ہے"...... دوسری طرف سے کلارک نے کہا تو فریڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

"مشکوک جوڑے کو۔ کب۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... فریڈ نے قدرے چیختے ہوئے لہجے میں کہا تو کلارک نے مورگی کی طرف سے ملنے والی ہدایات سے لے کر ایک مرد اور ایک عورت کو زیرو روم میں بے ہوش کر کے سیکشن ہیڈکوارٹر انچارج وکٹر کے حوالے کرنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"یہ کتنی دیر پہلے کی بات ہے"...... فریڈ نے پوچھا۔

"تقریباً دو گھنٹے ہو گئے ہوں گے"...... کلارک نے کہا۔

"اوہ۔ اب تک تو مورگی ان سے تمام معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دے چکی ہوتی۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ۔ اب میں خود ہی مورگی سے معلوم کر لوں گا"...... فریڈ نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک سفید رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مورگی سے بات کراؤ"...... فریڈ نے کہا۔

"یس باس"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فریڈ نے رسیور

رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ مورگی بہت منظم انداز میں کام کرتی ہے اور خاصی تیز رفتاری سے بھی کام کرتی ہے اس لئے اگر اس نے اس جوڑے کو مشکوک قرار دے کر سیکشن ہیڈکوارٹر میں منگوایا ہے تو لازماً یہ جوڑا عمران کے ساتھیوں میں سے ہو گا اور اب تک مورگی ان سے تمام معلومات حاصل کر چکی ہو گی۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... رسیور اٹھا کر کان سے لگاتے ہوئے فریڈ نے کہا۔

"باس۔ سیکشن ہیڈکوارٹر سے فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا۔ وہاں گھنٹی جا رہی لیکن کوئی اٹنڈ نہیں کر رہا"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"وہاں آفس میں وکٹر موجود ہوتا ہے۔ وہ کیوں کال اٹنڈ نہیں کر رہا"...... فریڈ نے کہا۔

"معلوم نہیں باس۔ اب کیا حکم ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ریمنڈ سے رابطہ کرو۔ جلدی سے"...... فریڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے کسی شدید خطرے کا احساس ہو گیا ہو۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ریمنڈ لائن پر ہے۔ بات کیجئے"...... دوسری طرف سے کہا

گیا۔

''ہیلو۔ ریمنڈ بول رہا ہوں باس''...... چند لمحوں بعد ریمنڈ کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ریمنڈ تم ہنری کو ساتھ لے کر سیکشن ہیڈکوارٹر میں خفیہ راستے کے ذریعے جاؤ اور دیکھو کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ وہاں ایک مشکوک جوڑے کو لے جایا گیا ہے لیکن اب وہاں فون اٹنڈ نہیں کیا جا رہا۔ تم نے مجھے تفصیلی رپورٹ دینی ہے''...... فریڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں ہنری کو لے کر ابھی جاتا ہوں''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''فوراً جاؤ اور پھر مجھے رپورٹ بھی فوراً ملنی چاہئے''...... فریڈ نے کہا۔

''یس باس۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فریڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب ظاہر ہے اسے ریمنڈ کی کال کا انتظار تھا۔ اس نے خفیہ راستے سے جانے کی بات اس لئے کی تھی کہ اس کے ذہن میں اس مشکوک جوڑے کے وہاں جانے اور پھر وکٹر کے فون اٹنڈ نہ کرنے کی وجہ سے خدشات ابھر رہے تھے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فریڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''سپیشل ہسپتال سے ہنری کی کال ہے باس''...... فون سیکرٹری نے کہا تو فریڈ بے اختیار اچھل پڑا۔

''ہسپتال سے کال۔ کراؤ بات''...... فریڈ نے قدرے چیختے ہوئے کہا۔

''ہیلو۔ میں ہنری بول رہا ہوں۔ سپیشل ہسپتال سے باس''۔ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''کیا ہوا ہے۔ جلدی بتاؤ''...... فریڈ نے پہلے سے زیادہ اونچے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ ریمنڈ نے آپ کو کال تو کر دی ہو گی۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ میں آپ کو بتا سکوں کہ میڈم مورگی ہوش میں آ گئی ہیں لیکن ڈاکٹر بتاتے ہیں کہ کئی گھنٹوں بعد انہیں ہسپتال سے چھٹی ملے گی''...... ہنری نے کہا تو فریڈ اچھل پڑا۔

''مورگی اور ہسپتال میں اور پھر ہوش میں آنا۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا تھا مورگی کو۔ اور سنو۔ ریمنڈ نے تو ابھی تک کال ہی نہیں کی۔ تم بتاؤ کیا ہوا ہے۔ تفصیل سے بتاؤ''...... فریڈ نے چیختے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے شدید تاثرات ابھر آئے تھے۔

''باس۔ میں ریمنڈ کے ساتھ جب خفیہ راستے سے سیکشن ہیڈکوارٹر میں داخل ہوا تو وکٹر کا آفس بھی خالی پڑا ہوا تھا اور نہ ہی چوکیدار جیکب پھاٹک کے پاس موجود تھا۔ البتہ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور پورچ میں میڈم مورگی اور وکٹر دونوں کی کاریں موجود تھیں۔ ہم

نے پوری عمارت کا جائزہ لیا لیکن سب کمرے خالی تھے اور پھ
جب ہم تہہ خانے میں پہنچے تو ہمیں اندر سے ایسی آوازیں سنائ
دیں جو مشکوک تھیں۔ ہم نے سائیڈوں سے اندر جھانکا تو انتہائ
عجیب منظر نظر آیا۔ ایک کرسی پر ایک یورپی مرد کڑوں میں جکڑا ہوا
موجود تھا۔ ایک اور کرسی کے گرد راڈز تو موجود تھے لیکن وہاں کوئی
آدمی موجود نہ تھا۔ البتہ ایک عورت وہاں موجود تھی۔ وکٹر اور جیکب
دونوں کی لاشیں بھی نظر آ گئیں اور ہم نے یہ بھی دیکھ لیا کہ میڈم
مورگی بھی فرش پر بے ہوش پڑی ہیں۔ اس پر میں نے اس عورت
اور مرد کو فوری طور پر ہلاک کرنے کی بات کی تو ریمنڈ نے کہا کہ
شاید میڈم ان سے معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ ہم
دونوں دروازے کو دھکیل کر اچانک اندر گئے اور ہم نے اس یورپی
عورت کو گھیر لیا۔

پھر ہم نے اسے ایک کرسی پر بٹھا کر راڈز میں اچھی طرح جکڑ
دیا اور پھر میڈم مورگی کو ہوش میں لانے کی کوشش کی گئی لیکن میڈم
ہوش میں نہ آئیں تو ہم نے انہیں فوری ہسپتال لے جانے کا فیصلہ
کیا اور پھر ہم اپنی ہیڈکوارٹر کی کار میں ہی انہیں ڈال کر وہاں سے
نکل آئے۔ میڈم کو میں لے گیا تھا جبکہ ریمنڈ وہیں رہ گیا تھا تاکہ
آپ کو حالات بتا کر آپ سے احکامات حاصل کر سکے۔ میڈم کو
باوجود ڈاکٹروں کی شدید کوشش کے ہوش نہ آ رہا تھا۔ ان کا کہنا تھا
کہ میڈم کے اچانک فرش پر گرنے سے ان کی ریڑھ کی ہڈی پر

دباؤ پڑا ہے اور ان کا اعصابی سسٹم بند ہو گیا ہے لیکن اب کوششیں
کامیاب ہو گئی ہیں اور میڈم ہوش میں آ گئی ہیں جس کے بعد میں
نے آپ کو کال کیا ہے''...... ہنری نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

''لیکن ریمنڈ نے تو مجھے فون نہیں کیا۔ تم ایسا کرو کہ میڈم کو
ہسپتال میں چھوڑ کر فوراً واپس سیکشن ہیڈکوارٹر جاؤ اور خفیہ راستے
سے اندر جا کر صورت حال دیکھ کر مجھے فوری رپورٹ دو''...... فریڈ
نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی
رابطہ ختم ہو گیا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مورگی ان کے ہاتھوں مار کھا
گئی ہے۔ اگر ریمنڈ اور ہنری کو میں نہ بھجواتا تو وہ لوگ مورگی کو
ہلاک کر دیتے۔ ویری بیڈ''...... فریڈ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر
رسیور اٹھا کر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''سپیشل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے میری بات
کراؤ''...... فریڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گھنٹی بج
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فریڈ نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ڈاکٹر ولیم لائن پر ہیں باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... فریڈ نے کہا۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں۔ حکم سر"...... دوس
طرف سے ایک بے حد مؤدبانہ آواز سنائی دی کیونکہ سپیشل ہسپتا
قائم ہی ریڈ اسکائی کے ایجنٹوں کے لئے کیا گیا تھا اس۔
انچارج ڈاکٹر ولیم کو معلوم تھا کہ فریڈ کی ریڈ اسکائی میں کیا حیثیت
ہے۔

"مورگی کی کیا پوزیشن ہے ڈاکٹر"...... فریڈ نے کہا۔

"میڈم مورگی بے ہوشی کے عالم میں ہسپتال لائی گئی تھیں
پہلے تو ان کی بے ہوشی کو عام سمجھتے ہوئے انہیں ہوش میں لانے
کوششیں کی گئیں لیکن جب باوجود کوششوں کے وہ ہوش میں
آئیں تو انہیں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ریڑھ کی ہڈی پر ضر
لگنے کی وجہ سے ان کے اعصابی نظام کی مین رگ دب چکی ہے
لئے میڈم بے ہوش ہیں اس لئے انہیں آپریشن روم میں شفٹ
پڑا۔ وہاں دو گھنٹوں کی کوششوں کے بعد آخرکار ہم ان کی بے
ختم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اب وہ پوری طرح ہوش میں
لیکن ابھی انہیں آرام کی شدید ضرورت ہے"...... ڈاکٹر ولیم
تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"مورگی کا آپریشن کیا گیا ہو گا تو پھر مورگی سپر ایجنٹ تو
عام ایجنٹ بھی نہ رہ سکے گی کیونکہ آپریشن کرانے والا آدمی پھر
طرح حرکت تو نہیں کر سکتا جیسے اسے کرنا پڑتی ہے اس لئے ا

مجبوراً ایجنسی سے ریٹائر کر دیا جاتا ہے۔

"نہیں۔ آپریشن کی ضرورت نہیں پڑی۔ ہم نے دوسرے ذرائع سے بلاکیج ختم کی ہے"...... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"گڈ ڈاکٹر۔ تمہاری کارکردگی واقعی شاندار ہے۔ اب مورگی کو پوری طرح آرام کرنے دو۔ جب تم مطمئن ہو جاؤ تب اسے ہسپتال سے ڈسچارج کرنا"...... فریڈ نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور فریڈ نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور فریڈ نے ایک بار پھر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہنری کی کال ہے باس۔ سیکشن ہیڈکوارٹر سے"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو باس۔ میں ہنری بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ہنری کی پریشانی سے پر آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا۔ ریمنڈ کہاں ہے"...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ ریمنڈ کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس یورپی جوڑے کو جنہیں راڈز میں جکڑا گیا تھا وہ غائب ہیں۔ ان کی کرسیوں کے راڈز کھلے ہوئے ہیں۔ ریمنڈ کو بھی ایک کرسی پر بٹھا کر راڈز میں جکڑا گیا ہے اور پھر اس پر انتہائی بے رحمانہ تشدد کیا گیا ہے۔ اس

کے بعد اسے گولی مار دی گئی ہے''...... ہنری نے تفصیل بتا
ہوئے کہا۔

''وکٹر کی کار وہاں موجود ہے یا نہیں''......فریڈ نے پوچھا۔

''وکٹر کی کار پورچ میں موجود ہے۔ وکٹر اور چوکیدار جیک
دونوں کی لاشیں البتہ ٹارچنگ روم میں پڑی ہیں۔ چھوٹا پھاٹک کھ
ہوا ہے۔ یہ لوگ اسے کھول کر باہر گئے ہیں اور انہوں نے اسے
باہر سے بند کر دیا ہے''...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم واپس آ جاؤ اور آ کر مجھے ان کے حلیئے تفصیل سے بتا
تاکہ میں انہیں تلاش کرا سکوں''......فریڈ نے کہا۔

''یس باس۔ میں وکٹر کی کار لے کر واپس آ رہا ہوں''۔ ہنر
نے جواب دیتے ہوئے کہا تو فریڈ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا ا
پھر یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس۔ جیمز بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی دوسر
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''جیمز۔ سیکشن ہیڈکوارٹر میں دشمنوں نے حملہ کیا ہے۔ وکٹر ا
چوکیدار جیکب کے ساتھ ساتھ ریمنڈ بھی مارا گیا ہے۔ البتہ مور
بچ گئی ہے۔ تم وہاں سے لاشیں اٹھوا کر انہیں برقی بھٹی میں ڈال
راکھ کر دو اور سیکشن ہیڈکوارٹر کو بند کر دو۔ جب مورگی ہسپتال
واپس آئے گی تو پھر اسے کھول لے گی''......فریڈ نے کہا۔

''یس باس۔ لیکن کیا یہ پاکیشیائی ایجنٹوں کا کام ہے''......ج

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ مورگی سے تفصیلی بات ہو گی تو پھر
اصل بات سامنے آئے گی''...... فریڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
س نے رسیور رکھ دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کوٹھی میں موجود تھا جو اس نے روجانہ سے ہی ایڈوانس بک کرا لی تھی۔ یہاں دو کاریں بھی موجود تھیں۔ عمران نے روجانہ سے روانگی سے قبل ٹیم کے تین گروپ بنا دیئے تھے جن میں تنویر اور جولیا کا ایک گروپ، صفدر اور صالحہ کا دوسرا اور عمران اور کیپٹن شکیل کا تیسرا گروپ تھا۔

یہ تینوں گروپ علیحدہ علیحدہ مسافر بردار فیری میں سوار ہو کر صاقیہ پہنچے تھے اور پھر عمران اور کیپٹن شکیل کے ساتھ صفدر اور صالحہ بھی گھاٹ سے اس کوٹھی میں پہنچ گئے اور انہوں نے سفر کے دوران بھی نگرانی کا خیال رکھا تھا لیکن جولیا اور تنویر غائب تھے اور تنویر کی جذباتیت کی وجہ سے صفدر، کیپٹن شکیل اور صالحہ تینوں خاصے متفکر تھے لیکن عمران مکمل طور پر مطمئن تھا۔ اس کا یہی کہنا تھا کہ تنویر لاکھ جذباتی سہی لیکن بہرحال احمق نہیں ہے اور خصوصاً جولیا کے ساتھ

ہونے کے بعد تو کسی طرح کا بھی فکر نہیں کرنا چاہئے اور پھر اس کا خیال اس وقت درست ثابت ہوا جب کافی دیر کے بعد تنویر اور جولیا وہاں آ گئے۔ انہوں نے جب اپنے بے ہوش کر کے مورگی کے پاس لے جانے اور پھر وہاں ہونے والی تمام کارروائی کی تفصیل بتائی تو صفدر، صالحہ اور کیپٹن شکیل نے جولیا کی کارکردگی کی بے حد تعریف کی۔

''جولیا نے واقعی کام کیا ہے۔ مورگی خاصی تیز فائٹر ہے لیکن جولیا نے اسے حقیقتاً ناک آؤٹ کر دیا تھا اور اگر وہ دو مسلح افراد اچانک کمرے میں نہ آ جاتے تو ہم یقیناً مورگی کو یہاں لے آنے میں کامیاب ہو جاتے''...... تنویر نے جولیا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

''تم نے فریڈ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں کیا معلوم کیا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ریمنڈ روڈ پر واقع ریمنڈ کالونی میں سرخ پتھروں سے بنی ہوئی عمارت ہے جسے ریڈ ہاؤس کہا جاتا ہے''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ معلوم ہو جانے کے باوجود تم ادھر جانے کی بجائے واپس آ گئے ہو۔ مجھے واقعی حیرت ہو رہی ہے''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو جولیا سے کہا تھا لیکن یہ نہیں مانی اور تم نے ہی اسے لیڈر بنا دیا تھا۔ مجھے لیڈر بنایا ہوتا تو میں اس ہیڈکوارٹر کی

اینٹ سے اینٹ بجا کر ہی واپس آتا''...... تنویر نے بڑے جوشیلے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''اگر لیڈر تم ہوتے تو جولیا اس طرح اپنی جان رسک میں نہ ڈالتی۔ بہرحال اب ہم نے ریڈ اسکائی کے اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں جو مسلسل سٹارز کو ہلاک کرا رہا ہے۔ فریڈ اور مورگی دونوں چھوٹے ٹارگٹ ہیں لیکن ہم نے ان کی مدد سے آگے بڑھنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ فریڈ اور مورگی کو اس بڑے ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیل کا علم ہو گا''...... صفدر نے کہا۔

''میں سو فیصد یقین سے تو نہیں کہہ سکتا لیکن مجھے اندازہ ہے کہ اگر یہ مکمل طور پر نہیں جانتے ہوں گے تب بھی کوئی نہ کوئی کلیو مل جائے گا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس ہیڈکوارٹر پر فوری حملہ کیا جائے تاکہ ان کے سنبھلنے سے پہلے ان تک پہنچا جا سکے ورنہ ہم ان کے شہر میں ہیں اور ان کے ساتھ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ وہ ہمیں بھی ٹریس کر سکتے ہیں''...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''لیکن تنویر اور جولیا دونوں کا نیا میک اپ ضروری ہے کیونکہ ان کے موجودہ میک اپ فوراً چیک ہو جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ضروری ہے۔ متبادل کاغذات تو موجود ہیں۔ آؤ ادھر کمرے میں تاکہ تمہارا سپیشل میک اپ کیا جا سکے۔ نجانے ابھی آئندہ کیسے کیسے معاملات پیش آئیں''...... عمران نے کہا اور اٹھ کر سائیڈ کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور جولیا بھی اٹھ کر اس کمرے کی طرف بڑھ گئے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد تنویر اور جولیا جب نئے میک اپ میں واپس آئے تو سب کے چہروں پر عمران کی مہارت کے لئے تحسین کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ ان دونوں کا میک اپ ہر لحاظ سے بے داغ تھا۔

''عمران صاحب۔ ہمیں وہاں جانے سے پہلے اسلحہ حاصل کر لینا چاہئے''...... صفدر نے کہا۔

''اسلحہ مارکیٹ سے حاصل کر لیں گے۔ یہاں سے تو نکلیں''۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''صفدر کا خیال درست ہے۔ ہمیں چیک بھی کیا جا سکتا ہے۔ اسلحہ مارکیٹ میں یقیناً نگرانی کی جا رہی ہو گی''...... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''رائل کلب کا نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''رائل کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی د

''البرٹ سے بات کراؤ۔ میں مائیکل بول رہا ہوں ا دوست''......عمران نے یورپی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ البرٹ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی لیکن لہجہ خاصا سخت تھا۔

''مائیکل بول رہا ہوں۔ تارکی کے پاشا نے تمہیں کال ک گا''......عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ آپ۔ ہاں جناب۔ پاشا نے آپ کے بار فون کیا تھا۔ آپ حکم دیں''...... دوسری طرف سے اس بار ا نرم لہجے میں کہا گیا۔

البرٹ کا انداز ایسے تھا جیسے وہ پاشا کا کوئی زرخرید غلام عمران کے چہرے پر مسکراہٹ سی پھیل گئی کیونکہ عمران جانتا جس بین الاقوامی اسلحہ ریکٹ سے البرٹ کا تعلق ہے اس کا پاشا ہے اور پاشا کا ایک اشارہ البرٹ کو آسمان سے زمین سکتا تھا اور پاشا کا ایک مہربان اشارہ اسے زمین سے آسما پہنچا دیتا۔ اسے معلوم تھا کہ یورپ میں کام کرتے ہوئے ا جگہ پر جدید اور حساس اسلحے کی ضرورت پڑے گی اس لئے اس پاشا سے رابطہ کیا تھا۔ پاشا سے اس کے کافی طویل عرصے تعلقات چلے آ رہے تھے۔ پاشا نے اسے یورپ کے تقری

ں کے لئے ٹپس دی تھیں اور ظاہر ہے پاشا نے ہی یہاں کے لئے البرٹ کی ٹپ دی تھی۔

''مجھے کچھ ضروری اسلحہ اس انداز میں چاہئے کہ اس بارے میں ی کو معلومات نہ ہو سکیں۔ خاص طور پر مقامی تنظیم ریڈ اسکائی کے کارندوں کو، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اسلحہ مارکیٹ کی نگرانی کر رہے ہوں''......عمران نے کہا۔

''آپ اسلحے کی لسٹ دیں۔ مارکیٹ تک جانے کی ضرورت ہی نہیں پڑے گی۔ ہمارے اپنے گوداموں میں ہر قسم کا جدید اور حساس اسلحہ وافر مقدار میں موجود ہے''...... البرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ پھر کاغذ قلم اٹھاؤ اور لکھ لو''......عمران نے کہا۔

''او کے۔ ون منٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس۔ اب فرمائیے''......تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد البرٹ کی آواز سنائی دی تو عمران نے اسے اسلحے کی تفصیل اور تعداد لکھوا دی۔

''یس سر۔ یہ اسلحہ کہاں بھجوانا ہے''...... البرٹ نے کہا تو عمران نے اسے اپنی کوٹھی کا نمبر اور کالونی کے بارے میں بتا دیا۔

''یس سر۔ ایک گھنٹے کے اندر اسلحہ آپ تک پہنچ جائے گا''۔ البرٹ نے کہا۔

''میری ایک بات غور سے سن لو۔ کسی قسم کی لیکیج نہیں ہونی

چاہئے۔ جس آدمی کے ذریعے تم نے اسلحہ بھجوانا ہے اسے ہر
سے قابل اعتماد ہونا چاہئے''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ میں سمجھتا ہوں سر۔ آپ بے فکر رہیں سر''۔ دوسر
طرف سے البرٹ نے کہا تو عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا

فریڈ نے کار سپیشل ہسپتال کی مخصوص پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ بجائے ہسپتال کے مین گیٹ کی طرف جانے کے سائیڈ پر موجود ایک چھوٹے سے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ہسپتال میں مورگی کو کہاں رکھا گیا ہوگا اور اس کے لئے مخصوص راستے کا بھی اسے علم تھا اس لئے وہ اطمینان سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ اس کمرے میں داخل ہوا جس میں بستر پر مورگی لیٹی ہوئی تھی اور کمبل اس کی گردن تک موجود تھا لیکن اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر اس نے گردن گھمائی اور پھر فریڈ کو اندر آتے دیکھ کر وہ بے اختیار جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔

''مجھے افسوس ہے فریڈ کہ میں ان کے مقابلے میں شکست کھا گئی ہوں''...... مورگی نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا تو فریڈ بے

اختیار ہنس پڑا۔

''تم نے شکست نہیں کھائی مورگی۔ اصل میں تمہیں ان کی مہارت کا اندازہ نہ تھا ورنہ تم اتنی آسانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہو''...... فریڈ نے اس کے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو مورگی کا اداس چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید فریڈ اسے شرمندہ کرے گا۔ اس کی کارکردگی کا مذاق اڑائے گا لیکن فریڈ جانتا تھا کہ مورگی کو اگر اس سٹیج پر سنبھالا نہ گیا تو وہ خودکشی بھی کر سکتی ہے۔

''تھینکس فریڈ، ورنہ میں اندر سے ٹوٹ پھوٹ گئی تھی''۔ مورگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہوا کیا تھا۔ مجھے تفصیل تو بتاؤ۔ تم آسانی سے تو مار نہیں کھا سکتی تھی''...... فریڈ نے کہا۔

''کیا کرو گے تفصیل سن کر۔ مجھے خواہ مخواہ شرمندگی ہو گی''۔ مورگی نے کہا۔

''کیسی شرمندگی مورگی۔ یہ سب کچھ تو ہمارے پیشے میں ہوتا رہتا ہے۔ کبھی ڈاؤن، کبھی اپ۔ البتہ ہمیشہ ڈاؤن کو سامنے رکھ کر اپ کی طرف بڑھنا چاہئے''...... فریڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو پھر سنو''...... مورگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر اس نے بتایا کہ رابرٹ نے اسے ایک یورپی جوڑے کے متعلق بتایا کہ انہوں نے ایشیائی زبان استعمال کی اور ساتھ ہی

عمران کا نام بھی لیا۔ رابرٹ کو میں نے روجانہ بھجوایا تھا تاکہ وہ وہاں چیکنگ کر سکے۔ چنانچہ رابرٹ نے اس جوڑے پر خصوصی توجہ دی۔ پھر یہ جوڑا سمندری سفر کے بعد یہاں صاقیہ پہنچ گیا۔ یہاں میں نے کلارک کو انہیں بے ہوش کر کے سیکشن ہیڈکوارٹر لے آنے کا حکم دیا تو اس نے حکم کی تعمیل کر دی۔ وہ انہیں سیکشن ہیڈکوارٹر پہنچا کر واپس چلا گیا۔ وکٹر نے دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا۔ پھر اچانک اس لڑکی نے کسی جمناسٹک ماہر کی طرح کڑوں سے آزادی حاصل کر لی۔ وہ واقعی تیز لڑکی تھی اور مارشل آرٹ میں بھی حیرت انگیز مہارت رکھتی تھی''...... مورگی نے تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ تم دشمنوں کی تعریفیں شروع کر دو''...... فریڈ نے کہا تو مورگی بے اختیار ہنس پڑی۔

''میں درست کہہ رہی ہوں۔ آج تک میں اس غلط فہمی میں تھی کہ مارشل آرٹ میں میرا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا لیکن اس لڑکی نے اپنی تیزی اور مہارت سے مجھے بھی ناک آؤٹ کر دیا ہے۔ بہرحال میں نیچے گرنے کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی اور پھر مجھے یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ تم بتاؤ کہ تمہیں میرے بارے میں کس نے بتایا ہے''...... مورگی نے کہا تو فریڈ نے اسے کلارک کی طرف سے فون آنے سے لے کر اب تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

''ریمنڈ سے انہوں نے کیا معلوم کرنے کی کوشش کی ہو

گی‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’یہی کہ تمہیں ہنری کہاں لے گیا ہے تاکہ وہ تم پر دوبارہ حملہ کرسکیں‘‘...... فریڈ نے جواب دیا۔

’’یہاں وہ کیسے حملہ کر سکتے ہیں اور ایک بات اور بھی ذہن میں رکھو کہ اگر وہ واقعی عمران کے ساتھی ہیں اور ان کا تعلق پاکیش سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر ان کے بارے میں مشہور ہے کہ و اپنے مشن کے دوران اصل ٹارگٹ پر نظر رکھتے ہیں اور ادھر اد کوئی کام نہیں کرتے تاکہ وقت ضائع نہ ہو‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’یہی بات تو میں کر رہا ہوں۔تم ان کا اصل ٹارگٹ ہو کیونک یہ بات ہمارے علم میں آ چکی ہے کہ انہیں یہ معلوم ہے کہ باگار میں پاکیشائی سفیر کو مورگی نے ایک پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذری ہلاک کرایا ہے اور وہ اپنے سفیر کے قتل کا انتقام لینے یہاں آ ہیں اس لئے ان کا اصل ٹارگٹ تم ہو‘‘...... فریڈ نے کہا تو مور بے اختیار ہنس پڑی۔

’’اس کا مطلب ہے کہ تمہیں عمران کے بارے میں کچھ علم نہی ہے‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’اور تم تو جیسے عمران کے ساتھ زندگی گزار چکی ہو‘‘...... فر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

’’ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں نے عمران بارے میں جو کچھ معلوم کیا ہے۔ وہ تمہیں معلوم نہیں ہوسکتا۔عم

ایسا آدمی ہے جو اپنی ذات کے خلاف بڑے سے بڑے اقدام کا انتقام نہیں لیا کرتا اس لئے ایک قتل کے انتقام کے لئے وہ خود ٹیم لے کر نہیں آ سکتا جب تک کہ اس کے سامنے کوئی بڑا ٹارگٹ نہ ہو‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’کون سا ٹارگٹ۔ بولو‘‘...... فریڈ نے اسی طرح ناراض لہجے میں کہا۔

’’میں نے تمہاری آمد سے پہلے اس پر کافی سوچا ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ ریڈ اسکائی کے اس گروپ اور اس کے ہیڈکوارٹر کے خلاف کام کرنے کے لئے نکلے ہیں جو مسلم سٹارز کو ہلاک کرا رہا ہے اور وہ یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق ہم دونوں کو یا ہم سے ایک کو ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات ہوں گی‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’یہ سب اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ سوائے سپر ایجنٹوں کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں تو پاکیشیا جیسے پسماندہ ملک تک یہ خبر کیسے پہنچ سکتی ہے‘‘...... فریڈ ابھی تک اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

’’بہرحال تم اپنے تحفظ کا خصوصی خیال رکھنا۔ وہ کسی بھی وقت تم پر حملہ کر سکتے ہیں‘‘...... مورگی نے کہا۔

’’میں تو خود چاہتا ہوں کہ وہ میرے ہیڈکوارٹر پر حملہ کریں اور مارے جائیں یا پکڑے جائیں ورنہ تمہارا نیٹ ورک تمہارے بغیر اس قدر متحرک نہیں رہا جس طرح تمہارے درمیان میں رہتے

ہوئے ہوتا ہے اور میں تو بس ہیڈکوارٹر تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہوں۔ فیلڈ میں کام تو تم کرتی ہو''...... فریڈ نے کہا۔

''تم فکر مت کرو۔ میرا نیٹ ورک کلارک کے تحت کام کرتا رہے گا۔ وہ بے حد ہوشیار اور تیز آدمی ہے''...... مورگی نے کہا۔

''اوکے۔ اب میں چلتا ہوں۔ گڈ بائی''...... فریڈ نے کہا اور اس کے بازو پر ہاتھ سے تھپکی دے کر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر آ گیا۔ پھر وہ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے ملا اور اسے مورگی کے تحفظ کا خصوصی خیال رکھنے کا کہہ کر وہ ہسپتال سے باہر آ کر اپنی کار تک پہنچ گیا اور ابھی وہ کار میں بیٹھا نہیں تھا کہ جیب میں موجود سیل فون کی مخصوص گھنٹی کی آواز سن کر بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ سیل فون کا استعمال ایمرجنسی میں ہی کیا جاتا تھا اور گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کوئی ایمرجنسی ہے۔ فریڈ نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور سیل فون باہر نکال کر سیل فون کی سکرین پر نظریں دوڑائیں تو ایک بار پھر وہ چونک پڑا کیونکہ کال اس کے ہیڈکوارٹر کے سپر انچارج ڈیوڈ کی طرف سے تھی۔ ڈیوڈ اس کا نائب تھا اور پورے ہیڈکوارٹر کا مکمل چارج اس کے پاس تھا۔ ہیڈکوارٹر کے مختلف شعبوں کے انچارج تھے جنہیں سیکشن انچارج کہا جاتا تھا۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... فریڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ ہیڈکوارٹر پر خوفناک حملہ ہوا ہے۔ ہم نے حملہ آوروں کو پسپا کر دیا ہے۔ وہ فرار ہو گئے ہیں۔ آپ فوراً ہیڈکوارٹر پہنچیں''۔

دوسری طرف سے کہا گیا تو فریڈ کے چہرے پر شدید ترین حیرت اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کون تھے یہ لوگ اور کیسے فرار ہو گئے''...... فریڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''باس۔ ان کی تعداد چھ تھی۔ دو عورتیں اور چار مرد۔ چھ کے چھ یورپی تھے۔ وہ دو کاروں میں آئے اور انہوں نے پھاٹک پر بم مار کر اسے اڑانے کی کوشش کی لیکن حفاظتی انتظامات کی وجہ سے بم پھٹ نہ سکا تو انہوں نے اندر چار میزائل فائر کر دیئے۔ یہ میزائل بھی حفاظتی سرکل کی وجہ سے نہ پھٹ سکے جبکہ جوابی طور پر ہم نے بھی ان پر میزائل فائر کئے جس پر وہ فرار ہو گئے۔ ہمارے میزائل ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے کیونکہ وہ میزائل رینج سے دور تھے جبکہ ان کے پاس جو میزائل گنیں تھیں وہ یقیناً وسیع رینج کی تھیں۔ بہرحال وہ فرار ہو گئے ہیں۔ دھماکوں کی وجہ سے پولیس وہاں پہنچ گئی جسے میں نے کارڈ دکھا کر واپس بھجوا دیا ہے''...... ڈیوڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کوئی نقصان تو نہیں ہوا''...... فریڈ نے کہا۔

''نو باس۔ کوئی نقصان نہیں ہوا لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ دوبارہ حملہ کریں اس لئے ضروری ہے کہ مزید احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں''...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں آ رہا ہوں۔ عقبی راستہ کھول دو''...... فریڈ نے

کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فریڈ نے بغیر کچھ کہے سیل فون آف کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

''ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ مورگی کا خیال درست ثابت ہوا ہے''...... فریڈ نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر اس کی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر وہ خاصی تیز رفتاری سے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ مسلسل یہی سوچ رہا تھا کہ ان لوگوں کا خاتمہ کیسے کیا جائے۔ کیا انہیں پہلے اندر آنے دیا جائے پھر ان پر گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کر کے ان پر فائر کھول دیا جائے یا انہیں ہیڈکوارٹر سے باہر ہی ختم کر دیا جائے اور پھر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ ڈیوڈ کے مطابق ان کے پاس چونکہ جدید ترین اسلحہ ہے اس لئے بہتر ہے کہ انہیں اندر آنے دیا جائے اور پھر ان پر قابو پایا جائے۔ اس نتیجے پر پہنچتے ہی اس کے چہرے پر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

دو کاریں تیزی سے ریمنڈ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر عمران جبکہ سائیڈ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر صفدر موجود تھا جبکہ دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ پر صالحہ اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل موجود تھا۔ ان سب کی جیبوں میں جدید ترین مشین پسٹلز تھے جو پوری طرح لوڈ تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک سیاہ رنگ کا تھیلا بھی عقبی سیٹوں کے درمیان موجود تھا جسے اس انداز میں چھپایا گیا تھا کہ اگر کسی چیک پوسٹ پر پولیس چیکنگ ہو اور وہ مکمل تلاشی نہ لیں تو یہ صرف عام چیکنگ میں ٹریس نہ ہو سکے۔ اس تھیلے میں جدید انداز کی بغیر آواز کی گیس گنیں تھیں۔ اس کے علاوہ ہلکی آواز پیدا کرنے والے خاصے طاقتور بم بھی موجود تھے۔

گو روانگی سے پہلے تنویر نے ڈائریکٹ ایکشن کا اپنی فطرت

کے مطابق مشورہ دیا تھا لیکن عمران نے یہ کہہ کر اسے خاموش کرا دیا تھا کہ ریڈ ہاؤس گنجان آباد کالونی میں واقع ہے اور دھماکے سنتے ہی پوری پولیس فوراً وہاں پہنچ جائے گی اور اگر وہ ایک بار بھی پوری پولیس کے چکر میں پھنس گئے تو وہ اپنا مشن سرانجام نہ دے سکیں گے۔ اس کے بعد اس معاملے پر کافی دیر تک بحث ہوتی رہی کہ اس ہیڈکوارٹر کا کوئی خفیہ راستہ تلاش کیا جائے لیکن اس کے لئے کافی وقت چاہئے تھا جو ان کے پاس نہیں تھا۔ وہ جلد از جلد اس ہیڈکوارٹر کو تلاش کر کے اس کا خاتمہ کرنا چاہتے تھے کیونکہ روزانہ اخبارات کے ذریعے انہیں دنیا بھر میں کسی نہ کسی مسلم سٹار کی موت کی خبر مل جاتی تھی جس کا مطلب تھا کہ یہودی اس ہیڈکوارٹر کے ذریعے مسلمانوں کے خلاف انتہائی تیز رفتاری سے کام کر رہے ہیں بلکہ یہ محسوس کیا جا رہا تھا کہ ان کی سپیڈ میں دن بدن تیزی آتی رہی ہے اس لئے عمران جلد از جلد اس بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

اس کے بعد اس بارے میں بھی سوچا گیا کہ گٹر کے راستے ہیڈکوارٹر میں داخل ہوا جائے لیکن عمران نے سرسری سے جائزے کے بعد یہ نتیجہ نکالا کہ اس ہیڈکوارٹر کے ہر راستے میں سائنسی حفاظتی آلات نصب ہیں۔ چنانچہ آخرکار سب نے عمران پر ہی بوجھ ڈال دیا کہ وہ خود ہی جو مناسب سمجھے وہ کرے اور عمران نے مزید کچھ سوچے بغیر سب کو روانگی کا سگنل دے دیا تھا اور اب وہ دو کاروں

میں سوار تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

''عمران صاحب۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ آپ باہر سے گیس میزائل اندر فائر کر دیں گے لیکن آپ اندر کیسے جائیں گے۔ اب سائنسی حفاظتی انتظامات تو بے ہوش نہیں ہو جائیں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

''صفدر کی بات درست ہے۔ تم ہمیں تو بتاؤ کہ آخرکار تم نے کیا سوچا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے تو بہت کچھ سوچا ہے لیکن صفدر تعاون ہی نہیں کرتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کیوں تعاون نہیں کرتا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''خطبہ نکاح جو یاد نہیں کرتا''...... عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔

''شٹ اپ۔ اس قدر سنجیدہ معاملے میں بھی تمہیں مذاق سوجھ رہا ہے''...... جولیا نے غصے سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے خود جا کر ریڈ ہاؤس کا جائزہ لیا ہے۔ اندر جانے کا کوئی نہ کوئی طریقہ تو آپ کے ذہن میں ہو گا''...... صفدر نے دانستہ مداخلت کرتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے مذاق کرنے سے باز نہیں آنا اور جولیا مزید ناراض

ہوتی چلی جائے گی اور ماحول خراب ہو جائے گا۔

''ہاں۔ ایک طریقہ میں نے سوچا تو ہے''...... عمران نے کہا۔

''کون سا طریقہ''...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

''ان لوگوں نے واقعی اس ہیڈکوارٹر کو ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا رکھا ہے اور جدید ترین حفاظتی انتظامات کر رکھے ہیں لیکن یہ تمام انتظامات مشینری پر مشتمل ہیں اور مشینری بجلی سے چلتی ہے۔ اگر بجلی کی رو کاٹ دی جائے تو تمام حفاظتی نظام اور انتظامات دھرے کے دھرے رہ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''ہوسکتا ہے کہ انہوں نے کوئی آٹومیٹک متبادل نظام اختیار کر رکھا ہو۔ کوئی جنریٹر وغیرہ''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یقیناً کر رکھا ہوتا۔ اگر یہ باگاریا کی بجائے پاکیشیا ہوتا جہاں بجلی کی رو کا جانا معمول بن چکا ہے لیکن یہ ترقی یافتہ یورپی ملک ہے یہاں بجلی کی رو کے فیل ہونے کا کوئی تصور ہو ہی نہیں سکتا۔ ہمارے ملک کے ایک وزیر کو اس بناء پر بڑی شرمندگی اٹھانا پڑی تھی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا ہوا تھا عمران صاحب''...... صفدر نے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''پاکیشیا کا ایک وزیر ایک ترقی یافتہ ملک میں گیا۔ وہاں انہیں ایک بہت بڑی فیکٹری کا وزٹ کرایا گیا جس کی تمام مشینری بجلی سے چلتی تھی۔ پاکیشائی وزیر نے اپنے طور پر بڑا اہم سوال کیا کہ

اگر بجلی کی رو اچانک فیل ہو جائے تو کیا متبادل انتظامات کئے گئے ہیں لیکن وزیر صاحب کا یہ سوال سن کر یورپی لوگ اس قدر حیران ہوئے جیسے وزیر صاحب نے کوئی انہونی بات کر دی ہو۔ بجلی کی رو کا فیل ہو جانا ان کے تصور میں ہی نہ تھا۔ انہوں نے اس حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ اگر ہر چیز کی باقاعدہ دیکھ بھال کی جاتی رہے تو بجلی کی رو کیسے فیل ہوسکتی ہے اور وزیر صاحب کو اپنے سوال پر خود شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا۔ اب یہ صفدر کی مرضی ہے کہ وہ شرمندہ ہوتا ہے یا نہیں''...... عمران نے پورا واقعہ سناتے ہوئے کہا۔

''صفدر درست کہہ رہا ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کا مذاق اڑا رہے ہو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے انہوں نے لازماً کوئی نہ کوئی متبادل انتظام کر رکھا ہو گا''...... جولیا نے صفدر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ متبادل انتظامات نہ ہونے کے باوجود صرف بجلی کی رو کاٹنے کے باوجود ہم کیا چلتی ٹریفک کے سامنے پھاٹک پر چڑھ کر اندر کودیں گے۔ ایسی صورت میں تو ایک بار پھر پولیس وہاں پہنچ جائے گی''...... صفدر نے کہا۔

''میں نے خاص طور پر اس بات کا جائزہ لیا تھا۔ عقبی طرف گو دیوار کے اوپر خاردار تار لگائی گئی ہے اس میں الیکٹرک کرنٹ بھی مسلسل چلتا رہتا ہے لیکن الیکٹرک کرنٹ ختم ہونے کے بعد کوٹ

ان خاردار تاروں پر ڈال کر دوسری طرف آسانی سے کودا جا سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیا تو اس بار صفدر نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں ریڈ ہاؤس کے سامنے پہنچ گئیں۔ ریڈ ہاؤس کی دیواریں خاصی اونچی تھیں۔ پھاٹک بند تھا اور پھاٹک پر سفید رنگ کی چمک دور سے نظر آ رہی تھی۔ عمران نے کار کچھ فاصلے پر موجود پبلک پارکنگ میں لے جا کر روک دی تو تنویر نے بھی کار اس کے عقب میں کھڑی کر دی۔ عمران نے عقبی سیٹ پر موجود اسلحے کا تھیلا اٹھا کر اپنے آگے رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک چپٹی نال والا پسٹل نکالا اور تھیلا واپس عقبی طرف رکھ کر وہ کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترا۔ اس کے ساتھی بھی کاروں سے باہر آنے لگے تو عمران نے انہیں باہر آنے سے روک دیا۔

''ہو سکتا ہے کہ اندر سے باہر کے لئے نگرانی کی جا رہی ہو اور ہماری تعداد ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے کاروں سے باہر آنے کا ارادہ ترک کر دیا جبکہ عمران نے پسٹل جیب میں ڈالا اور عقبی طرف کو مڑ گیا جہاں پولز کا سیٹ موجود تھا اور وہاں سے الیکٹرک کنکشن زمین کی طرف جا کر زمین میں غائب ہو جاتے تھے۔ عمران کو یورپ میں بجلی کے نظام کے بارے میں خاصی معلومات حاصل تھیں۔ وہاں الیکٹرک لائنز زیر زمین رکھی جاتی تھیں اور جہاں سے یہ لائنیں نیچے اتاری جاتی تھیں وہاں ہر

لائن کے ساتھ چھوٹا سا بورڈ موجود تھا تاکہ کسی شکایت کی صورت میں صرف شکایت کنندہ کی لائن ہی چیک کی جا سکے۔ عمران نے جب ریڈ ہاؤس کی لائن کو چیک کر لیا تو اس نے صفدر کو آواز دی۔

''یس عمران صاحب''...... صفدر نے کار کے اندر سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تھیلے سے خصوصی گیس پسٹل نکالو۔ میں لائن آف کرتا ہوں۔ پھر تم سائیڈ سے کوٹھی کے اندر گیس فائر کر دینا تاکہ اگر اندر گیس سے بچاؤ کی کوئی مشین کام کر رہی ہو تو الیکٹرک رو ختم ہو جانے سے کام نہ ہو سکے۔ اس طرح گیس اپنا کام کر گزرے گی''...... عمران نے کہا تو صفدر تھوڑی دیر بعد کار سے نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں گیس پسٹل تھا۔

''پھر میں عقبی طرف سے کود کر اندر چلا جاؤں گا۔ زیادہ افراد کا حرکت میں آنا خطرناک ہو سکتا ہے''...... صفدر نے گیس پسٹل کو جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جاؤ۔ میں سو تک گن کر الیکٹرک رو کی لائن کاٹ دوں گا''...... عمران نے کہا تو صفدر اثبات میں سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ پھر وہ سڑک کراس کر کے مڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ عمران الیکٹرک یونٹ کے قریب خاموش کھڑا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد اس نے جیب سے چپٹی نال کا پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس لائن کی طرف کر دیا جس کے

ساتھ ریڈ ہاؤس کی چھوٹی سی پلیٹ موجود تھی۔ پھر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹریگر دبتے ہی عمران کے ہاتھ کو جھٹکا لگا اور ایک چپٹا سا سیاہ رنگ کا کیپسول نال سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا لائن سے ٹکرایا تو ٹکراؤ والی جگہ سے نیلے رنگ کا شعلہ سا نکلا اور پھر چمڑہ جلنے کی ہلکی سی بو وہاں پھیل گئی۔ عمران نے پسٹل واپس جیب میں ڈال لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ لائن کٹ چکی تھی اور لائن کے کٹ جانے کا مطلب تھا کہ ریڈ ہاؤس میں الیکٹرک رو فیل ہو چکی ہے۔ اب اسے صفدر کا انتظار تھا۔ اسے معلوم تھا کہ صفدر عقبی دیوار پر موجود خاردار تاروں کے باوجود آسانی سے اندر کود جائے گا اور پھر وہی ہوا۔ تھوڑی دیر بعد چھوٹا پھاٹک کھلا اور صفدر باہر آ گیا۔ اس نے ہاتھ کو فضا میں لہرایا اور پھر مڑ کر واپس اندر چلا گیا۔

''میرے پیچھے آؤ تنویر''...... عمران نے دوسری کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر سے کہا اور خود اس کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جس کی سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور پھر دونوں کاریں پارکنگ سے نکل کر سڑک پر آئیں اور پھر کافی آگے جا کر انہیں دوسری سائیڈ پر مڑنے کی جگہ ملی تو آگے پیچھے دوڑتی ہوئی دونوں کاریں مڑ کر اب ریڈ ہاؤس کے پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ ان کے وہاں پہنچنے تک بڑا پھاٹک کھول دیا گیا تھا اس لئے عمران نے کار اندر کی طرف موڑ دی۔ اس کے پیچھے تنویر نے بھی کار اندر

موڑی اور پھر دونوں کاریں ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئیں۔ وہاں ایک اوسط درجے کی کار موجود تھی۔ عمران کار روک کر نیچے اترا تو سائیڈ سیٹ سے جولیا اور عقبی کار سے تنویر، صالحہ اور کیپٹن شکیل بھی نیچے اتر آئے جبکہ اس دوران صفدر پھاٹک بند کر کے واپس پارکنگ میں پہنچ گیا۔

''خاردار تاروں کا کیا ہوا۔ کہیں کوٹ تو نہیں پھاڑ دیا''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں عمران صاحب۔ گو بڑے عرصے بعد یہ ترکیب استعمال کرنا پڑی ہے لیکن پرانا سبق ہمیں ابھی تک بخوبی یاد ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

''چیک کرو اندر کون کون ہیں۔ ہمیں فریڈ کو تلاش کرنا ہے اور مشینوں کو بھی کنٹرول کرنا ہے کیونکہ الیکٹرک لائن کٹ جانے کی وجہ سے الیکٹرک گرڈ اسٹیشن میں سرخ بلب سپارک کرنے لگ گیا ہو گا کیونکہ ایسا تقریباً ناممکن ہے کہ لائن خود بخود کٹ جائے اس لئے ٹیم وہاں سے یہاں پہنچے گی اور لائن جوڑ کر انہوں نے رپورٹ لینی ہے کہ الیکٹرک لائن درست ہوئی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر تم خود یہاں ٹھہرو اور اس ٹیم کو مطمئن کرو۔ ہم اندر چیکنگ کرتے ہیں''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صفدر تیزی سے برآمدے سے اتر کر عمران کی طرف آیا۔

"الیکٹرک لائن جوڑ دی گئی ہے اور بجلی بحال ہو گئی ہے"۔ صفدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران، صفدر کو وہیں رکنے کا کہہ کر چھوٹے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے چھوٹا پھاٹک کھولا اور باہر نکل گیا جبکہ صفدر وہیں کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر بعد عمران واپس اندر آ گیا اور اس نے مڑ کر چھوٹا پھاٹک بند کر دیا اور پھر مسکراتا ہوا صفدر کی طرف آنے لگا۔

"کیا بات ہوئی عمران صاحب۔ آپ بہرحال کسی طرح بھی کوٹھی کے گارڈ نہیں لگ رہے تھے"...... صفدر نے کہا۔

"جب فریڈ کا مینجر خود باہر جا کر ان کا شکریہ ادا کر دے تو الیکٹرک کمپنی کے ملازمین کو خوش تو ہونا ہی ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، صفدر کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ یہ مشینری روم تھا اور یہاں چار پانچ انتہائی جدید قد آدم مشینیں دیواروں کے ساتھ موجود تھیں۔ کمرے کے درمیان ایک میز کے پیچھے کرسی پر ایک آدمی بے ہوشی کے عالم میں ڈھلکا ہوا بیٹھا تھا۔

"یہ فریڈ نہیں ہو سکتا۔ یہ تو مشینری انچارج ہو گا"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اس عمارت میں چار سیکورٹی گارڈز کے علاوہ چھ افراد ہیں جو اس آدمی کی طرح مختلف سیکشنوں کے انچارج

دکھائی دیتے ہیں۔ ایک بڑا آفس ہے لیکن وہ خالی پڑا ہے"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے معلومات حاصل کی جا سکیں"...... عمران نے کہا۔

"پہلے اسے باندھنا پڑے گا"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم یہ کارروائی کرو۔ میں ایک راؤنڈ لگا لوں پھر واپس آتا ہوں"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ اب اس لئے مطمئن تھا کہ اسے علم تھا کہ یہ سب گیس سے بے ہوش پڑے ہیں اور انہیں دس بارہ گھنٹوں سے پہلے خودبخود ہوش نہیں آ سکتا۔

فریڈ نے کار اپنے ہیڈکوارٹر کی عقبی طرف کچھ فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ کے قریب روکی اور پھر تیزی سے نیچے اتر کر وہ درختوں کے جھنڈ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ڈیوڈ نے اسے ایمرجنسی کال کر کے کہا تھا کہ ہیڈکوارٹر پر دو عورتوں اور چار مردوں نے میزائلوں سے حملہ کیا ہے لیکن مخصوص ریز کی وجہ سے ان کا یہ حملہ ناکام ہو گیا اور وہ پسپا ہو کر واپس چلے گئے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ دوبارہ حملہ کریں اس لئے فریڈ کی اس وقت ہیڈکوارٹر میں موجودگی ضروری ہے اور اس سلسلے میں فریڈ نے عقبی خفیہ راستے سے اندر جانے کا فیصلہ کیا تھا اور اس نے ڈیوڈ کو عقبی راستہ اندر سے کھولنے کا حکم دے دیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ راستہ اندر سے کھول دیا گیا ہو گا لیکن کار سمیت اندر جانے کے لئے اسے باہر سے کھولنا پڑتا تھا اس لئے فریڈ کار سے اتر کر درختوں کے اس جھنڈ

کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر وہ ایک چوڑے تنے والے درخت کے قریب رک گیا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر مخصوص انداز میں دوبارہ جھٹکے دیئے تو تڑتڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی جھنڈ کے درمیان خالی جگہ سے زمین کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔ اب وہاں پختہ سڑک نیچے گہرائی میں جاتی نظر آ رہی تھی۔ فریڈ مڑا اور پھر واپس آ کر وہ کار میں بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کار درختوں کے جھنڈ میں داخل ہو کر زمین کی گہرائی میں جانے والی سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ کچھ گہرائی میں جانے کے بعد سڑک ہموار ہو گئی تو فریڈ نے کار روکی اور پھر کار سے اتر کر وہ سائیڈ دیوار کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں دیوار پر ایک ہک نظر آ رہا تھا جس کا رخ نیچے کی طرف تھا۔ فریڈ نے آگے بڑھ کر اس ہک کو ایک جھٹکے سے اوپر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی گڑگڑاہٹ کی آواز سے اوپر کھلا ہوا دہانہ بند ہو گیا اور فریڈ واپس کار میں بیٹھ کر اسے آگے بڑھانے لگا۔ اب موڑ کاٹ کر اس نے کار روک لی کیونکہ آگے ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو بند تھا۔

''ڈیوڈ نے یہ راستہ کیوں نہیں کھولا''...... فریڈ نے کہا اور پھر اس نے کار سے نیچے اتر کر بند دروازے کی طرف قدم بڑھا دیئے تاکہ وہ اسے کھول سکے لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود دروازہ کھولتا اچانک

دروازہ دوسری طرف سے ایک دھماکے سے کھلا اور فریڈ وہاں ایک اجنبی آدمی کو دیکھ کر ابھی حیرت سے اچھلا ہی تھا کہ اس کی کنپٹی پر جیسے ایٹم بم کا دھماکہ ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔

پھر جیسے سیاہ بادلوں میں بجلی کی لکیر چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں روشنی کی لکیر نمودار ہوئی اور پھر یہ لکیر پھیلتی چلی گئی۔ شعور میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن کو ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ اسے احساس ہوا کہ وہ ایک کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا ہے۔ اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ اس کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ وہ اپنے ہیڈکوارٹر کے ٹارچنگ روم میں کرسی پر رسی سے بندھا ہوا بیٹھا ہے جبکہ سامنے کرسیوں پر ایک مرد اور ایک عورت اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ دونوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

''تمہارا نام فریڈ ہے اور تم ریڈ اسکائی کے یہاں باگاریا میں انچارج ہو''...... مرد نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں اور تم کون ہو اور یہاں کیسے نظر آ رہے ہو''...... فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے یقین آ گیا کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا ہے۔

''تمہارے نائب ڈیوڈ نے تمہیں کال کر کے بتایا تو تھا کہ تمہارے ہیڈکوارٹر پر دو عورتوں اور چار مردوں نے حملہ کیا تھا''۔ مرد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن وہ حملہ تو پسپا ہو گیا تھا کیونکہ یہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''حملہ پسپا نہیں ہوا تھا بلکہ کامیاب ہوا تھا''...... مرد نے ایک بار پھر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ تم جو چاہے کرو۔ ہماری مشینری سے نکلنے والی ریز انہیں بے اثر کر دیتی ہیں۔ یہ سب غلط ہے''...... فریڈ نے کہا تو وہ مرد بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہاری مشینری بہرحال الیکٹرک کرنٹ سے چلتی ہے اور ہم نے تمہارے ہیڈکوارٹر کی الیکٹرک لائن کاٹ دی تھی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشینری بے کار ہو گئی اور ہمارا اٹیک کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد الیکٹرک کمپنی والوں نے آ کر الیکٹرک لائن بحال کر دی۔ بس اتنی سی بات ہے۔ اب بتاؤ جس مشینری پر تم اس قدر بھروسہ کر رہے تھے اس کے ساتھ کیا ہوا''...... اس مرد نے کہا تو فریڈ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں بیک وقت کئی آتش فشاں پھٹ پڑے ہوں۔ جو کچھ یہ آدمی کہہ رہا تھا ایسا واقعی ہو سکتا تھا جس کا خیال پہلے کبھی اسے نہ آیا تھا۔

''لائن کیسے کٹ سکتی ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فریڈ

کے منہ سے خود بخود الفاظ نکلے۔

''لائن کٹر پسٹل ایجاد ہو گیا ہے دوست''...... مرد نے جواب دیا تو فریڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ایک بار اس نے اس بارے میں پڑھا تھا لیکن اسے اس پر یقین نہ آیا تھا۔

''تم کون ہو۔ کیا تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو''...... فریڈ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور یہ میری ساتھی ہیں۔ ہمارے دوسرے ساتھی باہر نگرانی کر رہے ہیں''...... اس آدمی نے کہا جس نے اپنے آپ کو عمران کہا تھا فریڈ اس عمران کو جو یورپی میک اپ میں تھا اس طرح دیکھنے لگا جیسے کسی عجوبے کو دیکھ رہا ہو۔

''تم۔تم واقعی وہی عمران ہو جو''...... فریڈ نے رک رک کر کہا۔

''ہاں۔ وہی عمران جو شیطان کی طرح مشہور ہے''...... عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا تو فریڈ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''تم ہمارے خلاف کیوں کام کر رہے ہو۔ ہم نے تو کچھ نہیں کیا''...... فریڈ نے کہا۔

''تمہاری نائب مورگی نے باگاریا میں پاکیشیا کے سفیر کو ایک پیشہ ور قاتل وکٹر کے ذریعے ہلاک کرایا اور اب تم دونوں نے ہمیں ٹریس کر کے ہلاک کرنے کے لئے یہاں کیا کیا جال نہیں بچھا

رکھے۔ اس کے باوجود تم کہہ رہے ہو کہ تم نے کچھ نہیں کیا۔ بہرحال اب بھی تمہاری اور تمہاری ساتھی مورگی جو مجھے معلوم ہے کہ ہسپتال میں موجود ہے، کی زندگیاں بچ سکتی ہیں۔ اگر تم مجھے ریڈ اسکائی کے سپر ہیڈکوارٹر کے بارے میں تفصیل بتا دو''...... عمران نے کہا۔

''سپر ہیڈکوارٹر۔ کیا مطلب۔ بس یہی ریڈ اسکائی کا ہیڈکوارٹر ہے جس میں تم بیٹھے ہو۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی سپر ہیڈکوارٹر نہیں ہے''...... فریڈ نے کہا۔

''سنو فریڈ۔تم سمجھ رہے ہو کہ ہم تمہارے اور مورگی کے خلاف کام کرنے یہاں آئے ہیں۔ ایسا نہیں ہے۔ یہ کام تو ہمارا یہاں کا فارن ایجنٹ باآسانی کر سکتا تھا۔ ہمارے آنے کا اصل مقصد یہ ہے کہ تمہاری ریڈ اسکائی نامی تنظیم جو پوری دنیا میں ہر قسم کے جرائم میں ملوث ہے اور جس کے باگاریا میں تم انچارج ہو تمہارے تحت ایک سپر سیکشن بنایا ہوا ہے جس کے تحت پوری دنیا میں اہم نامور اور مسلمانوں کے مستقبل کے لئے کارآمد افراد کو مسلسل اور تیزی سے ہلاک کیا جا رہا ہے۔ پوری دنیا میں یہ کام ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے اس لئے تمہارے حق میں یہی بہتر ہے کہ تم اس بارے میں خود ہی بتا دو ورنہ تمہیں بتانا تو پڑے گا لیکن تمہارا انجام انتہائی عبرتناک ہو گا''...... عمران کے لہجے میں آخر میں تلخی آ گئی تھی اور فریڈ کے ذہن میں عمران کی باتیں سن کر مسلسل

فادر جوزف کا نام اور شخصیت آ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ عمران جس سطح کا ایجنٹ ہے اور اس وقت اس کی جو پوزیشن ہے ایسے حالات میں اس پر خوفناک تشدد کر کے اس کے پاس جو معلومات ہیں وہ بھی حاصل کر لی جائیں گی اور اسے ہلاک بھی کر دیا جائے گا اور اس کے پاس جو معلومات تھیں وہ اس انداز کی نہ تھیں جس سے عمران کو کوئی فائدہ ہوسکتا تھا اس لئے اس نے تشدد کے بغیر ہی اپنی معلومات اوپن کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

''اگر میں حلفاً وہ سب کچھ بتا دوں جو مجھے معلوم ہے تو کیا تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے اور مورگی کا بھی پیچھا چھوڑ دو گے ورنہ تم جانتے ہو کہ ہم سپر ایجنٹس نے باقاعدہ تشدد کو برداشت کرنے کے کورس کئے ہوتے ہیں''...... فریڈ نے کہا۔

''مجھے ان تمام کورسز کا بھی علم ہے اور ان کے توڑ کا بھی علم ہے۔ اس کے باوجود میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا اور مورگی کی طرف ہم متوجہ ہی نہیں ہیں ورنہ وہ ہسپتال کی بجائے کسی گٹر میں پڑی نظر آتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ مجھے تم پر اعتماد ہے۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ اس سپر ہیڈکوارٹر کا انچارج ایک آدمی ہے جس کا نام فادر جوزف ہے۔ وہ ریڈ اسکائی کا ڈائریکٹر بھی ہے اور سپر سیکشن کا انچارج بھی۔ اس کا فون اکثر آتا رہتا ہے۔ باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو ہلاک کرنے کا مشن بھی اسی نے مورگی کو دیا تھا اور

یہ حکم فون پر دیا گیا تھا''...... فریڈ نے کہا۔

''اس کی پوری تفصیل بتاؤ ورنہ جوزف نام کے تو لاکھوں لوگ ہوں گے''...... عمران نے کہا۔

''جو میں جانتا تھا وہ میں نے بتا دیا ہے۔ اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے''...... فریڈ نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''تمہیں شاید معلوم نہیں کہ مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ کون غلط بول رہا ہے اور کون درست۔ تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ اس حد تک درست ہے لیکن تمہیں اس سے زیادہ معلوم ہے۔ مجھے اس آدمی تک پہنچنے کے لئے پوری تفصیل چاہئے۔ صرف ایک عام سا نام معلوم کر لینے سے مجھے کیا فائدہ ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں واقعی اتنا جانتا ہوں''...... فریڈ نے ایک بار پھر اسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

''آئی ایم سوری فریڈ''...... عمران نے یکلخت اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈ کچھ سنبھلتا عمران نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے فریڈ کے حلق سے لاشعوری طور پر تیز چیخ نکل گئی کیونکہ اسے اپنے ناک میں شدید درد کی تیز لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ اسی لمحے ناک کی دوسری طرف بھی ایسی ہی تیز لہر دوڑتی ہوئی محسوس ہوئی اور فریڈ نے اپنے ذہن کو بلینک کرنے کی کوشش شروع کر دی کیونکہ اسے لاشعوری طور پر یہ احساس ہو گیا تھا کہ اس پر تشدد شروع کر دیا گیا ہے لیکن ابھی وہ

ذہن کو بلینک کرنے کے پراسیس میں تھا کہ یکلخت اس کے ذہن میں خوفناک دھماکہ ہوا اور اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے ذہن کو لاکھوں کروڑوں ٹکڑوں میں تبدیل کر دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

فادر جوزف اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے دو رنگوں کے فونز میں سے سفید رنگ کے فون کی مترنم گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''باگاریا سے راسن کی کال ہے''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''باگاریا سے راسن۔ وہ کون ہے''...... فادر جوزف نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

''وہ فریڈ گروپ کا آدمی ہے اور کوئی اہم خبر دینا چاہتا ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ اچھا۔ کراؤ بات''...... فادر جوزف نے کہا۔

''ہیلو سپر باس۔ میں راسن بول رہا ہوں باگاریا سے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے اور تمہیں یہ نمبر کس نے دیا ہے''...... فادر جوزف نے سخت لہجے میں کہا۔

''باس فریڈ کو ان کے ہیڈکوارٹر میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور میڈم مورگی بھی ہسپتال میں ایڈمٹ ہیں۔ یہ نمبر مجھے فریڈ نے دیا تھا کہ کسی بھی ایمرجنسی کی صورت میں اس نمبر پر کال کر کے اطلاع دے دی جائے''...... راسن نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ سب کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ''...... فادر جوزف نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیائی ایجنٹوں کو تلاش کیا جا رہا تھا۔ صاقیہ میں داخلے کے ہر راستے کو چیک کیا جا رہا تھا۔ میں بھی اس کام میں مصروف تھا کہ ایک ہدایت لینے کے لئے میں نے باس فریڈ کے ہیڈکوارٹر فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ سپیشل ہسپتال میں میڈم مورگی سے ملنے گئے ہیں۔ میں نے وہاں فون کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہ میڈم مورگی سے ملاقات کر کے واپس جا چکے ہیں جس پر کچھ دیر ٹھہر کر میں نے دوبارہ ہیڈکوارٹر فون کیا لیکن وہاں سے کال اٹنڈ نہیں کی گئی جس پر میں نے باس فریڈ کے سیل فون پر کال کی لیکن یہ کال بھی اٹنڈ نہ کی گئی تو میں نے خود وہاں جانے کا فیصلہ کیا اور پھر جب میں خفیہ

راستے سے وہاں پہنچا تو وہاں قیامت برپا تھی۔ وہاں موجود تمام افراد کو ہلاک کر دیا گیا تھا جبکہ باس فریڈ کی لاش بھی ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی موجود تھی۔ ان کی ناک کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور چہرہ شدید تشدد کی وجہ سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ میں نے سپیشل ہسپتال میڈم مورگی کو فون کیا تاکہ انہیں بتا سکوں تو مجھے بتایا گیا کہ میڈم مورگی کو نامعلوم آدمی نے گردن توڑ کر ہلاک کر دیا ہے۔ ان کی لاش ہسپتال کے بیڈ پر پڑی ملی ہے۔ ہسپتال کا عملہ یہ سمجھتا رہا کہ میڈم مورگی سو رہی ہیں۔ جب کافی دیر کے بعد انہیں جگانے کی کوشش کی گئی تو پتہ چلا کہ ان کی گردن ٹوٹی ہوئی ہے اور وہ کافی دیر پہلے ہلاک ہو چکی ہیں۔ اس کے بعد میں نے آپ کو فون کیا ہے۔ اب ہمارے لئے کیا حکم ہے''۔ دوسری طرف سے راسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تم وہاں کی مقامی ریڈ اسکائی کا چارج سنبھال لو۔ اگر تمہاری کارکردگی اچھی رہی تو تمہیں سپر ایجنٹ بھی بنا دیا جائے گا اور اس کے لئے تم نے وہاں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے۔ یہی تمہاری کارکردگی کا ثبوت ہو گا۔ فریڈ والے ہیڈکوارٹر کو اب تم استعمال کرو اور مورگی کا ہیڈکوارٹر بند کرا دو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سپر باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے

تاثرات ضرور موجود تھے لیکن فریڈ اور مورگی کی موت کی خبر سن کر کسی افسوس کے تاثرات موجود نہ تھے کیونکہ فادر جوزف کے مطابق ایجنٹوں کا تو کام ہی یہی ہے۔ دوسروں کو ہلاک کرنا یا ان کے ہاتھوں خود ہلاک ہو جانا۔ وہ خاموش بیٹھا چند لمحے سوچتا رہا۔ پھر اس نے میز کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا تو آفس کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

''یس فادر''...... لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے بڑے احترام بھرے لہجے میں کہا۔

''ریمنڈ سے کہو کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائل لے کر میرے آفس آئے۔ ابھی اور اسی وقت''...... فادر جوزف نے کہا تو لڑکی نے ایک بار پھر احتراماً سر جھکایا اور خاموشی سے مڑ کر آفس سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک درمیانے قد اور بھاری جسم کا آدمی ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے احتراماً سر جھکا دیا۔

''بیٹھو ریمنڈ اور یہ فائل مجھے دو''...... فادر جوزف نے کہا تو ریمنڈ نے خاموشی سے حکم کی تعمیل کی اور فائل فادر جوزف کی طرف بڑھا دی۔ فادر جوزف نے اپنے سامنے پہلے سے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر ریمنڈ کے ہاتھ سے فائل لے کر اسے اپنے سامنے رکھ لیا لیکن فائل کھولتے کھولتے وہ اس طرح چونک پڑا جیسے اچانک اسے کوئی خیال آ گیا ہو۔

''اب تک جو ٹارگٹ ہٹ ہو چکے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے''۔ فادر جوزف نے سامنے مؤدبانہ انداز میں بیٹھے ریمنڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اے کیٹگری کے بیس، بی کیٹگری کے آٹھ اور سی کیٹگری کے پندرہ سر''...... ریمنڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''بے حد کم تعداد ہے۔ اسے بڑھانا ہو گا''...... فادر جوزف نے کہا اور پھر سامنے رکھی ہوئی فائل کھول لی جو ریمنڈ لے آیا تھا۔ فادر جوزف نے فائل کھولی تو اس میں صرف دو کاغذ تھے جن میں سے ایک کاغذ پر ایک مسخرے سے نوجوان کی تصویر تھی جس میں وہ کسی ہوٹل سے باہر آ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے پر شرارت بھری مسکراہٹ تیر رہی تھی جبکہ دوسرے کاغذ پر باریک الفاظ میں کمپیوٹر ٹائپ مضمون تھا۔ فادر جوزف اسے پڑھتا رہا۔

''نانسنس۔ اس قدر تعریفیں اور وہ بھی ایک مسلمان کی۔ نانسنس۔ اور کیا یہ عمران ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے۔ اس کے علاوہ فائل میں اور کچھ نہیں۔ کیوں''...... فادر جوزف نے قدرے غصیلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

''سپر باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کا چیف ایکسٹو خفیہ رہتے ہیں حتیٰ کہ پاکیشیا کے صدر اور پرائم منسٹر بھی انہیں نہیں جانتے اس لئے ان کے بارے میں کہیں بھی کوئی فائل موجود نہیں ہے''...... ریمنڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''وہ مشن مکمل کرتے ہیں تو ان کے حلیئے وغیرہ معلوم ہو جاتے ہوں گے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''وہ سب میک اپ کے ماہر ہیں۔ اصل چہروں کا کسی کو علم نہیں ہے اور پھر سروس خاصی بڑی ہے اس لئے ایجنٹ تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ صرف ایک آدمی عمران سامنے رہتا ہے۔ اس کے بارے میں سب جانتے ہیں لیکن یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ایکسٹو اسے مشن کے لئے ہائر کرتا ہے''...... ریمنڈ نے پہلے کی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو یہ کرائے کا سپاہی ہے لیکن فائل میں تو اس کی تعریفوں میں زمین و آسمان ایک کر دیئے گئے ہیں جیسے یہ انسان نہ ہو کوئی مافوق الفطرت مخلوق ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر۔ عمران دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ ہے۔ یہودی اسے دشمن نمبر ایک سمجھتے ہیں۔ اس اکیلے نے جس قدر نقصان یہودیوں کو پہنچایا ہے اتنا نقصان پوری دنیا کے مسلمانوں نے مل کر بھی نہ پہنچایا ہو گا۔ یہ شخص بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا ہے''...... ریمنڈ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اسی لئے اسرائیل کے صدر بھی اسے اے کیٹگری میں رکھنے کا کہہ رہے تھے تاکہ جلد از جلد اس کا خاتمہ کیا جائے۔ ٹھیک ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔ تم جا سکتے ہو''...... فادر جوزف نے فائل

اٹھا کر واپس ریمنڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''یس سر''...... ریمنڈ نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر سلام کر کے وہ مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ فادر جوزف نے فون کا رسیور اٹھایا اور فون کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''جارج بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ فرمایئے کیا حکم ہے''...... جارج نے اس بار قدرے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تم ایکریمیا کی بلیک ایجنسی کے چیف ہو۔ کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے مسلمان ایجنٹ عمران کو جانتے ہو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ آپ کا اس سے کیا تعلق ہے''...... جارج کے لہجے میں حیرت تھی۔

''میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ایک محفل میں بات ہو رہی تھی اور اس کی اتنی تعریفیں کی جا رہی تھیں کہ مجھے یقین نہ آیا اس

لئے میں نے تم سے پوچھا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''وہ ان تعریفوں سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ اگر آپ کا
سے کوئی تعلق ہے تو فوراً اسے ختم کر دیں ورنہ وہ آپ کے سر
پہنچ جائے گا''...... جارج نے کہا۔

''تمہارا مشورہ اچھا ہے لیکن میرا اس سے واقعی کوئی تعلق نہ
ہے۔ اوکے''...... فادر جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
رسیور رکھ دیا۔

''اگر جارج جیسا آدمی اس کے بارے میں ایسا کہہ رہا ہے
پھر وہ صرف اے نہیں بلکہ سپیشل اے کیٹگری میں آتا ہے''...... فاد
جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس
ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آوا
سنائی دی۔

''سٹار گروپ کے چیف جاگر سے بات کراؤ''...... فادر جوزف
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔ کچھ دیر بعد فون کی گھنٹ
بج اٹھی تو فادر جوزف نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے کہا۔

''جاگر لائن پر ہے سپر باس''...... دوسری طرف سے مؤدبا
لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو جاگر۔ میں فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف

نے خود ہی اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''باس۔ جاگر آپ کی خدمت میں حاضر ہے۔ حکم دیجئے''۔
دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا لیکن آواز خاصی
بھاری اور قدرے سرد تھی۔

''سپر سٹار گروپ کی کارکردگی درست جا رہی ہے لیکن اس میں
تیزی کی ضرورت ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''سپر باس۔ اے کیٹگری کے ٹارگٹ ہم نے ہٹ کرنے ہوتے
ہیں اور آپ دیکھ لیں کہ ہم نے باقی کیٹگریوں کی نسبت سب سے زیادہ
تعداد میں ٹارگٹ ہٹ کئے ہیں''...... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو
جانتے ہو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر۔ بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ ہم ایکریمیا میں کئی
مشنز کے دوران اس کے خلاف کام کرتے رہے ہیں''...... جاگر
نے جواب دیا۔

''اسے میں نے سپیشل کیٹگری میں رکھ دیا ہے۔ کیا تم اس کا
خاتمہ کر سکو گے یا سٹار گروپ کو سپر سٹار بنا کر کسی اور کے حوالے کر
دیا جائے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''سپیشل کیٹگری کا مطلب ہے کہ ایک ماہ کے اندر اس کا خاتمہ
ہونا ضروری ہے''...... جاگر نے کہا۔

''یس۔ بولو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''آپ نے صرف عمران کو اے کیٹگری میں رکھا ہے یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دوسرے لوگوں کو بھی''...... جاگر نے پوچھا۔

''صرف عمران کو کیونکہ باقی سامنے نہیں آتے۔ ان کے بارے میں بعد میں فیصلہ کیا جائے گا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر۔ ٹارگٹ ہٹ ہو جائے گا یقینی طور پر''...... جاگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ ٹارگٹ ہٹ نہ ہونے کا نتیجہ تمہارے حق میں کیا نکلے گا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''میں جانتا ہوں سر۔ اب مجھے فوری اس ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے پاکیشیا فوری روانہ ہونا پڑے گا''...... جاگر نے کہا۔

''وہاں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس سمیت اس وقت باگاریا کے دارالحکومت صاقیہ میں موجود ہے۔ اگر تم فوری حرکت میں آ جاؤ تو آسانی سے اسے گھیر کر ختم کر سکتے ہو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''باگاریا میں ہے۔ کیوں۔ وہاں اس کا کیا مشن ہے''...... جاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باگاریا میں پاکیشیائی سفیر تھا جو سی کیٹگری کا ٹارگٹ تھا اس لئے باگاریا میں سپر ایجنٹوں فریڈ اور مورگی کو یہ ٹارگٹ دیا گیا تھا۔ مورگی نے دو روز میں پورا کر دیا۔ پھر اطلاع ملی کہ عمران کی سربراہی میں پاکیشیا سیکرٹ سروس باگاریا پہنچ گئی ہے۔ انہیں روکنے

کی بے حد کوشش کی گئی لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ مورگی اور فریڈ دونوں مارے گئے۔ یقیناً مشن مکمل ہونے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی چند روز وہاں آرام کریں گے اس لئے انہیں آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''سوری سر۔ عمران کو آپ عام ایجنٹ نہ سمجھیں۔ وہ بے حد ہوشیار، تیز اور فعال آدمی ہے اور میں اس کی نفسیات جانتا ہوں۔ وہ صرف مورگی اور فریڈ کو ہلاک کرنے کے لئے ٹیم لے کر باگاریا نہیں آ سکتا۔ اس کے لئے تو وہ ایک دو ایجنٹ بھجوا سکتا تھا۔ وہ یقیناً کسی بڑے ٹارگٹ کے پیچھے آیا ہو گا۔ فریڈ اور مورگی ازخود اس کے راستے میں آ گئے ہوں گے''...... جاگر نے کہا۔

''یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ بڑا مشن کیا ہو سکتا ہے''...... فادر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''یہ معلوم کرنا پڑے گا۔ ویسے آپ بے فکر رہیں۔ یہ عمران بہرحال ایک ماہ کے اندر ہلاک کر دیا جائے گا چاہے یہ دنیا کے کسی بھی خطے میں ہو۔ ہٹ کر دیا جائے گا''...... جاگر نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اسے جاگر اور اس کے گروپ جسے سٹار گروپ کہا جاتا تھا، کی صلاحیتوں کا بخوبی علم تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت صاقیہ کی ایک کالونی کی کوٹھی میں موجود تھا اور اس وقت بڑے کمرے میں عمران کے ساتھ صفدر کیپٹن شکیل اور صالحہ موجود تھے۔

"یہ تنویر اور جولیا کہاں ہیں۔ ناشتے کے بعد سے نظر نہیں رہے"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ دونوں علیحدہ کمرے میں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور پھر اٹھ کر چلے گئے۔ کار بھی لے گئے ہیں۔ نجانے کہاں گئے ہیں انہوں نے کچھ بتایا تو نہیں"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا

"مجھے تو لگتا ہے کہ عمران صاحب کے خلاف کوئی سازش رہی ہے"...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہ تنویر سازش کر سکتا ہے اور نہ ہی جولیا"...... صفدر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں بتاتا ہوں کہ وہ دونوں کہاں گئے ہیں۔ وہ مورگی کو ہلاک کرنے گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران، صفدر اور صالحہ تینوں چونک پڑے۔

"مورگی۔ لیکن وہ تو ہسپتال میں ہے اور زخمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے وہ آسان ٹارگٹ ثابت ہو گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کسی زخمی کو ہسپتال میں ہلاک کرنا تو انسانیت کے خلاف ہے"...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ زیادہ رحمدل نہ بن جایا کریں۔ اگر جولیا اور تنویر نے واقعی یہ فیصلہ کیا ہے تو اچھا فیصلہ ہے۔ دشمن کو کسی صورت کوئی رعایت نہیں دی جانی چاہئے"...... صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پھاٹک سے باہر کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔

"جولیا اور تنویر واپس آئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں"...... صفدر نے کہا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر تکدر کے تاثرات نمایاں تھے۔ کمرے میں گھمبیر خاموشی طاری تھی۔ تھوڑی دیر بعد جولیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے صفدر تھا۔

"مشن مکمل کر آئے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ہاں۔ اس مورگی کا خاتمہ ضروری تھا۔ اس نے پاکیشیائی سفیر ہلاک کرایا تھا اور یہ ہماری دشمن ایجنٹ تھی''...... تنویر نے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ زخمی تھی اور ہسپتال میں تھی۔ یہ انسانیت کے خلاف کارروائی ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تم ایجنٹی سے استعفیٰ دے کر کوئی اور کام کرو۔ سمجھے۔ دشمن زندہ چھوڑ دینا اپنے اور اپنے ملک سے غداری ہے''...... جولیا بھی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''میں ٹیم کا لیڈر ہوں اور یہ لیڈر میں خود بخود نہیں بن گیا۔ تمہارے چیف نے بنایا ہے اس لئے میری اجازت کے بغیر تمہاری یہ کارروائی تمہارے لئے عذاب بھی بن سکتی ہے۔ مجھ سے بات تو کر لیتے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''ہمیں معلوم ہے کہ تم لیڈر ہو لیکن ہمیں یقین تھا کہ تم اس کی اجازت نہ دو گے اور مورگی ٹھیک ہو کر ایک بار پھر ہمارے مقابلے پر آ جائے گی''...... جولیا نے کہا۔

''عمران صاحب۔ مس جولیا اور تنویر ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ مورگی نے پاکیشیائی سفیر کو ہلاک کرا کر اپنے لئے تمام ہمدردیاں خود ہی ختم کر لی تھیں''...... صفدر نے تنویر اور جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور پھر ایسی ہی حمایت کیپٹن شکیل نے بھی کر دی جبکہ صالحہ پہلے ہی جولیا کی حمایت کر رہی تھی۔

''ٹھیک ہے۔ اب جمہوریت کا دور ہے۔ میری کون سنتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

''عمران صاحب۔ فریڈ سے آپ کو کیا معلومات ملی ہیں مین ہیڈکوارٹر کے بارے میں''...... صفدر نے کہا۔

''ارے ہاں۔ تم نے اب تک بتایا نہیں۔ اب فریڈ اور مورگی دونوں ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب مزید کیا کرنا ہے۔ کیا یہاں بیٹھے صرف باتیں ہی کرتے رہو گے''...... جولیا نے کہا۔

''فریڈ اور مورگی ہمارا ٹارگٹ نہیں تھے۔ ہم نے صرف ان سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھیں۔ مورگی سے پوچھنے کی تو نوبت ہی تم لوگوں نے نہیں آنے دی۔ البتہ فریڈ سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ ریڈ اسکائی کے سپر ہیڈکوارٹر کا انچارج ایک بزنس مین فادر جوزف ہے لیکن یہ ہیڈکوارٹر کہاں ہے اس بارے میں فریڈ کو واقعی علم نہ تھا۔ البتہ اس کے لاشعور سے ایک نئی بات کا علم ہوا ہے کہ ہیڈکوارٹر نے مسلم سٹارز کو تین کیٹگریوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ اے، بی اور سی کیٹگری۔ باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو سی کیٹگری میں رکھا گیا تھا اس لئے یہ ڈیوٹی ان کے ذمے لگائی گئی تھی جبکہ اے کیٹگری میں رکھے جانے والے مسلم سٹارز کے خلاف کارروائی ایک خصوصی گروپ کرتا ہے جس کو سٹار گروپ کہا جاتا ہے اور اس کا انچارج ایک آدمی جاگر ہے۔ بس اس سے

زیادہ اسے کچھ معلوم نہ تھا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب آپ اس جاگر کو ٹریس کریں گے اور کیا یہ ضروری ہے کہ جاگر کو اس ہیڈکوارٹر کا علم ہو۔ اس جیسے گروپ تو یہودیوں نے پوری دنیا میں رکھے ہوں گے۔ ہم کس کس کو ٹریس کر کے ان سے لڑتے رہیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''جاگر اے کیٹگری کو ڈیل کرتا ہے تو لازماً اسے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بھی معلوم ہو گا اور اگر نہ ہو گا تو فون نمبر کا تو علم ہو گا۔ فون نمبر معلوم ہو جائے تو جگہ ہم خود ٹریس کر لیں گے''...... عمران نے کہا۔

''فون نمبر تو فریڈ کو بھی معلوم ہو گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ خود فون نہیں کر سکتا تھا اور جو کال ہیڈکوارٹر سے آتی تھی اس کا نمبر ڈسپلے نہیں ہوتا تھا اس لئے اسے نمبر معلوم نہیں تھا''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس فادر جوزف کو کیوں نہ ٹریس کیا جائے''...... صالحہ نے کہا۔

''جوزف نام کے لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد ہوں گے اور اس نام کے بے شمار پادری ہوں گے جنہیں فادر جوزف کہا جاتا ہو گا۔ یہ اس قدر عام نام ہے کہ اس سے کوئی بات سرے سے معلوم ہی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر آپ نے کیا سوچا ہے۔ جاگر کو بھی تو تلاش کرنا پڑے

گا''...... صفدر نے کہا۔

''جاگر کا نام میرے لاشعور میں محفوظ ہے لیکن سامنے نہیں آ رہا۔ بہرحال کوشش تو کرنا ہی پڑے گی۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے تو مسائل حل نہیں ہو سکتے''...... عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز نمایاں طور پر سنائی دینے لگی۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے ایکریمیا اور اس کے دارالحکومت ولنگٹن کا رابطہ نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً دونوں نمبر بتا دیئے گئے تو عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ اب ولنگٹن کی انکوائری کو کال کر رہا تھا۔ چونکہ اقوام متحدہ کے تحت پوری دنیا میں انکوائری نمبر کے لئے ایک ہی نمبر مقرر تھا اس لئے انکوائری کا نمبر پوچھنے کی عمران کو ضرورت نہ تھی۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمی تھا۔

''کلیگ ٹریڈنگ کارپوریشن کا نمبر دے دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل

دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کلیگ ٹریڈنگ کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''جنرل مینجر کلیگ سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس عمران بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہوگئی۔

''ہیلو۔ کلیگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ پاکیشیا سے''...... عمران نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ پرنس عمران آپ نے اچھا کیا کہ ڈگریاں دوہرا دیں ورنہ اتنے طویل عرصے بعد میں پہچان نہ سکتا۔ خوش آمدید۔ آج کا دن تو بڑا مبارک ہے کہ بڑے طویل عرصے بعد پرنس عمران کو کلیگ یاد آ گیا ہے''...... دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ اور خلوص بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''تمہیں یاد کرنے کا مطلب ہے کہ دس بارہ ہزار ڈالرز سے ہاتھ دھونا اور میں صرف نام کا پرنس ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے کلیگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ نے دس بارہ ہزار ڈالرز کہہ کر میری بڑی حوصلہ افزائی کی ہے کیونکہ پرنس سے اتنی بڑی رقم کی امید میں لگا ہی نہ سکتا تھا۔ بہرحال بتائیں کیا حکم ہے''...... کلیگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ایک ایجنٹ ہے جاگر۔ بس اس سے زیادہ اس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ یہ کون صاحب ہیں اور ان کا حدود اربعہ کیا ہے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''صرف نام سے کچھ معلوم نہیں ہوسکتا۔ اس نام کے تو ایکریمیا میں بے شمار لوگ ہوں گے۔ کوئی مزید اشارے دیں تب بات بنے گی''...... کلیگ نے کہا۔

''دوسرا اشارہ یہ ہے کہ یہ لازماً کٹر یہودی ہوگا۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اب شاید معلومات مل جائیں۔ آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ کال کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''اس قدر مبہم اشارے اور نام سے یہ کلیگ اس آدمی کو کیا واقعی ٹریس کر لے گا''...... صفدر نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کلیگ کا اصل بزنس ہی یہی ہے۔ اس کا نیٹ ورک پورے ایکریمیا اور یورپ میں پھیلا ہوا ہے۔ وہ سرکاری ایجنسیوں، جرائم

پیشہ تنظیموں اور ایسی ہی دوسری ایجنسیوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کر کے دوسروں کو فروخت کرتا ہے اور اس کا بزنس پورے ایکریمیا میں سب سے کامیاب جا رہا ہے''...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''میں نے محسوس کیا ہے کہ عمران صاحب نے اس جاگر کو کٹر یہودی ایجنٹ بتایا تو کلیگ کے انداز میں اطمینان اور اعتماد ابھر آیا تھا''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہاں۔ اس طرح معاملات ایک مخصوص دائرے میں آ گئے''...... عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح کی باتیں کر کے عمران نے دو اڑھائی گھنٹے گزارے اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کلیگ ٹریڈنگ کارپوریشن''...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس عمران بول رہا ہوں پاکیشیا سے۔ کلیگ سے بات کراؤ''......عمران نے کہا۔

''یس سر۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''کلیگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد کلیگ کی آواز سنائی دی۔

''مفلس اور قلاش پرنس عمران بول رہا ہوں۔ ویسے پرنس فرمایا کرتے ہیں لیکن مفلس اور قلاش پرنس بول ہی سکتا ہے''......عمران

نے کہا تو دوسری طرف سے کلیگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ سے میں نے کچھ طلب تو نہیں کیا۔ پھر آپ کیوں اپنی مفلسی کا رونا رو رہے ہیں''......کلیگ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے پھر تو تم انتہائی شریف آدمی ہو۔ ٹھیک ہے اور کچھ نہیں تو بہرحال پرفیوم کا تحفہ تمہیں ضرور ملے گا''...... عمران نے کہا تو کلیگ ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑا۔

''تحفے کا شکریہ۔ آپ کا کام ہو گیا ہے۔ جاگر کے بارے میں اس لئے معلومات مل گئی ہیں کہ آپ نے اسے کٹر یہودی ایجنٹ بتایا تھا۔ میرے نیٹ ورک میں یہودیوں کے لئے علیحدہ سیکشن موجود ہے۔ اس نے معلومات مہیا کی ہیں لیکن پہلے وہ پرفیوم والا تحفہ''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تمہیں پرفیوم سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ تمہاری تو قوت شامہ بھی شراب پی پی کر ختم ہو چکی ہے''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے کلیگ بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

''اوکے۔ اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ آپ واقعی مفلس اور قلاش پرنس ہو کر پرفیوم کے تحفے سے بھی بھاگ رہے ہیں۔ بہرحال سنیں۔ جاگر ایکریمیا کی ریاست گاربو سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا ایک پورا گروپ ہے جو بڑی بڑی وارداتوں میں ملوث رہتا ہے۔ اس کے گروپ کو سٹار گروپ کہا جاتا ہے۔ انتہائی تیز، خطرناک اور انتہائی متحرک ایجنٹ ہے۔ خاص طور پر غیر یہودیوں کے لئے تو یہ

قصاب سے بھی زیادہ سفاک سمجھا جاتا ہے''...... کلیگ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا وہ گروپ گاربو میں رہتا ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''ہاں۔ گاربو میں ایک بدنام زمانہ کلب ہے جسے بلیک کلب کہا جاتا ہے۔ یہ کلب انتہائی خطرناک افراد کا پسندیدہ کلب ہے اور کہا جاتا ہے کہ بلیک کلب کا اصل مالک جاگر ہے لیکن وہ خود وہاں کم ہی جاتا ہے۔ البتہ وہاں سے اس کے بارے میں آپ کو مزید معلومات آسانی سے مل سکتی ہیں۔ بس اس سے زیادہ میں کسی مفلس اور قلاش پرنس کی خدمت نہیں کر سکتا''...... کلیگ نے کہا۔

''تم تو مفلس اور قلاش نہیں ہو اس لئے لازماً تمہارا کسی بینک میں اکاؤنٹ بھی ہوگا۔ چلو کوئی چیک نہ دو لیکن وہ اکاؤنٹ نمبر تو بتا دو تاکہ میں معلوم کر سکوں کہ آج کل تمہاری مالی حیثیت کیسی ہے اور اگر میری طرح حالت پتلی ہے تو پھر اس کے پتلے پن کو کچھ گاڑھا کیا جا سکے لیکن ایک بات بتا دوں کہ صرف ایک لاکھ ڈالر جتنا گاڑھا ہو سکے گا اسی پر تمہیں اکتفا کرنا ہوگا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ اتنی رقم۔ پھر تو وارے نیارے ہو جائیں گے۔ اکاؤنٹ اچھی طرح نوٹ کر لیں۔ کہیں بھول کر کسی اور کے اکاؤنٹ میں رقم نہ جمع کرا دیں''...... دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور ساتھ ہی بینک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر کی تفصیل بتا دی۔

''اوکے۔ تھینک یو کلیگ۔ گڈ بائی''...... عمران نے کہا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ اس کے سارے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ لاؤڈر کا بٹن عمران نے آخر میں آن کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز واضح طور پر سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور اٹھانے کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ انتھونی بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ایکریمین تھا۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ نے فون کیا ہے۔ کیا آپ ونگٹن میں ہیں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''نہیں۔ میں باگاریا میں ہوں۔ ایک بینک اور اکاؤنٹ کی تفصیل نوٹ کرو''...... عمران نے کہا۔

''یس عمران صاحب۔ کرائیں نوٹ''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے کلیگ کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

''یس سر۔ نوٹ کر لیا ہے میں نے''...... انتھونی نے کہا۔

''اس اکاؤنٹ میں فوری طور پر ایک لاکھ ڈالر بھجوا دو اور اپنے چیف کو بھی اس کی اطلاع کر دینا''...... عمران نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اور یہ بتاؤ کہ ایکریمیا کی ریاست گاربو میں ٹیم کے لئے تعاون کی کوئی ٹپ ہے تمہارے پاس''...... عمران نے کہا۔

''گاربو۔ جی ہاں۔ وہاں میرے بھائی ہنری کا کلب ہے۔ ریڈ لائن کلب۔ وہ آپ کو نہ صرف اچھی طرح جانتا ہے بلکہ میرے ساتھ کئی بار آپ سے اس کی ملاقات بھی ہو چکی ہے''...... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ارے۔ وہ تو نہیں جس کے بال گہرے سرخ ہیں''...... عمران نے اچانک کہا۔

''جی ہاں۔ وہی ہے۔ میں اس کا فون نمبر آپ کو بتا دیتا ہوں۔ آپ فون کر کے اس سے کوئی بھی خدمات لے سکتے ہیں۔ بے فکر ہو کر''...... انتھونی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے بھائی ہنری کا فون نمبر بتا دیا تو عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

''باگاریا سے ایکریمی ریاست گاربو کا رابطہ نمبر بتا دیں''۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''ریڈ لائن کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ ہنری سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''پاکیشیا سے۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہیلو۔ ہنری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ اوہ۔ آج کیسا خوش قسمت دن ہے کہ آپ نے مجھے براہ راست فون کیا ہے۔ حکم دیجئے''...... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا جیسے کسی کو خلاف توقع کوئی بڑی خوشخبری مل گئی ہو۔

''تمہارے بھائی سے میں نے تمہارا نمبر لیا ہے۔ میں ٹیم کے ساتھ گاربو آ رہا ہوں۔ وہاں مجھے رہائشی کوٹھی، دو کاریں اور تھوڑا سا اسلحہ چاہئے۔ کیا تم اس طرح بندوبست کر سکتے ہو کہ تمہارے علاوہ اور کسی کو علم نہ ہو۔ کوٹھی میں ہمیں دو کاریں، میک اپ کا سامان اور اسلحہ وغیرہ بھی چاہئے۔ اس کا تمہیں باقاعدہ معاوضہ دیا جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں عمران صاحب۔ لیکن آپ یہاں کس کے خلاف کام کرنے آ رہے ہیں۔ یہ تو ایکریمیا کی قدرے پسماندہ

ریاست ہے''...... ہنری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس معاملے میں تم جتنا کم جانو گے اتنے ہی فائدے میں رہو گے''...... عمران نے کہا۔

''اوکے عمران صاحب۔ یہاں ڈان کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو ایک حاضر ہے۔ میرے علاوہ اس کا علم کسی کو نہیں ہے۔ دو کاریں بھی وہاں پہنچ جائیں گی۔ میک کا سامان اور اسلحہ بھی پہنچا دیا جائے گا۔ باہر نمبروں والا لاک لگا دیا جائے گا۔ کوٹھی کا نمبر ہی اس لاک کو کھولنے کے لئے ہو گا''...... ہنری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''شکریہ۔ پھر بات ہو گی''...... عمران نے کہا اور ایک طویل سانس لے کر رسیور رکھ دیا۔

''تو آپ اب جاگر کے پیچھے گاربو جائیں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ اس کے علاوہ بظاہر اور کوئی صورت نہیں ہے۔ جاگر سے ہمیں شاید سپر ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات مل جائیں کیونکہ وہ اے کیٹگری کے مسلم سٹارز کے خلاف کام کرتا ہے۔ ایسے آدمی کو اور اس کے گروپ کو ویسے بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ ظاہر ہے فریڈ اور مورگی کی موت کی خبر ہیڈکوارٹر تک پہنچ جائے گی۔ ہو سکتا ہے کہ اس جاگر کو یہاں ہمارے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجا جائے جبکہ ہم وہاں پہنچ

جائیں''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ ان کے خیال کے مطابق ہم یہاں فریڈ اور مورگی سے انتقام لینے کے لئے آئے ہیں اور چونکہ یہ انتقام لے لیا گیا ہے اس لئے ہم واپس چلے جائیں گے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آپ کا خیال درست ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے۔ ہمیں بہرحال آگے تو بڑھنا ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

جاگر لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک تھا۔ اس کے سر پر موجود بال خاصے گھنے تھے۔ وہ گاربو میں اپنے ہیڈکوارٹر میں بنائے گئے آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے گروپ جسے سٹار گروپ کہا جاتا تھا، میں دس افراد شامل تھے جن میں چار عورتیں اور چھ مرد تھے۔ جاگر خود بھی بے حد تربیت یافتہ تھا اور اس کے سارے ساتھی بھی اس کی طرح انتہائی تربیت یافتہ تھے۔ جاگر بے حد ہوشیار، ذہین اور فعال ایجنٹ تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی سب کٹڑ یہودی تھے اور مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتے تھے اور خاص طور پر عمران کو تو سب یہودی اپنا دشمن نمبر ایک سمجھتے تھے۔ جاگر کے ذہن میں بھی عمران کے لئے شدید نفرت بھری ہوئی تھی۔ یہ تو اس کی مجبوریاں تھیں کہ وہ عمران کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا نہ گیا تھا ورنہ اس کا دل چاہتا تھا کہ وہ اڑ کر پاکیشیا پہنچ جائے اور اس عمران کا خاتمہ کر دے لیکن

اسے اب تک موقع نہ مل سکا تھا لیکن اب قدرت نے خود بخود اسے یہ موقع دے دیا تھا۔

جاگر اے کیٹگری کے خلاف کام کرتا تھا جو سب سے مشکل کام تھا لیکن یہ اس کی کارکردگی تھی کہ اس وقت تک وہ بیس مسلم سٹارز کا خاتمہ کر چکا تھا اور اب یہ اکیسواں کیس اسے دیا گیا تھا۔ فادر جوزف نے عمران کو اے کیٹگری دے دی تھی اور اسے اس کے مقابل منتخب کیا تھا اور ایک ماہ کا وقت دیا گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اگر ایک ماہ کے اندر وہ عمران کا خاتمہ نہ کر سکا تو پھر اسے بھی ہلاک کر دیا جائے گا اور یہی سپر سیکشن کا اصول تھا جس پر انتہائی سختی سے عمل کیا جاتا تھا۔ وہ اس وقت بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ کس طرح ایسا پلان بنائے کہ عمران سے اس کی دو بدو فائٹ ہو سکے اور اس کی ایک ایک ہڈی توڑ کر اسے عبرتناک موت مار دے تاکہ اس نے یہودیوں کو جو نقصان پہنچایا ہے اس کا بھی کسی حد تک ازالہ ہو سکے۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا تو جاگر نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ دروازے پر ایک خوبصورت، نوجوان اور متناسب جسم کی مالک لڑکی کاندھے پر بیگ لٹکائے موجود تھی۔

''میں اندر آ سکتی ہوں باس''...... لڑکی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا تو جاگر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"میں باہر جا سکتا ہوں میڈم"...... جاگر نے بھی ہنستے ہوئے کہا تو لڑکی کھلکھلا کر ہنس پڑی اور ہنستی ہوئی اندر داخل ہوئی۔

"تمہارے چہرے پر انتہائی سنجیدگی تھی کہ مجھے بغیر اجازت اندر آنے کی ہمت ہی نہ پڑی۔ کیا ہوا ہے"......لڑکی نے سائیڈ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"سپیشل اے کیٹگری ٹارگٹ دیا گیا ہے اور ایک ماہ کی مدت ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ اگر ایک ماہ میں ٹارگٹ ہٹ نہ ہوا تو کیا ہوگا"...... جاگر نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"تو یہ کون سی نئی بات ہے تمہارے لئے۔ نجانے کب سے تم چیلنج قبول کرتے چلے آ رہے ہو اور ہمیشہ کامیابی نے تمہارے قدم چومے ہیں۔ اس بار ایسا کیا ٹارگٹ ہے کہ تم اس قدر سنجیدہ ہو رہے ہو"......لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہودیوں کا دشمن نمبر ایک ایسا شخص ہے جس نے اسرائیل میں گھس کر یہودیوں کو بے پناہ نقصان پہنچایا ہے اور کوئی بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا۔ بے شمار یہودی تنظیمیں اس کے ہاتھوں ختم ہو گئیں حالانکہ وہ بظاہر ایک احمق سا آدمی نظر آتا ہے"...... جاگر نے کہا تو لڑکی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ایسا کوئی آدمی اب تک اس دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوا۔ تم مذاق کر رہے ہو"......لڑکی نے کہا۔

"تم پاکیشیا کے بارے میں جانتی ہو فراسٹ"...... جاگر نے

کہا۔

"پاکیشیا۔ ہاں اتنا کہ وہ براعظم ایشیا کا ایک پسماندہ ملک ہے لیکن اسرائیل کی طرح وہ بھی ایک نظریاتی ریاست ہے۔ مسلمانوں کی نظریاتی ریاست، لیکن وہ انتہائی پسماندہ ملک ہے"...... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہی ہے لیکن اس کی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے عمران کو دنیا کا خطرناک ایجنٹ کہا جاتا ہے اور جس کے بارے میں تم سے میں بات کر رہا ہوں وہ یہی عمران ہے سپیشل اے کیٹگری اور یہ بھی سن لو کہ باگاریا میں ریڈ اسکائی کے سپر ایجنٹس فریڈ اور مورگی دونوں اس کے ہاتھوں مارے جا چکے ہیں"...... جاگر نے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ فریڈ اور مورگی دونوں واقعی سپر ایجنٹس تھے۔ میں انہیں اچھی طرح جانتی ہوں جاگر۔ ان دونوں کی موت تو واقعی خطرے کی گھنٹی ہے"...... فراسٹ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی ایسا اقدام کیا جائے کہ جلد از جلد اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو جائے لیکن وہ باگاریا میں ہیں اور میں ان سے دور گاربو میں۔ اگر میں یہاں سے باگاریا جاؤں تو وہ وہاں سے جا چکے ہوں گے کیونکہ ان کا وہاں کام ختم ہو چکا ہے۔ اگر ہم پاکیشیا جائیں تو ہو سکتا ہے کہ

وہ کہیں اور کا رخ کر لیں اور ہم وہاں بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہ جائیں۔ اس طرح ایک ماہ ختم ہو جائے اور ہمیں موت کی سزا دے دی جائے''...... جاگر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تمہاری سوچ درست ہے لیکن اس کا کوئی حل بھی تو سوچنا ہو گا''......فراسٹ نے کہا۔

''یہ تو معلوم ہو کہ وہ اب کہاں کا رخ کرتے ہیں۔ اس کے لئے میں نے ایک کام کیا ہے کہ باگاریا ایئر پورٹ پر ایک گروپ کو ٹاسک دے کر تعینات کیا ہوا ہے کہ وہ وہاں چیکنگ کرتا رہے اور یہ لوگ جس طرف کا رخ کریں ہمیں اس کی اطلاع مل جائے''۔ جاگر نے کہا۔

''کیا وہ اصل حلیوں میں ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ ایشیائی حلیوں میں''......فراسٹ نے چونک کر پوچھا۔

''نہیں۔ وہ میک اپ کے ماہر ہیں۔ صرف ان کی تعداد کا علم ہے۔ یہ دو عورتوں اور چار مردوں پر مشتمل گروپ ہے اور چونکہ یہ لوگ اپنا مشن مکمل کر کے واپس جا رہے ہوں گے اس لئے چوکنا بھی نہیں ہوں گے کہ گروپ کو علیحدہ علیحدہ کر لیں۔ پھر اس عمران کا قد وقامت بھی مجھے معلوم ہے۔ وہ بھی میں نے چیکنگ کرنے والوں کو بتا دیا ہے اس لئے مجھے امید ہے کہ ہمیں درست معلومات مل جائیں گی''...... جاگر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فراسٹ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی میز پر موجود فون کی گھنٹی بج اٹھی تو

جاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جاگر نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''باگاریا ایئر پورٹ سے رابرٹ کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... جاگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ رابرٹ بول رہا ہوں باگاریا ایئر پورٹ سے''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ جاگر بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے''...... جاگر نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ کا بتایا ہوا گروپ ونگٹن جانے کے لئے طیارے میں سوار ہو رہا ہے''...... رابرٹ نے کہا۔

''تعداد پوری ہے یا کم زیادہ ہے''...... جاگر نے پوچھا۔

''پوری ہے۔ دو عورتیں اور چار مرد اور جو قد وقامت ایک مرد کا آپ نے بتایا تھا وہی اس گروپ کا لیڈر معلوم ہوتا ہے اور یہ لوگ بعض اوقات آپس میں کسی ایشیائی زبان میں بھی بات کر لیتے ہیں''...... رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کے کاغذات کی نقول لے کر مجھے فیکس کر دو اور فلائٹ کی تفصیل بھی بتا دو''...... جاگر نے کہا تو دوسری طرف سے رابرٹ نے فلائٹ کی تفصیل بتا دی۔

''باگاریا سے ولنگٹن یہ فلائٹ کب پہنچے گی''...... جاگر نے پوچھا۔

''ساڑھے چار گھنٹے کی پرواز ہے باس''...... رابرٹ نے جواب دیا۔

''اوکے۔ کاغذات کی نقول جلد بھجوا دو''...... جاگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ میں پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''روبن۔ باگاریا سے رابرٹ کاغذات کی نقول یہاں فیکس کر رہا ہے۔ جیسے ہی یہ نقول یہاں پہنچیں تم نے انہیں ولنگٹن میں کانزی کو فیکس کر دینی ہیں اور مجھے اطلاع دینی ہے''...... جاگر نے سخت لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جاگر نے انٹرکام کا رسیور رکھ دیا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے اس پر یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ولنگٹن میں کانزی جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ''۔ جاگر نے سرد لہجے میں کہا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو جاگر نے رسیور رکھ دیا۔

''تو اب تم ولنگٹن ایئر پورٹ پر کانزی کے ذریعے انہیں ختم کرانا چاہتے ہو''...... فراسٹ نے کہا تو جاگر بے اختیار ہنس پڑا۔

''اگر اس طرح یہ لوگ ختم ہو سکتے تو اب تک ہزاروں بار ختم ہو چکے ہوتے۔ ان پر بے شمار حملے ہو چکے ہیں لیکن آج تک موت کی حد تک معاملات نہیں پہنچے۔ زیادہ سے زیادہ یہ زخمی ہو جاتے ہیں لیکن ان کی قوت ارادی ان کو دوبارہ زندگی کی طرف لے آتی ہے۔ میں صرف ان کی منزل ٹریس کرنا چاہتا ہوں۔ پھر ان پر حملے کا کوئی فول پروف طریقہ سوچوں گا''...... جاگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جاگر نے مخصوص انداز میں کہا۔

''کانزی لائن پر ہے۔ بات کیجئے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو''...... جاگر نے کہا۔

''یس باس''...... میں کانزی بول رہا ہوں۔ حکم دیجئے باس''۔ کانزی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہیڈکوارٹر سے تمہیں چھ افراد کے کاغذات کی نقول بھیجی جا رہی ہے یعنی فیکس کی جا رہی ہے۔ یہ چھ افراد کا گروپ ہے جس میں دو عورتیں اور چار مرد شامل ہیں۔ یہ گروپ باگاریا سے ولنگٹن بائی ایئر پہنچ رہا ہے۔ تم نے ان کی مشینی نگرانی کرنی ہے کہ یہ لوگ ولنگٹن

میں رہتے ہیں یا آگے کہیں جاتے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک اور تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے مشینی نگرانی کی بات کر رہا ہوں۔ کوشش کرو کہ ان کی گفتگو بھی سن سکو یا ریکارڈ ہو سکے تا کہ ان کے آئندہ کے عزائم بھی سامنے آ سکیں۔ پھر تم نے فوری طور پر مجھے رپورٹ دینی ہے“...... جاگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے فلائٹ کی تفصیلات بھی بتا دیں۔

”آپ بے فکر رہیں باس۔ تمام کام آپ کی ہدایت کے مطابق ہو گا“...... کازی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ مجھے تمہاری کال کا انتظار رہے گا“...... جاگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب چھ سات گھنٹوں بعد ہی کال آئے گی اس لئے کیوں نہ کسی ہوٹل کا چکر لگا لیا جائے۔ یہاں بیٹھ کر تو بور ہو جائیں گے“...... فراست نے کہا۔

”ہاں آؤ“...... جاگر نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو فراست بھی اپنی بات فوری تسلیم کر لئے جانے کی وجہ سے مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

حصہ اول ختم شد

عمران سیریز

ریڈ اسکائی

حصہ دوم

مظہر کلیم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ------- مظہر کلیم ایم اے
اہتمام ----- محمد ارسلان قریشی
تزئین ------- محمد علی قریشی
طابع ------- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

کتب منگوانے کا پتہ

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address
arsalan.publications@gmail.com

''عمران صاحب۔ ہماری نگرانی ہو رہی ہے''...... صفدر نے آہستہ سے عمران سے کہا۔ وہ سب اس وقت ولنگٹن ایئر پورٹ کے پبلک لاؤنج میں موجود تھے۔ چونکہ بے شمار فلائٹس مسلسل آ جا رہی تھیں اس لئے یہاں تقریباً ہر وقت ہی خاصا رش رہتا تھا جبکہ اس وقت عام حالات سے بھی زیادہ رش اس لئے تھا کہ اس وقت فلائٹوں کی تعداد عام اوقات سے زیادہ ہوتی تھی۔ پبلک لاؤنج میں رش کے باوجود سب لوگ اطمینان سے کھڑے باہر جانے کے لئے اپنی باری کے منتظر تھے اور کسی قسم کی کوئی ہڑ بونگ نہ تھی۔

''ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ کونے میں لمبے قد والا آدمی نگرانی کرنے والی مشین لئے کھڑا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا مطلب ہے عمران صاحب کہ ہمارے یہاں پہنچنے کی

کسی نہ کسی کو پہلے سے اطلاع تھی''......صفدر نے کہا۔

''نہ صرف اطلاع تھی بلکہ شاید ہمارے بارے میں تفصیلی معلومات بھی بھجوائی گئی ہیں کیونکہ ہم نے نئے میک اپ کر رکھے ہیں''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر اب کیا پروگرام ہے''......صفدر نے کہا۔

''ہم نے یہاں صرف ایک روز ٹھہرنا ہے۔ اس کے اور ساتھی بھی ہوں گے۔ اگر انہیں چھیڑا گیا تو معاملات ابھی سے کوئی اور رخ اختیار کر لیں گے اس لئے خاموش رہو۔ البتہ سب ساتھیوں کو کہہ دو کہ وہ پاکیشیائی زبان کا کوئی لفظ منہ سے نہ نکالیں''۔ عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا ہٹا اور سائیڈ پر کھڑے کیپٹن شکیل اور تنویر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب پبلک لاؤنج سے باہر آئے۔ عمران نے دو ٹیکسیاں لیں اور وہ سب ہوٹل گرانڈ کے لئے روانہ ہو گئے جہاں عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے کمرے بک کرائے ہوئے تھے۔ عمران کا طریقہ یہی تھا کہ وہ کسی دوسری جگہ جانے سے پہلے فون پر ہی ہوٹل میں کمروں کی بکنگ کرا لیتا تھا تاکہ وہاں جا کر ادھر ادھر بھٹکنا نہ پڑے۔ ہوٹل گرانڈ پہنچ کر وہ سب پہلے تو اپنے اپنے کمرے میں چلے گئے اور پھر فریش ہو کر اور لباس تبدیل کر کے وہ جب عمران کے کمرے میں پہنچے تو عمران نے ان سب کے لئے ہاٹ کافی کا آرڈر دے دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس

کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... رابطہ ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں کلارک''......عمران نے کہا۔

''اوہ یس سر۔ حکم پرنس''...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

''ہم اس وقت ہوٹل گرانڈ میں ہیں۔ ہمارے خلاف تھرڈ آپشن استعمال ہو رہا ہے اس لئے ہم اسے فورتھ آپشن میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں بغیر کسی قسم کی اطلاع کے''......عمران نے کہا۔

''صرف ایک یا سب کے بارے میں حکم ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''صرف ایک''......عمران نے کہا۔

''اوکے سر۔ نصف گھنٹے میں حکم کی تعمیل ہو جائے گی''۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھتے ہی سیر وسیاحت کی باتیں شروع کر دیں کہ یہاں کون کون سی جگہیں دیکھنے کے قابل ہیں۔ اس کے ساتھی اس کا اشارہ سمجھ گئے تھے اس لئے وہ سب ہی ادھر ادھر کی باتوں میں مصروف ہو گئے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''تعمیل کر دی گئی ہے۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں۔

آپ کے فون کی لائن کو بھی کور کر لیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''......عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''کون تھا یہ''......صفدر نے کہا۔

''تمہارے چیف کا ولنگٹن میں سپیشل ایجنٹ۔ اب اس کمرے کے باہر سپیشل جمپر لگا دیا گیا ہے اس لئے اب اس کمرے میں ہونے والی تمام بات چیت باہر سے نہ سنی جا سکے گی اور نہ ہی فون پر ہونے والی گفتگو چیک یا لیک ہو سکے گی اس لئے اب کھل کر بات ہو سکتی ہے''......عمران نے کہا۔

''تم اس بار کچھ چینج نظر آ رہے ہو۔ بجائے نگرانی کرنے والوں کو پکڑنے کے الٹا ان سے چھپ رہے ہو''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''میں ادھر ادھر الجھنا نہیں چاہتا۔ اگر ہم یہاں ولنگٹن میں کسی چکر میں پھنس گئے تو بری طرح الجھ کر یہیں تک محدود ہو کر رہ جائیں گے جبکہ ہمیں ابھی جاگر کو ٹریس کرنا ہے اور پھر اس جاگر سے سپر ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہاں ولنگٹن میں بھی لازماً اس تنظیم کا سب ہیڈکوارٹر ہو گا۔ وہاں سے سپر ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں''......کیپٹن شکیل نے کہا۔

''یہاں بھی فریڈ اور مورگی جیسے سپر ایجنٹس ہوں گے۔ اس طرح تو ہمیں ہیڈکوارٹر تک پہنچنے میں صدیاں لگ جائیں گی۔ البتہ تمہاری بات سن کر میرے ذہن میں ایک آئیڈیا آیا ہے۔ اس پر کام کیا جا سکتا ہے۔ پھر شاید ہمیں جاگر کے پیچھے بھی نہ بھاگنا پڑے''......عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تھا اس لئے دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز کمرے میں بخوبی سنائی دینے لگی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

''یس۔ روبرٹ بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں''......عمران نے کہا۔

''پرنس۔ اوہ۔ اوہ۔ آپ کہاں سے بات کر رہے ہیں''۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

''یہیں ولنگٹن میں ہی ہوں لیکن فی الحال سامنے نہیں آ سکتا''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ فرمایئے کیا حکم ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یہودیوں نے ایک تنظیم ریڈ اسکائی بنائی ہوئی تھی۔ جسے اپ گریڈ کر دیا گیا ہے جس کا نام ریڈ اسکائی سپر سیکشن ہے۔ اس کا چیف کوئی فادر جوزف نامی یہودی ہے جو ادویات کا بزنس کنگ بھی کہلاتا ہے۔ مجھے اس کے ہیڈکوارٹر کا پتہ چاہئے''...... عمران نے

کہا۔

''اس کے ہیڈکوارٹر کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ البتہ کہا جاتا ہے کہ گاربو میں رہنے والا ایک آدمی جس کا نام جاگر ہے وہ اس لئے اس سے واقف ہے کہ وہ اس تنظیم کا سپریئر ایجنٹ ہے۔ وہ ہیڈکوارٹر جاتا رہتا ہے۔ بس اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''او کے۔ اب ایک اور بات سن لو۔ ہم یہاں ہوٹل گرانڈ میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ ایئر پورٹ پر ہماری مشینی نگرانی کر رہے تھے۔ وہ اب بھی لازماً ہوٹل گرانڈ کے اندر اور باہر موجود ہوں گے۔ کیا تم انہیں چھیڑے بغیر معلوم کرا سکتے ہو کہ ان کا تعلق کس سے ہے''...... عمران نے کہا۔

''نگرانی کر رہے ہیں''...... روبرٹ نے کہا۔

''ہاں''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''او کے۔ ایک گھنٹے بعد آپ دوبارہ فون کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''یہ کون تھا''...... جولیا نے پوچھا۔

''یہاں ایکریمیا میں اس کا نیٹ ورک بہت دور تک پھیلا ہوا ہے اور یہ غیر یہودی ہے''......عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس نے معاوضہ تو طلب نہیں کیا''...... جولیا نے کہا۔

''انہیں معلوم ہے کہ پرنس آف ڈھمپ بس نام کا ہی پرنس ہے ورنہ اس کے پاس دینے کو کچھ نہیں''......عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اس کے باوجود وہ آپ کو نا نہیں کرتے عمران صاحب''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے ایک دفعہ نا کی تھی اور پوری ایک سو جوتیاں کھائی تھیں اس لئے سب کو سبق یاد ہے''......عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کس سے جوتیاں کھائی تھیں آپ نے''......صفدر نے کہا۔

''ایک ہی ہستی ہے جسے مجھ جیسے ناخلف کو جوتیاں مارنے کا حق حاصل ہے اور وہ اس حق کو استعمال کرنا بھی جانتی ہیں اماں بی''......عمران نے کہا تو سب نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں عمران کی بات پر مکمل یقین ہو۔

''آپ نے کس بات پر نا کی تھی''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے میری جرأت ہے کہ میں نا کر سکوں۔ البتہ میں نے شیطان کی طرح جواز پیش کرنے کی کوشش کی اور اماں بی نے کہا، اچھا تو تعمیل کی بجائے جواز پیش کرتے ہو اور اس کے بعد گنتی شروع۔ وہ تو ڈیڈی وہاں سے گزرے تو انہوں نے میری جان بچوائی ورنہ اس روز میری کھوپڑی جب تک ٹکڑوں میں تقسیم نہ ہو

جاتی اماں بی کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوا کیا تھا۔ اس کی تفصیل تو بتائیں''...... صالحہ نے دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''ہونا کیا تھا۔ میں کوٹھی پر جاتا ہوں تو پہلے اماں بی کے پاس جاتا اور انہیں سلام کر کے آخر میں جاتے ہوئے اگر ڈیڈی کوٹھی پر ہوتے تو انہیں جا کر سلام کرتا۔ ایک روز اماں بی نے حکم دیا کہ آئندہ جب بھی کوٹھی پر آیا کروں تو پہلے جا کر ڈیڈی کو سلام کیا کروں۔ وہ گھر کے سربراہ ہیں بعد میں میرے پاس آیا کرو جس پر میں نے جواز پیش کرنے کی کوشش کی ہمارے دین میں والدہ کو والد سے زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ بس اس پر گنتی شروع ہو گئی''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''اور شیطان والی بات کیا کی تھی آپ نے''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شیطان نے بھی اللہ تعالیٰ کا حکم ماننے کی بجائے آدم کو سجدہ نہ کرنے کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی اس لئے ہمیشہ کے لئے راندہ درگاہ اور مردود قرار دے دیا گیا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''عمران صاحب۔ ہوسکتا ہے روبرٹ آپ کو کوئی اطلاع دے دے جو جاگر والی اطلاع سے مختلف ہو تو آپ کیا فیصلہ کریں گے۔

کیا اس انداز میں معلومات حاصل کرنے سے آپ کنفیوژ نہ ہو جائیں گے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''ہمارا تو کام ہی مختلف معلومات حاصل کرنا ہے اور پھر ان کا تجزیہ کر کے ہی فیصلہ کیا جا سکتا ہے اور اصول یہ ہے کہ خوب غور و فکر کر کے فیصلہ کرو لیکن جب فیصلہ کر لو تو پھر اس پر ڈٹ جاؤ۔ اس طرح کنفیوژن سے آدمی بچ جاتا ہے۔ نتیجہ جو بھی نکلے گا اس بارے میں بھی سوچ لیا جائے گا''...... عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم اب بوڑھے ہو گئے ہو''...... یکلخت خاموش بیٹھی جولیا نے کہا تو سب پہلے تو چونک پڑے پھر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''وہ کیسے مس جولیا۔ آپ نے کیسے اندازہ لگایا ہے''...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جولیا کی سمت درست نہیں رہی۔ کہنا تو تنویر کو چاہتی تھی لیکن کہہ مجھے گئی۔ کیوں جولیا۔ میں درست کہہ رہا ہوں نا''...... عمران نے بڑے امید بھرے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ میں نے تمہارے بارے میں رائے دی ہے اور میں ابھی تک اپنی رائے پر قائم ہوں کیونکہ اب تم نے بوڑھوں جیسی باتیں شروع کر دی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''میں تو چلو بوڑھوں جیسی باتیں کرتا ہوں لیکن تنویر کیسی کرتا ہے

خاموشی، جو بوڑھوں کی پسندیدہ عادت ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ یہ نگرانی کہیں جاگر کی طرف سے تو نہیں ہو رہی''...... اس سے پہلے کہ عمران کی بات کا تنویر کوئی جواب دیتا صفدر نے بات کر دی اور سب چونک کر صفدر کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے اور اگر واقعی ایسا ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اس سلسلے میں کیا کیا جا سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''روبرٹ سے بات ہو جائے پھر آگے سوچیں گے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر وقت پورا ہونے پر عمران نے روبرٹ سے رابطہ قائم کیا۔

''پرنس آپ کی نگرانی جاگر کا یہاں نمائندہ کانزی کر رہا ہے۔ یہ نگرانی باگاریا سے شروع ہوئی ہے۔ آپ کے کاغذات کی نقول وہاں سے حاصل کی گئیں اور یہاں بھیجی گئیں اور یہاں کانزی کے ذمے نگرانی لگائی گئی ہے۔ کانزی کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ مشینی نگرانی کرائے اور کسی قسم کی مداخلت نہ کرے''...... دوسری طرف سے روبرٹ نے کہا۔

''باگاریا ایئر پورٹ پر ہمیں کیسے چیک کیا گیا۔ ہم تو نئے میک اپ میں تھے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے معلوم تھا کہ آپ یہ بات ضرور پوچھیں گے اس لئے میں

نے اس سلسلے میں پہلے ہی معلومات حاصل کر لی ہیں۔ آپ کا گروپ، اس کی تعداد، مردوں اور عورتوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ آپ کا مخصوص قدوقامت، ان سب کی وجہ سے آپ کو مارک کیا گیا لیکن وہ کنفرم اس لئے ہوئے کہ آپ کے ساتھیوں نے وہاں اکثر آپس میں پاکیشیائی زبان میں بھی بات کی''...... روبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''جاگر کہاں ملے گا۔ گاربو میں''...... عمران نے کہا۔

''اس کا کسی کو علم نہیں ہوتا۔ وہ اچانک سامنے آتا ہے تو اچانک کئی کئی روز کے لئے غائب ہو جاتا ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جب آپ وہاں پہنچیں گے تو وہ کہاں ہو گا اور کس حلیئے میں ہو گا۔ البتہ ایک بدنام زمانہ کلب ہے گاربو میں جس کا نام بلیک کلب ہے جو جرائم پیشہ بدمعاشوں کی آماجگاہ ہے اور جہاں ہر وقت قتل و غارت کا بازار گرم رہتا ہے۔ وہ کلب اس جاگر کی ملکیت ہے۔ اس کے مینجر جس کا نام ڈیوس ہے کو حتمی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ جاگر کہاں ہے اور کس روپ میں ہے لیکن ڈیوس تک پہنچنا اور پھر اس سے اس کی مرضی کے بغیر معلومات حاصل کرنا تقریباً ناممکن ہے''...... روبرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ تم کتنے ڈالرز میں راضی ہو جاؤ گے عمران نے کہا تو دوسری طرف سے روبرٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

''آپ کلارک کو کہہ دیں بس کافی ہے۔ گڈ بائی''...... دوسری

طرف سے کہا گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ کلارک بول رہا ہوں''...... رابطہ ہوتے ہی مردانہ آواز سنائی دی۔

''پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ میں نے رابرٹ سے قیمتی معلومات حاصل کی ہیں۔ اسے کچھ نہ کچھ ضرور دے دینا''۔ عمران نے کہا۔

''اوکے پرنس''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے مزید کچھ کہے بغیر رسیور رکھ دیا۔

''یہ روبرٹ کیوں اس قدر مہربان ہو رہا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے''......صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ روبرٹ کلارک کا چھوٹا بھائی ہے اور روبرٹ کو معلوم ہے کہ کلارک تمہارے چیف کا یہاں خصوصی نمائندہ ہے اور تمہارے چیف کی طرح ہی کنجوس ہے''......عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''چیف تمہاری حد تک کنجوس ہو گا۔ ہمارے لئے نہیں''...... جولیا نے کہا۔

''میری حد تک تو سب ہی خلاف ہیں حتیٰ کہ جس پر تکیہ ہے وہی پتہ ہوا دینے لگ جاتا ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''کون ہے وہ پتہ عمران صاحب''...... صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''جولیا''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا تو سوائے تنویر کے سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''جولیا حقیقت پسند ہے۔ سمجھے''......تنویر نے فوراً ہی کہا تو ایک بار پھر سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی کہ جاگر کی طرف سے نگرانی کی جا رہی ہے اور ہم جیسے ہی گاربو پہنچیں گے ہم پر حملہ ہو جائے گا۔ آپ نے اس سلسلے میں کیا سوچا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''ہمارے پاس کاغذات کا تیسرا سیٹ موجود ہے۔ اس کے مطابق نئے سرے سے میک اپ کریں گے اور خاموشی سے فائر ڈور کے ذریعے ہوٹل سے باہر نکل جائیں گے۔ ان کاغذات کے مطابق دو گروپس کی صورت میں سیٹیں بک کرائیں گے۔ پھر وہاں پہنچ کر اس جاگر کو تلاش کیا جائے گا''...... عمران نے کہا تو سب نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے کیونکہ اس کے علاوہ اور کوئی راستہ انہیں نظر بھی نہیں آ رہا تھا۔

جاگر اور فراسٹ دونوں اپنے ہیڈکوارٹر کے آفس میں موجود تھے۔ وہ رات کو بہت دیر بعد ہوٹل سے واپس آئے تھے کیونکہ وہاں فنکشن ایسا تھا کہ وہ اسے ادھورا چھوڑ کر واپس نہ آ سکتے تھے۔ واپسی پر چونکہ رات کافی گزر گئی تھی اس لئے وہ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے چلے گئے اور اب ناشتے اور اخبارات کے مطالعہ کے بعد وہ آفس میں پہنچ گئے تھے۔ جاگر نے ولنگٹن میں اپنے ایجنٹ کانری سے رابطہ کیا تو اسے بتایا گیا کہ کانری ابھی آفس نہیں پہنچا۔ جیسے ہی وہ پہنچے گا وہ ہیڈکوارٹر سے رابطہ کر لے گا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگر نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جاگر نے اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''ولنگٹن سے کانری کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کراؤ بات''...... جاگر نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

''ہیلو۔ کانری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کانری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے نگرانی کی''...... جاگر نے تیز لہجے میں کہا۔

''باس۔ یہ گروپ ایئر پورٹ سے سیدھا ہوٹل گرانڈ گیا۔ وہاں ان کے کمرے پہلے سے بک تھے۔ ہم نے ان کے کمروں کے اندر گفتگو سننے اور ٹیپ کرنے کا بندوبست کرنے کی کوشش کی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ان کمروں میں انتہائی طاقتور جمپر لگائے گئے ہیں اور یہ انتظام خصوصی طور پر کیا گیا ہے اس لئے نہ ہم ان کی گفتگو سن سکے اور نہ ہی فون کال ٹیپ کر سکے ہیں۔ بہرحال ہم انتظار کرتے رہے لیکن وہ کمروں سے باہر ہی نہیں نکلے اور پھر جب ہم نے کمروں کو چیک کیا تو کمرے خالی پڑے ہوئے تھے۔ ہم ہوٹل کی لابی اور مین گیٹ پر تھے لیکن وہ ادھر سے نہیں گزرے تھے۔ پھر جب ہم نے معلومات حاصل کیں تو ہمیں بتایا گیا کہ دو عورتیں اور چار مرد فائر ڈور سے باہر نکل گئے ہیں جس پر ہم فوری ایئر پورٹ پہنچے لیکن یہ لوگ وہاں بھی موجود نہ تھے۔ ہم نے پورا شہر چھان مارا ہے۔ دوسرے ہوٹلوں کو بھی چیک کیا ہے لیکن وہ لوگ غائب ہو گئے ہیں''...... کانری نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تم نے کیا رپورٹ دی ہے کانزی۔ چھ افراد تمہارے سامنے موجود تھے اور تم انہیں گم کر بیٹھے۔ انہوں نے یقیناً نگرانی چیک کر لی ہو گی اس لئے انہوں نے نئے میک اپ کئے اور کمرے چھوڑ کر فائر ڈور سے نکل گئے۔ اب وہ تمہارے ہاتھ کیسے آ سکتے ہیں۔ ویری بیڈ"...... جاگر نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس۔ یہ بات تو ہمارے ذہن میں ہی نہ تھی کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ ہم تو انتہائی چوکنا تھے لیکن"...... کانزی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے کہ وہ ولنگٹن سے کہاں گئے ہیں۔ وہ میک اپ میں بھی ہوں تب بھی گروپ تو ہو گا اور عمران کا حلیہ تو بدل سکتا ہے لیکن اس کا قدوقامت تو نہیں بدل سکتا۔ تم اس بنیاد پر ایئر پورٹ پر اور بس ٹرمینل پر چیکنگ کراؤ"...... جاگر نے تیز لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے ہی آدمی لگا دیئے ہیں باس"...... کانزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب بھی کوئی اطلاع ملے تم نے فوری مجھے رپورٹ دینی ہے"...... جاگر نے کہا اور رسیور اس طرح کریڈل پر پٹخ دیا جیسے سارا قصور ہی رسیور اور کریڈل کا ہو۔

"تمہیں اس قدر غصہ کیوں آ رہا ہے۔ وہ تربیت یافتہ ایجنٹ

ہیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ نگرانی کا معلوم ہو جانے کے باوجود کچھ نہ کرتے اور ان کی جگہ اگر ہم ہوتے تو کیا ہم ایسا نہ کرتے"...... فراسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ وہ واقعی انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں لیکن مجھے غصہ کانزی پر آ رہا ہے کہ میں نے اسے خصوصی طور پر کہا تھا کہ نگرانی کا علم نہ ہونے دے اور مشینی نگرانی کرے۔ اس کے باوجود اس کی نگرانی ٹریس ہو گئی"...... جاگر نے کہا۔

"اب یہ مشینیں کافی پرانی ہو چکی ہیں اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ انہیں پہچانتے ہوں کہ یہ مشینیں نگرانی کرنے والی ہیں"...... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ اب کیا کیا جائے۔ مجھے اب کانزی پر یقین نہیں ہے کہ وہ انہیں تلاش کر سکے۔ ہمارا وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے"...... جاگر نے کہا۔

"ہمیں انہیں خود ٹریس کرنا چاہئے اور پہلے یہ بات معلوم کرنی چاہئے کہ باگاریا سے وہ ولنگٹن کیوں اور کس مقصد کے لئے آئے ہیں۔ ظاہر ہے وہ کسی پلان کے تحت ہی آئے ہوں گے۔ اب سیر و سیاحت کرنے تو نہیں آئے ہوں گے"...... فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں کیسے اور کہاں سے معلوم کیا جائے"...... جاگر نے کہا۔

''وہ کہیں نہ کہیں تو سامنے آئیں گے یا پھر واپس پاکیشیا چلے جائیں گے اس لئے تم پاکیشیا میں بھی کسی گروپ کو الرٹ کر دو۔ یہاں گاربو میں بھی چیکنگ کراتے رہو۔ ونگٹن میں کانزی کام کر رہا ہے۔ اس طرح کہیں نہ کہیں سے معلومات مل جائیں گی''۔ فراسٹ نے کہا تو جاگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... جاگر نے مخصوص انداز میں کہا۔

''ونگٹن سے کانزی کی کال ہے باس''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... جاگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''کانزی بول رہا ہوں باس۔ ونگٹن سے''...... چند لمحوں بعد کانزی کی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ہاں۔ کوئی خاص بات''...... جاگر نے کہا۔

''باس۔ ہمارے مطلوبہ افراد گاربو گئے ہیں اور وہ وہاں پہنچ بھی چکے ہیں۔ اب سے ایک گھنٹہ پہلے''...... دوسری طرف سے کانزی نے کہا تو جاگر اور فراسٹ دونوں یہ سن کر بے اختیار اچھل پڑے۔

''گاربو۔ کیسے معلوم ہوا''...... جاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''باس۔ میں نے ان لوگوں سے رابطہ کیا جنہوں نے انہیں فائر ڈور سے باہر جاتے دیکھا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے عمران کی قدوقامت کے آدمی کا حلیہ اور لباس کی تفصیل بتا دی۔ میں نے فوری طور پر پولیس کے لئے حلیئے بنانے والے ایک ایکسپرٹ سے رابطہ کیا اور اس آدمی کے بتائے ہوئے حلیئے کے مطابق ایکسپرٹ سے اس کا چہرہ کاغذ پر تیار کرایا اور پھر اس تصویر کے ذریعے ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کیں تو اس آدمی کے حلیئے کے کاغذات کی نقل وہاں موجود تھی۔ اس کے مطابق اس آدمی نے تین ٹکٹیں حاصل کی تھیں۔ یہ تینوں جس میں ایک عورت تھی گاربو گئے ہیں۔ میں نے جب فلائٹ کی تفصیل معلوم کی تو پتہ چلا کہ اب سے ایک گھنٹہ پہلے یہ فلائٹ گاربو پہنچ چکی ہے''...... کانزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری گڈ۔ تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام کیا ہے۔ تم اس حلیئے کی تصویر ہیڈکوارٹر فیکس کر دو''...... جاگر نے کہا۔

''باس۔ اس عمران نے چونکہ تین ٹکٹیں لی تھیں اس لئے باقی دونوں کے کاغذات کی نقول بھی عمران کے کاغذات کے ساتھ ہی موجود تھیں۔ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ اس گروپ میں ایک عورت اور دو مرد شامل ہیں۔ میں نے ان تینوں کے کاغذات کی نقول حاصل کر لی ہیں اور باس، آپ کے حکم سے پہلے ہی میں نے انہیں ہیڈکوارٹر میں فیکس بھی کر دیا ہے۔ وہ پہنچ گئی ہوں

گی‘‘...... کانری نے جواب دیا۔

’’اوکے۔ گڈ بائی‘‘...... جاگر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

’’یس باس‘‘...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

’’روبن۔ کانری نے تین افراد کے کاغذات فیکس کئے ہوں گے‘‘...... جاگر نے کہا۔

’’یس باس۔ ابھی آئے ہیں‘‘...... روبن نے جو یہاں کا انتظامی انچارج تھا، مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

’’انہیں میرے آفس بھجواؤ ابھی‘‘...... جاگر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

’’ان کے گاربو آنے کا مطلب ہے کہ یہ ہمارے خلاف کام کرنے آ رہے یں‘‘...... فراسٹ نے کہا تو جاگر بے اختیار چونک پڑا۔

’’ہمارے خلاف۔ یہ اندازہ تم نے کیسے لگا لیا۔ ہمارا ان سے براہ راست کوئی رابطہ تو نہیں ہے‘‘...... جاگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

’’یہاں گاربو میں ان کے آنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ فریڈ اور مورگی کی ہلاکت کے بعد ان کا براہ راست یہاں گاربو آنا بتا رہا ہے کہ انہیں کسی بھی ذریعے سے یہ اطلاع مل چکی ہے کہ ہمیں ان

کی ہلاکت کا ٹارگٹ ملا ہے۔ چنانچہ وہ ہماری ہلاکت کا ٹارگٹ لے کر یہاں آ رہے ہیں‘‘...... فراسٹ نے کہا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان نے اندر داخل ہو کر سلام کیا اور پھر ہاتھ میں موجود فائل جاگر کے سامنے رکھ کر وہ مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ جاگر نے فائل کھولی اور اس میں موجود تین کاغذات کو غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل فراسٹ کی طرف بڑھا دی۔ فراسٹ بھی غور سے ان کاغذات میں موجود تصویروں کو دیکھتی رہی اور پھر اس نے فائل بند کر دی۔

’’وہ کیا کہتے ہیں کہ جب گیدڑ کی موت آتی ہے تو وہ شہر کا رخ کرتا ہے۔ ان لوگوں نے بھی گاربو کا رخ کر کے اپنی موت کو خود آواز دی ہے‘‘...... جاگر نے کہا۔

’’تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ تمہیں ان کے پیچھے بھاگنا نہیں پڑا۔ وہ خود تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں لیکن تمہیں اب جذباتی نہیں ہونا چاہئے‘‘...... فراسٹ نے کہا تو جاگر بے اختیار چونک پڑا۔

’’جذباتی۔ کیا مطلب‘‘...... جاگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

’’اسے یقیناً تمہارے بارے میں صرف نام کا علم ہو گا اور یہاں تم نے جو سیٹ اپ بنا رکھا ہے اس کے مطابق جاگر کبھی کبھار ہی سامنے آتا ہے اس لئے تم انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ میں انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دوں گی ورنہ وہ تم تک پہنچ گئے تو پھر معاملات خراب بھی ہو سکتے ہیں‘‘...... فراسٹ نے کہا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔ میں ان لوگوں سے ڈر کر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤں۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تو خود ان کو تلاش کر کے ان سے ٹکرانا چاہتا ہوں"...... جاگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"زیادہ جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے جاگر۔ میرا یہ مطلب نہ تھا جو تم نے سمجھا ہے۔ میں تو صرف اتنا چاہتی ہوں کہ وہ لوگ تم سے ٹکرانے سے پہلے ہم سے ٹکرا جائیں۔ تم ہمارے لئے زیادہ اہم ہو۔ تمہیں خراش نہیں آنی چاہئے۔ تم ابھی کچھ نہ کرو۔ صرف اس ہیڈکوارٹر میں رہو اور سب کو کنٹرول کرو۔ البتہ یہ بتا دو کہ اس ہیڈکوارٹر کے بارے میں کس کس کو معلوم ہے"...... فراسٹ نے کہا۔

"سوائے بلیک کلب کے ماسٹر اور ہمارے سیکشنوں کے علاوہ اور کسی کو اس بارے میں علم نہیں ہے"...... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ ماسٹر تک تو وہ لوگ پہنچ ہی نہیں سکتے۔ وہ تمہیں تلاش کرتے پھریں گے جبکہ ہم انہیں تم تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیں گے۔ تمہیں سامنے آنے کی ضرورت ہی نہیں ہے"۔ فراسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں تمہیں ایک ہفتہ دیتا ہوں۔ اگر ایک ہفتے کے اندر تم نے ان کا خاتمہ نہ کیا تو پھر میں خود فیلڈ میں آ جاؤں گا"۔ جاگر نے کہا تو فراسٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت نئے میک اپ میں ولنگٹن سے گاربو پہنچ چکا تھا۔ وہ دو گروپوں کی صورت میں علیحدہ علیحدہ آئے تھے۔ ایک گروپ میں عمران، جولیا اور صفدر تھے جبکہ دوسرے گروپ میں صالحہ، کیپٹن شکیل اور تنویر تھے۔ گاربو میں چونکہ عمران نے پہلے ہی ایک رہائش گاہ حاصل کر رکھی تھی جس میں دو کاریں اور اسلحہ بھی موجود تھا۔ دونوں گروپ ایک ہی فلائٹ سے آئے تھے لیکن ایئر پورٹ سے یہاں تک وہ علیحدہ علیحدہ ہو کر آئے تھے۔ اس وقت وہ سب اکٹھے ایک کمرے میں بیٹھے ہاٹ کافی پینے میں مصروف تھے۔

"عمران صاحب۔ ہم نے یہاں اب جاگر کو ٹریس کرنا ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"ہاں۔ تاکہ اس سے مین ہیڈکوارٹر کا حدود اربعہ معلوم کیا جا سکے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور اس کے بارے میں بلیک کلب کے مینجر سے معلومات مل سکتی ہیں اور بلیک کلب بدمعاشوں اور مجرموں کی آماجگاہ ہے اور انتہائی بدنام کلب ہے"...... صفدر نے مسلسل بات کرتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی خاموش بیٹھے ہاٹ کافی سپ کرنے میں مصروف تھے۔

"کہا تو یہی جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ یہاں رہیں ہم جا کر اس مینجر سے تمام معلومات حاصل کر آتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"میں ساتھ جاؤں گا"...... تنویر نے فوراً ہی کہا۔

"میں بھی"...... کیپٹن شکیل نے بھی آواز دیتے ہوئے کہا۔

"ہم دونوں بھی ساتھ جائیں گی بلکہ زیادہ بہتر ہے کہ ہم دونوں جائیں۔ اس طرح ہم پر شک بھی نہیں کیا جائے گا جس طرح تم مردوں پر کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے وہاں کارروائی کرنی ہے اس لئے میں اور تنویر جائیں گے۔ باقی تم سب یہیں رہو گے اور یہ فائنل ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سوائے تنویر کے باقی سب کے ہونٹ بھینچ گئے۔ انہیں یقیناً عمران کی بات پسند نہ آئی تھی لیکن وہ بہرحال لیڈر تھا اس لئے اس کے حکم کی تعمیل ان پر لازم تھی اس لئے وہ صرف ہونٹ بھینچ کر رہ گئے جبکہ تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اکیلا تنویر پورے کلب کو سنبھال نہ سکے گا اس لئے مجھے بھی ساتھ چلنا ہوگا"...... اچانک صفدر نے کہا۔

"سوری صفدر۔ جب میں نے فائنل کہہ دیا ہے تو یہ فائنل ہے۔ اٹھو تنویر اور ضروری اسلحہ لے لو۔ ہم نے ابھی جانا ہے"۔ عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو تنویر بھی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ گڈ لک"...... صفدر نے کہا تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کمرے سے باہر آ گیا۔ پورچ میں دو کاریں موجود تھیں۔ عمران نے ایک کار کی ڈرائیونگ سائیڈ کا دروازہ کھولا اور سیٹ پر موجود فائل اٹھا کر اس نے اسے ڈیش بورڈ پر رکھا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور پھر ڈیش بورڈ پر اس نے جو فائل رکھی تھی وہ اس نے اٹھا کر گود میں رکھی اور اسے کھولا تو اندر گاربو کا تفصیلی نقشہ موجود تھا۔ یہ نقشہ عمران نے کوٹھی کے ملازم کے ذریعے منگوایا تھا۔ وہ غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے فائل بند کر کے عقبی سیٹ پر رکھ دی۔ تھوڑی دیر بعد تنویر آ گیا۔ اس نے سائیڈ دروازہ کھولا اور سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور دروازہ بند کر دیا اور پھر اس نے ایک مشین پسٹل عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے مشین پسٹل لے کر کوٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر کار سٹارٹ کر کے اسے گیٹ کی طرف موڑ دیا۔ پھاٹک پر موجود ملازم نے گیٹ کھول دیا اور عمران کار کو باہر لے آیا۔

"اب یہ بات سن لو کہ ہم نے وہاں ہر صورت میں مینجر تک جسے ماسٹر کہا جاتا ہے پہنچنا ہے۔ راستے کی ہر رکاوٹ دور ہونی چاہئے"...... عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا تو تنویر بے اختیار

ہنس پڑا۔

"تم سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں تمہیں ماسٹر تک لازماً لے جاؤں گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کوشش کرنے کا تو حق ہے"...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم ان کی تعریفیں اور خوشامدیں شروع کر دیتے ہو اور اسے اپنی کامیابی سمجھتے ہو جبکہ میں ان کی گردنوں پر پیر رکھ کر آگے بڑھنے کا قائل ہوں اس لئے تم خاموش رہو گے۔ بس"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ڈن"...... عمران نے کہا تو تنویر کا چہرہ کھل اٹھا۔ بالکل اس بچے کی طرح جسے اپنا پسندیدہ کھلونا مل گیا ہو۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد وہ بلیک کلب پہنچ گئے۔ دو منزلہ عمارت پر بلیک کلب کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران نے کمپاؤنڈ گیٹ میں کار موڑی اور پھر اسے ایک طرف موجود پارکنگ کی طرف لے گیا۔ وہاں کافی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ عمران نے ایک خالی جگہ پر کار پارک کی اور پھر وہ نیچے اترے تو پارکنگ بوائے نے قریب آ کر کارڈ دیا۔

"سنو۔ ماسٹر کلب میں ہے یا نہیں"...... عمران نے پارکنگ بوائے سے پوچھا۔

"یس سر۔ یہ سامنے سیاہ رنگ کی بڑی کار ان کی ہے"۔

پارکنگ بوائے نے ایک سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ نئی آنے والی کار کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اور تنویر مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ وہاں واقعی جرائم پیشہ اور بدمعاش ٹائپ کے لوگ آ جا رہے تھے۔ ان کے چہرے اور انداز بتا رہے تھے کہ ان کا تعلق انڈر ورلڈ سے ہے۔ ان میں سیاہ فاموں کی تعداد زیادہ تھی۔ عمران اور تنویر مین گیٹ سے اندر داخل ہوئے تو ہال تقریباً بھرا ہوا تھا۔ مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی کافی تعداد میں موجود تھیں اور وہاں کھلے عام وہ سب کچھ ہو رہا تھا جس کا شاید مشرقی لوگ تصور بھی نہ کر سکیں۔ یہ سب کچھ دیکھ کر تنویر کا چہرہ بگڑ سا گیا۔

"یہ انسان نہیں جانور ہیں۔ اس لئے کسی بات کی پرواہ نہ کرو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں ہال سے گزر کر آخر میں موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کہ سائیڈ سے سے اچانک ایک سانڈ کی طرح پلا ہوا سیاہ فام سامنے آ گیا۔ اس کے پیچھے دو اور سیاہ فام تھے اور یہ دونوں بھی سانڈوں کی طرح پھیلے ہوئے جسموں کے مالک تھے۔

"اے ہٹو ایک طرف ورنہ"...... پہلے سیاہ فام نے بڑے تحقیرانہ انداز میں سامنے سے آنے والے عمران اور تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اسلحہ مت نکالنا ورنہ یہاں ہر ایک کے پاس اسلحہ ہو گا"۔ عمران نے تنویر کا ہاتھ جیب کی طرف جاتے دیکھ کر کہا تو تنویر نے ہاتھ ہٹا لیا۔ اس دوران وہ ایک دوسرے کے آمنے سامنے آ گئے۔ عمران نے سائیڈ سے نکل کر آگے جانے کی کوشش کی لیکن تنویر اس آگے چلنے والے سیاہ فام کے بالکل سامنے پہنچ کر رک گیا۔

"ہٹو وکی کے سامنے سے۔ ہٹو۔ آخری بار کہہ رہا ہوں ورنہ"...... اس سیاہ فام نے جس نے اپنا نام وکی بتایا تھا، غراتے ہوئے کہا۔

"مائیکل یہ مچھر کیا بھیں بھیں کر رہا ہے"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا۔ وہ گردن موڑ کر عمران سے مخاطب تھا۔ پورا ہال تنویر کی بات سن کر یکلخت چونک پڑا۔ اسی لمحے وکی کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اگر تنویر اس کی زد میں آ جاتا تو یقیناً اس کا کم از کم جبڑا ضرور ٹوٹ جاتا لیکن وکی کا بازو گھومتے ہی تنویر یکلخت اچھلا اور اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا اور دوسرے لمحے وہ یکلخت اس طرح اچھلا جیسے اس کی ٹانگوں میں طاقتور سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور اس کے ساتھ ہی اس کی ایک ٹانگ بجلی کی سی تیزی سے گھومی اور وکی جس نے پوری قوت سے بازو گھمایا تھا تنویر کے اچانک پیچھے ہٹنے کی وجہ سے اپنے آپ کو بروقت نہ روک سکا تھا اور تیزی سے گھوم رہا تھا کہ تنویر کی ٹانگ پوری قوت سے وکی کی پسلیوں پر لگی اور اس کی کئی پسلیوں کے کڑکڑانے کی آواز واضح طور پر سنائی

دی اور وکی چیختا ہوا نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ ہوا میں اچھلتے ہوئے تنویر کے دونوں پیر زمین پر لگے اور دوسرے لمحے اس نے نیچے گرتے ہوئے وکی کی گردن میں دونوں ہاتھ ڈالے اور وہ ایک بار پھر فضا میں قلابازی کھا گیا۔ اس کے اس طرح قلابازی کھا جانے سے وکی سانڈ جیسا جسم رکھنے کے باوجود کسی کھلونے کی طرح اڑتا ہوا سامنے دیوار سے ایک خوفناک دھماکے سے ٹکرایا اور نیچے جا گرا۔ نیچے گرتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا کیونکہ تنویر نے اس کی گردن میں بازو ڈال کر قلابازی کھائی تھی اس لئے نہ صرف وکی کا جسم کھلونے کی طرح اچھل کر دیوار سے جا ٹکرایا تھا بلکہ اچانک قلابازی کھا جانے کی وجہ سے اس کی گردن بھی ٹوٹ گئی تھی جس کی وجہ سے وہ ختم ہو گیا تھا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا کہ لوگ شاید پوری طرح پلکیں بھی نہ جھپکا سکے تھے۔ وکی کے پیچھے آنے والے دونوں سیاہ فام حیرت سے بت بنے کھڑے فرش پر مردہ پڑے ہوئے وکی کو اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"اور کسی نے مارشل برادرز کو روکنا ہے تو آگے آئے"...... تنویر نے اونچی آواز میں کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"سن لیا تم نے اور یہ بھی سن لو کہ ہم ماسٹر کے لئے فان لینڈ سے دوستی کا پیغام لے کر آئے ہیں اس لئے ابھی ہم نے کوئی

ردعمل ظاہر نہیں کیا ورنہ اب تک یہ پورا کلب دھماکوں سے مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہوتا''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر وہ بھی تنویر کے پیچھے کاؤنٹر کی طرف بڑھنے لگا ہی تھا کہ یکلخت کسی لٹو کی طرح گھوما اور دوسرے لمحے ایک آدمی زور دار تھپڑ کھا کر چیختا ہوا پہلو کے بل فرش پر جا گرا۔

''عقب سے وار کر رہے تھے نانسنس۔ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ مارشل برادرز کی پشت پر بھی آنکھیں ہوتی ہیں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''رک جاؤ۔ سب رک جاؤ''...... یکلخت ایک دھاڑتی ہوئی آواز کاؤنٹر کے قریب سے سنائی دی اور دوسرے لمحے ایک دیوقامت آدمی جس نے سوٹ پہن رکھا تھا سامنے آ گیا۔

''ہمیں کہہ رہے ہو''...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ انہیں جو تمہیں ہلاک کرنے کے لئے اسلحہ نکال رہے تھے۔ سنو۔ میرا نام ٹروپر ہے اور میں ہوٹل کا سیکورٹی انچارج ہوں۔ جو کچھ تم نے کیا ہے وہ میں سکرین پر دیکھ رہا تھا۔ تمہاری مہارت، تیزی اور پھرتی نے مجھے متاثر کیا ہے اس لئے میں تمہیں بچانے آ گیا ہوں ورنہ اب تک تمہاری لاشیں بھی سرد ہو چکی ہوتیں''...... ٹروپر نے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے اونچی آواز میں بولتے ہوئے کہا۔

''لاشیں ہوتی ہی سرد ہیں۔ سنا تم نے۔ اور دوسری بات یہ کہ

سامنے سے ہٹ جاؤ ورنہ تم بھی لاش میں تبدیل ہو سکتے ہو''۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''وکی کی لاش اٹھا کر باہر پھینک دو اور سنو۔ تم دونوں میرے ساتھ آؤ''...... ٹروپر نے عمران کے طنزیہ ریمارکس کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی واپس مڑ گیا۔

''آؤ دیکھو۔ یہ کیا کرتا ہے''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ٹروپر انہیں دوسری منزل پر ایک خالی کمرے میں لے آیا۔ یہ بھی آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک سائیڈ پر دیوار کے ساتھ بڑی سکرین موجود تھی جس پر کلب کے پورے ہال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران اور تنویر دونوں سمجھ گئے کہ ٹروپر نے اس سکرین پر سارا منظر دیکھا ہو گا۔

''بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم کیا پیو گے''...... ٹروپر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''سنو۔ ہمارے پاس فالتو وقت نہیں ہے کہ تمہارے ساتھ بیٹھے پیتے پلاتے رہیں۔ ہم فان لینڈ سے آئے ہیں۔ میرا نام مارشل اور میرے برادر کا نام مائیکل ہے اور پورے فان لینڈ میں مارشل برادرز کا نام سب جانتے ہیں۔ ہمارے چیف کو سپر چیف کہتے ہیں اور سپر چیف کی طرف سے دوستی کا پیغام لے کر ہم ماسٹر سے ملنے آئے ہیں۔ تمہارے وکی نے خواہ مخواہ ہمارا راستہ روکنے کی کوشش کی اس لئے مارا گیا اور اگر اسلحہ ہمارے خلاف استعمال کیا جاتا تو

پورا کلب میزائلوں سے اڑا دیا جاتا۔ تمہاری بات ہم نے اس لئے مان کی ہے کہ ہم مزید وقت ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے''...... تنویر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ماسٹر کسی اجنبی سے نہیں ملا کرتے۔ تم نے جو کچھ کہنا ہے مجھے بتا دو اور یقین رکھو کہ تمہاری بات ماسٹر تک پہنچ جائے گی اور اگر انہوں نے کوئی جواب دیا تو وہ بھی تم تک پہنچ جائے گا''...... ٹروپر نے کہا۔

''کیا تم فون پر ماسٹر سے ہماری بات کرا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ مجھ سے بات کرو ورنہ واپس چلے جاؤ۔ دو ہی صورتیں ہیں''...... ٹروپر کا لہجہ یکلخت بدل گیا تھا۔

''واپسی کی بات چھوڑو۔ ہم نے بہرحال ماسٹر سے ملاقات کرنی ہے''...... عمران کا لہجہ بھی یکلخت سخت ہو گیا تھا لیکن اسی لمحے چٹک کی آواز سنائی دی اور عمران اور تنویر جو اکٹھے ہی کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے سرخ رنگ کی ریز میں نہا گئے اور ان دونوں کے جسم وہیں کرسیوں پر ہی ڈھیلے پڑتے چلے گئے۔ عمران کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے کسی نے اس کے جسم سے یکلخت توانائی نچوڑ لی ہو لیکن اس کا ذہن کام کر رہا تھا۔ ان دونوں کے ڈھیلے پڑتے ہی ٹروپر نے قہقہہ لگایا اور میز پر موجود انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

''دونوں ضد کر رہے تھے اس لئے میں نے انہیں گروم ریز کے ذریعے کیچوے بنا دیا ہے۔ اب انہیں ماسٹر کے پاس لے جاؤ''۔ ٹروپر نے بڑے فاتحانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور پھر طنزیہ نگاہوں سے عمران اور تنویر کو دیکھنے لگا جو بے بس اور لاچار سے کرسیوں پر پڑے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی فراسٹ نے رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنے سیکشن آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے اپنے اور جاگر دونوں کے سیکشنوں کو پورے دارالحکومت میں پھیلا دیا تھا تاکہ وہ مشکوک افراد پر نظر رکھ سکیں۔ وہ تصویریں جو فیکس کے ذریعے ان تک پہنچیں تھیں ان کی کاپیاں بھی تقسیم کر دی گئی تھیں۔ فراسٹ کافی دیر سے کسی کال کے انتظار میں بیٹھی ہوئی تھی لیکن شدید انتظار کے باوجود کوئی کال نہ آ رہی تھی۔

''یہ کیا ہو رہا ہے۔ کیا پاکیشیائی باہر نہیں نکل رہے۔ چھپ کر بیٹھ گئے ہیں۔ آخر یہ کیا ہو رہا ہے''...... فراسٹ نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے کہ اس کے بڑبڑانے سے تو کوئی کال نہ آ سکتی تھی اس لئے وہ کافی دیر تک بڑبڑانے کے بعد خاموش ہو کر بیٹھ گئی لیکن کچھ دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو وہ اس

طرح اچھل پڑی جیسے فون کی گھنٹی کی بجائے کوئی بم دھماکہ ہو گیا ہو۔ پھر اس نے جھٹکے سے رسیور اٹھا لیا۔

''یس۔ فراسٹ بول رہی ہوں''...... فراسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''کارپر بول رہا ہوں میڈم۔ بلیک کلب سے''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''کوئی خاص بات''...... فراسٹ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا کیونکہ بلیک کلب کا نام آنے کے بعد اس کا اشتیاق ختم ہو گیا تھا کیونکہ بلیک کلب میں ہر وقت کوئی نہ کوئی ہنگامہ ہوتا رہتا تھا اس لئے اس کا خیال تھا کہ کارپر نے بھی وہاں ہونے والے کسی ہنگامے کی خبر دینے کے لئے کال کی ہے۔

''آپ کا ایک مطلوبہ آدمی اس وقت بلیک کلب میں موجود ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فراسٹ چونک پڑی۔

''ایک مطلوبہ آدمی۔ کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو''...... فراسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''آپ نے دو مردوں اور ایک عورت کی تصاویر مہیا کی تھیں۔ انہیں ہم نے چیک کرنا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی جس کا قدوقامت بھی آپ نے علیحدہ بتایا تھا وہ بلیک کلب میں اپنے ایک اور ساتھی کے ساتھ داخل ہوا۔ وہاں جھگڑا ہوا اور بلیک کلب کے مشہور لڑاکے وکی کو ان میں سے ایک نے بڑے حیرت انگیز انداز

میں لڑائی کے بعد ہلاک کر دیا اور پھر ٹروپر آ گیا اور وہ ان دونوں کو اپنے آفس میں لے گیا اور وہ دونوں اس وقت ٹروپر کے آفس میں موجود ہیں''...... کارپر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا دوسرا آدمی ان تصاویر کے مطابق نہیں ہے''...... فراسٹ نے پوچھا۔

''نہیں۔ وہ کوئی دوسرا ہے۔ لگتا ہے وہ یورپی ہے۔ اس نے وہاں اعلان کیا ہے کہ وہ فان لینڈ سے آئے ہیں اور ان کے نام مارشل برادرز ہیں اور وہ ماسٹر سے ملنے آئے ہیں''...... کارپر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ایک تو یقینی طور پر وہی ہے تصویر اور قدوقامت کے مطابق''...... فراسٹ نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

''یس میڈم۔ سو فیصد وہی ہے''...... کارپر نے جواب دیا تو فراسٹ نے تیزی سے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

''فراسٹ بول رہی ہوں''...... فراسٹ نے تیز لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ یس میڈم۔ ماسٹر بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے وہی بھاری آواز سنائی دی۔

''ماسٹر۔ تمہارے کلب میں ہمارا ایک مشکوک آدمی موجود ہے جس نے وہاں کسی وکی نامی آدمی کو ہلاک کردیا ہے۔ تمہارا کوئی

آدمی ٹروپر اسے اپنے آفس میں لے گیا ہے''...... فراسٹ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم۔ وہ دو آدمی تھے۔ انہوں نے کلب میں ہنگامہ کیا جس پر ٹروپر نے ان کو کور کیا۔ وہ ان سے ان کی اصلیت معلوم کرنا چاہتا تھا اس لئے انہیں ہلاک کرنے کی بجائے اپنے آفس میں لے آیا اور پھر وہاں نصب گروم ریز ان پر ڈال کر انہیں کیچوے بنا دیا ہے۔ وہ اب اپنی مرضی سے حرکت کرنے سے بھی قاصر ہیں۔ اب انہیں میرے سپیشل ٹارچنگ روم میں منتقل کیا جا رہا ہے تاکہ ان سے پوچھ گچھ کی جا سکے۔ اگر یہ آپ کے مطلوبہ آدمی ہیں تو حکم دیجئے۔ ان کا کیا کرنا ہے''...... ماسٹر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں ماسٹر۔ مجھے اور جاگر دونوں کو ان کے خاتمے کا خصوصی ٹارگٹ فادر جوزف کی طرف سے دیا گیا ہے۔ یہ چار مردوں اور دو عورتوں کا گروپ ہے۔ یہ میک اپ کے ماہر ہیں اور تیزی سے میک اپ تبدیل کرتے رہتے ہیں جن میں سے تین افراد کی تازہ ترین میک اپ میں تصویریں ہمارے پاس پہنچی ہیں۔ تم نے جن دو افراد کو پکڑا ہے ان میں سے ایک ہمارا مطلوبہ آدمی ہے جبکہ دوسرا وہ ہوگا جس کی تصویر ہم تک نہیں پہنچ سکی لیکن اب ان کی زبان کھلوانی ہوگی کہ ان کے باقی ساتھی کہاں ہیں۔ تم انہیں ہمارے آنے تک ٹھیک نہ ہونے دینا۔

میں جاگر کو فون کر کے رپورٹ دیتی ہوں۔ پھر جیسے وہ کہے گا ویسے ہی ہو گا لیکن تم خیال رکھنا۔ یہ حرکت میں نہ آ سکیں''...... فراسٹ نے کہا۔

''آپ بے فکر رہیں میڈم۔ گروم ریز کا شکار دس گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ٹھیک نہیں ہو سکتا۔ اس کے باوجود میں خیال رکھوں گا''...... ماسٹر نے کہا تو فراسٹ نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی جسے فراسٹ جانتی تھی کہ یہ جاگر کی فون سیکرٹری کی آواز ہے۔

''فراسٹ بول رہی ہوں''...... فراسٹ نے کہا۔

''یس میڈم۔ حکم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ انداز میں کہا گیا۔

''جاگر موجود ہے آفس میں''...... فراسٹ نے پوچھا۔

''یس میڈم''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اس سے میری بات کراؤ''...... فراسٹ نے کہا۔

''ہولڈ کریں میڈم''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ جاگر بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد جاگر کی آواز سنائی دی۔

''فراسٹ بول رہی ہوں جاگر۔ انتہائی اہم خوشخبری ہے''۔ فراسٹ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''کیا''...... جاگر نے چونک کر پوچھا۔

''عمران اپنے ساتھی کے ساتھ اس وقت ہمارے قبضے میں ہے''۔ فراسٹ نے کہا۔

''کیا کہہ رہی ہو۔ کیسے۔ تفصیل سے بات کرو''...... دوسری طرف سے جاگر نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

''تفصیل صرف اتنی ہے کہ میرے آدمی کارپر نے اس عمران کو پہچان لیا اور ساتھ ہی اس کے قدوقامت کو بھی۔ نئے میک اپ میں اس کی تصویر بھی اس کے پاس تھی۔ وہ ایک اور آدمی کے ساتھ بلیک کلب میں داخل ہوا اور وہاں انہوں نے جھگڑا کیا جس پر کلب کا سیکورٹی انچارج ٹروپر ان دونوں کو اپنے آفس میں لے گیا۔ کارپر نے مجھے کال کر کے تفصیل بتائی۔ اس نے کہا تھا کہ جس آدمی کا قدوقامت بتایا گیا تھا اور اس کی تصویر بھی دی گئی تھی وہ سو فیصد مطلوبہ آدمی ہے جو کہ عمران ہے اور دوسرا یقیناً اس کا ساتھی ہو گا جس کی تصویر ہمارے پاس نہیں ہے۔ میں نے ماسٹر کو کال کی تو اس نے بتایا کہ اس نے ان دونوں پر گروم ریز فائر کر کے ان کی جسمانی توانائی نچوڑ لی ہے۔ اب وہ بے ضرر اور حقیر کیچوؤں کی حالت میں ہیں۔ وہ انہیں اپنے ٹارچنگ روم میں لے گیا ہے اور وہ ان سے اپنے کلب میں ہنگامہ کرنے کے بارے میں معلوم کرنا

چاہتا ہے لیکن میں نے اسے کہا ہے کہ میں تمہیں فون کر کے معلوم کرتی ہوں کہ تم عمران کو کہاں پہنچانے کا کہتے ہو یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ میں خود بلیک کلب جا کر ان دونوں کو اسی حالت میں گولیوں سے اڑا دوں''...... فراسٹ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''ہونا تو ایسا ہی چاہئے لیکن پہلے چیکنگ ضروری ہے۔ ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو کر بیٹھ جائیں اور یہ وہ لوگ نہ ہوں۔ پھر گروم ریز کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ دس بارہ گھنٹوں سے پہلے یہ درست نہیں ہو سکتے چاہے ہم خود ہی کیوں نہ کوشش کر لیں اس لئے ان کی طرف سے کسی گڑبڑ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔ تم ایسا کرو کہ ماسٹر کو کہہ کر ان دونوں کو اسی حالت میں ہیڈکوارٹر میں منگوا لو۔ وہاں ہم ان کی چیکنگ بھی کریں گے اور پھر ان کو ہلاک بھی کر دیں گے''...... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ میں بھی وہاں آ رہی ہوں''...... فراسٹ نے کہا۔

''ہاں۔ تم بھی آ جاؤ۔ یہ ضروری ہے''...... جاگر نے کہا تو فراسٹ نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس''...... ماسٹر کی آواز سنائی دی کیونکہ اس بار فراسٹ نے براہ راست نمبر پر کال کی تھی۔

''فراسٹ بول رہی ہوں۔ قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے''۔ فراسٹ نے کہا۔

''ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں۔ آپ کے حکم کا انتظار ہے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''چیف جاگر نے حکم دیا ہے کہ تم ان دونوں کو کسی بااعتماد آدمی کے ذریعے ہیڈکوارٹر بھجوا دو۔ روبن وہاں انہیں سنبھال لے گا''۔ فارسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فراسٹ نے رسیور رکھا اور ہیڈکوارٹر جانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

عمران اور تنویر دونوں کرسیوں پر ڈھیر ہوئے پڑے تھے۔ کمرہ خالی تھا۔ وہ ٹروپر بھی اٹھ کر کہیں چلا گیا تھا۔ عمران نے بولنے کی کوشش کی لیکن اس کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی۔ جسم تو جیسے بالکل بے حس ہو کر رہ گیا تھا۔ یہ بات تو ٹروپر نے ہی بتا دی تھی کہ ان پر گروم ریز فائر کی گئی تھیں لیکن گروم ریز کا نام ہی عمران نے پہلی بات سنا تھا لیکن اسے ایسی ریز کی خاصیت اور ماہیت کا علم تھا کہ ایسی ریز جسم میں دوڑنے والے خون کا پریشر اس قدر کم کر دیتی ہیں کہ جسم حرکت کرنے سے بھی قاصر ہو جاتا ہے اور اعصاب جامد ہو جاتے ہیں لیکن اس کا بنیادی علاج تو یہ تھا کہ نمک چاٹا جائے لیکن ظاہر ہے ایسا موجودہ حالات میں ممکن نہ تھا۔ اس نے سوچا کہ وہ اپنے ذہن کو ایک نکتے پر مرکوز کر کے اعصاب کے جمود کو بریک کر دے اس طرح اس کے جسم میں حرکت پیدا ہو

جائے گی۔ خون کا پریشر اگر جسم میں کم تھا بلکہ تقریباً نہ ہونے کے برابر تھا تو ذہن میں بھی ایسی ہی حالت تھی اس لئے ذہنی کارکردگی بھی خاصی کمزور اور جامد سی محسوس ہو رہی تھی۔ عمران کو معلوم تھا کہ اچانک جسم کا بلڈ پریشر کم ہونے سے بھی موت کا خطرہ ہو سکتا تھا لیکن اسے اس بات سے اطمینان تھا کہ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب خون کا پریشر اندرونی کسی وجہ یا بیماری سے کم ہو جائے جبکہ ریز باہر سے جسم کے اندر داخل ہوتی تھیں اس لئے قدرت کا انسان میں بنایا ہوا دفاعی نظام اسے سنبھال لیتا ہے اور انسان کی موت واقع نہیں ہوتی۔ ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور تین چار افراد کے اندر آنے کی آوازیں سنائی دیں۔

''ان دونوں کو اٹھا کر ویگن میں ڈالو اور ہیڈکوارٹر پہنچا دو''۔ ٹروپر کی آواز سنائی دی۔

''یس باس''...... ایک اور آواز سنائی دی اور پھر تین چار افراد نے مل کر عمران کو ایک آدمی کے کاندھے پر ڈالا اور پھر دوسرے آدمی کے کاندھے پر تنویر کو ڈال کر وہ کسی خفیہ راستے سے گزر کر کلب کے عقبی حصے میں لے گئے۔ یہاں ایک اسٹیشن ویگن موجود تھی جس کے عقبی حصے میں ویگن کے فرش پر ان دونوں کو لٹا دیا گیا اور وہ آدمی بھی عقبی حصے میں سوار ہو گئے۔ ویگن کا عقبی حصہ بند کر دیا گیا اور پھر ویگن ایک جھٹکے سے روانہ ہو گئی۔ نجانے کتنی دیر تک ویگن مسلسل چلتی رہی پھر رک گئی اور تین بار مخصوص انداز میں ہارن

دیا گیا۔ اس کے کچھ دیر بعد ویگن ایک بار پھر آگے بڑھی اور پھر رک گئی۔ ویگن کا عقبی دروازہ کھلا اور پہلے کی طرح دو آدمیوں نے تنویر اور عمران کو گھسیٹ کو اپنے کاندھوں پر ڈالا اور پھر عمارت کے اندر ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں لے گئے۔ یہاں دیوار کے ساتھ آٹھ راڈز کرسیاں موجود تھیں۔ انہیں درمیانی والی دو کرسیوں پر ڈال دیا گیا۔ پھر دروازے کے ساتھ موجود الیکٹرک پینل پر موجود سرخ رنگ کے بٹن پریس کر دیئے گئے تو کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی راڈز نے عمران اور تنویر کے ڈھلکے ہوئے جسموں کو اپنی گرفت میں لے لیا۔

''انہیں چیک کر لو سارمن۔ کہا جا رہا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک اور تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں''...... ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ایجنٹ۔ تو کیا یہ کوئی سرکاری لوگ ہیں''...... سارمن نے چونک کر کہا۔

''یہ میک اپ میں ہیں۔ اصل میں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''۔ دوسرے نے کہا تو سارمن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دوسرا آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہال کے دروازے سے باہر چلا گیا جبکہ سارمن سائیڈ پر رکھی ہوئی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھ گیا۔ وہ اس طرح غور سے عمران اور تنویر کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس طرح ڈھلکے پڑے بے بس اور لاچار نظر آنے والے یہ دونوں

خطرناک ایجنٹ بھی ہو سکتے ہیں۔ ادھر عمران مسلسل اس بات پر سوچ رہا تھا کہ اس نازک صورت حال سے کیسے نجات حاصل کی جائے۔ گو اب تک کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی لیکن حوصلہ ہارنا اس کی سرشت میں ہی نہ تھا اس لئے وہ مسلسل نجات کی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک بات آئی کہ جن لوگوں نے انہیں یہاں راڈز والی کرسیوں پر جکڑا ہے اور جنہیں معلوم ہے کہ وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور ان سے پوچھ گچھ کرنے کے لئے انہیں یہاں اٹھا کر لے آئے ہیں اور یہاں جکڑا ہے جبکہ اس وقت ان دونوں کی پوزیشن یہ تھی کہ وہ بولنا تو ایک طرف زبان کو بھی حرکت نہ دے سکتے تھے اس لئے لازماً پوچھ گچھ کے لئے وہ کم از کم گردن تک اس بے حسی کو ختم کریں گے۔ اس صورت میں ان کا ذہن اور زبان مکمل کام کرنا شروع کر دے گی اور پھر وہ ذہن کو ایک نکتے پر مرکوز کر کے باقی ماندہ جسم کو بھی حرکت میں لے آئے گا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اسے خاصا اطمینان سا محسوس ہوا حالانکہ اس کے ذہن میں یہ بات بھی موجود تھی کہ جو کچھ وہ سوچ رہا تھا وہ خام خیالی ہے لیکن اس کے باوجود وہ خاصا مطمئن سا ہو گیا تھا۔ پھر نجانے کتنی دیر گزر گئی کہ دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اور اس کے پیچھے ایک خوبصورت اور متناسب جسم کی عورت اندر داخل ہوئی۔ کرسی پر بیٹھا ہوا سارمن ایک جھٹکے سے اٹھا اور اس نے اندر آنے

والوں کو سلام کیا۔

''سب اوکے ہے سارمن''...... مرد نے کہا۔

''یس چیف''...... سارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ عمران ہے جاگر۔ اس کے قدوقامت کی تفصیل بتائی گئی تھی نا''...... عورت نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا۔

''ہاں فراسٹ۔ یہی عمران ہے جس کو خطرناک بتایا گیا ہے''...... جاگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس کا میک اپ ختم کرو۔ میں اس کی اصل شکل دیکھنا چاہتی ہوں''...... فراسٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جاگر پہلے ہی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

''سارمن سپیشل میک اپ واشر سے اس عمران کا چہرہ واش کرو''...... جاگر نے سارمن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس چیف''...... سارمن نے کہا اور پھر ایک کونے میں موجود الماری کے ساتھ کھڑی ٹرالی کی طرف بڑھ گیا۔ ٹرالی پر میک اپ واشر موجود تھا۔ سارمن ٹرالی دھکیلتا ہوا عمران کی کرسی کے قریب آیا اور پھر اس نے ماسک عمران کے سر اور چہرے پر چڑھایا اور اسے گردن تک لے جا کر وہاں ٹائٹ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میک اپ واشر کا بٹن پریس کر دیا۔ زوں زوں کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہونے لگا جیسے انتہائی گرم بھاپ اس

کے چہرے کو کاٹ رہی ہو۔ وہ ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد زوں زوں کی آوازیں بند ہو گئیں اور پھر عمران کے چہرے سے ماسک اتار لیا گیا۔

''کیا مطلب۔ کیا یہ میک اپ میں نہیں تھا''...... جاگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ میک اپ واش نہیں ہوا۔

''یہ تو سارا مسئلہ ہی غلط ہو گیا جاگر۔ فادر جوزف کو کیسے یقین دلایا جائے گا''...... فراسٹ نے کہا۔

''سارمن''...... جاگر نے سارمن سے کہا۔

''یس چیف''...... سارمن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹی تھری کو واشر میں شامل کر کے واش کرو''...... جاگر نے کہا تو عمران دل ہی دل میں ہنس پڑا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹی تھری کی شمولیت کے باوجود اس کا میک اپ واش نہیں ہو گا کیونکہ اس میں وہ عناصر شامل کئے گئے ہیں جو ٹی تھری جیسے جدید میک اپ واشر کو بھی غیر مؤثر بنا دیتے ہیں اور پھر وہی ہوا۔ ٹی تھری کی شمولیت کے باوجود عمران کا میک اپ واش نہ ہوا تھا۔

''یا تو یہ واقعی میک اپ میں نہیں ہے یا پھر کوئی انتہائی جدید میک اپ کیا گیا ہے''...... جاگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر مزید وقت ضائع کرنے کا کیا فائدہ۔ انہیں گولیاں مارو

اور واپس چلو۔ یہ محض اتفاق ہے کہ اس کا چہرہ اس تصویر کے مطابق ہے جو تصویر ایئر پورٹ سے حاصل کی گئی تھی اور اس کا قدوقامت بھی وہی ہے جو عمران کا بتایا گیا تھا“...... فراسٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ان کی حالت دیکھ رہی ہو۔ اس حالت میں یہ کیا کر سکتے ہیں۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بتائیں گے“...... جاگر نے کہا اور پھر وہ سارمن کی طرف پلٹا۔

”سارمن“...... جاگر نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس چیف“...... سارمن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”الماری سے کراس زیرو اٹھا کر لے آؤ اور اس کی لائٹ ان دونوں کے سر، چہروں اور گردنوں تک ڈالو تاکہ یہ بولنے کے قابل ہو سکیں“...... جاگر نے کہا۔

”یس چیف“...... سارمن نے کہا اور کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے لئے یہ بات اس لئے حیرت کا باعث بن رہی تھی کہ کراس زیرو الیکٹرونکس آلات کو ناکارہ بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا تھا جبکہ یہ اس سے گروم ریز کے اثرات غیر مؤثر کرنے کی بات کر رہا تھا اور پھر جب سارمن نے الماری سے کراس زیرو نکالا اور واپس مڑ کر عمران کی طرف آنے لگا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ اب ساری صورت حال کو

سمجھ گیا تھا۔ جسے جاگر کراس زیرو کہہ رہا تھا یہ کموڈ ٹی ٹارچ کہلاتی تھی۔ اس میں کموڈ ٹی ریز استعمال کی جاتی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ کموڈ ٹی ریز صرف پاسم ریز کے اثرات کو ختم کرتی ہے اس کا مطلب تھا کہ ٹروپر نے اس پر پاسم ریز استعمال کی ہیں جنہیں گروم ریز کا غلط اور فرضی نام دیا گیا تھا اور اب کموڈ ٹی ٹارچ کو کراس زیرو کا نام دیا گیا تھا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں کہ انہیں ان کے اصل سائنسی ناموں کا علم نہ تھا اور انہوں نے فرضی نام اپنے طور پر رکھ لئے تھے یا دوسری صورت یہ تھی کہ انہوں نے دانستہ اور دوسروں کو ڈاج دینے کے لئے غلط نام رکھے ہوئے تھے۔

بہرحال جو بھی صورت تھی اب عمران کو معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں پاسم ریز سے بے حس و حرکت کیا گیا ہے اور پاسم ریز کا توڑ پانی بھی تھا لیکن ظاہر ہے اگر وہ ان سے کہے کہ اسے پانی دیا جائے تو یہ کبھی اس کی بات نہ مانیں گے اس لئے اس نے ایک اور طریقہ سوچ لیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کموڈ ٹی ریز سے اس کا سر اور منہ گردن تک حرکت کرنا شروع کر دے گا اور اس کی زبان بھی جو اب ساکت ہے حرکت میں آ جائے گی اور جب زبان حرکت میں آئے گی تو منہ میں لعاب بھی پیدا ہو گا اور اگر وہ پانی کی بجائے لعاب دہن کو نگلتا رہے تو اس سے بھی کافی زیادہ فرق پڑ سکتا ہے۔

چنانچہ اس نے ایسا ہی کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

سارمن نے اس کے سامنے پہنچ کر کموڈ ٹی ٹارچ روشن کی تو اس

میں سے میرون کلر کی روشنی نکلنے لگی۔ یہ روشنی جیسے ہی عمران کے سر، چہرے اور گردن پر پڑی تو فوری طور پر عمران نے کوئی ردعمل محسوس نہ کیا لیکن تھوڑی دیر بعد اس کے سر نے ادھر ادھر حرکت کرنا شروع کر دی اور سارمن نے ٹارچ کا رخ بدلا اور عمران کی سائیڈ پر بیٹھے تنویر کے سر، چہرے اور گردن پر روشنی ڈالنا شروع کر دی اور پھر جب تنویر کی گردن میں حرکت نمودار ہونے لگی تو سارمن نے ٹارچ آف کر دی اور واپس الماری کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد عمران کی زبان نے بھی حرکت کرنا شروع کر دی اور عمران کو ایسا محسوس ہوا کہ جیسے اس کی زبان اور پورا منہ پرانی لکڑی کی طرح خشک ہو چکا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد لعاب پیدا ہونا شروع ہو گیا اور اس سے اس کا خشک پڑا منہ تر ہوتا چلا گیا۔

''کیا نام ہے تمہارا''...... جاگر نے اچانک کہا۔ وہ بڑے غور سے عمران اور تنویر کی بدلتی ہوئی کیفیت کو چیک کر رہا تھا۔

''مائیکل۔ میرا نام مائیکل ہے''...... عمران نے اس طرح رک رک کر کہا جیسے اسے بولنے میں تکلیف ہو رہی ہو۔

''جبکہ ہمارے پاس ثبوت ہے کہ تم پاکیشائی ایجنٹ ہو۔ تم ولنگٹن سے گاربو آئے تو وہاں سے تمہارے کاغذات جن پر تمہاری تصاویر موجود تھیں ہمارے پاس پہلے پہنچ گئے۔ تم نے شاید دو گروپ بنا لئے تھے۔ تمہارے گروپ میں دو مرد اور ایک عورت تھی۔ تم تینوں کی تصاویر ہمارے پاس موجود ہیں اور ان میں تمہاری تصویر بھی

ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سے ہمیں عمران کے قدوقامت کی تفصیل بھجوائی گئی تھی اور تم اس پر پورے اترتے ہو لیکن تمہارا میک اپ واش نہیں ہو رہا''...... جاگر نے تیز تیز لہجے میں مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔ تمہارے جیسے کئی آدمی دنیا میں موجود ہوں گے۔ میں میک اپ میں نہیں ہوں اور نہ ہی میرا ساتھی ہے۔ ہم تو فان لینڈ سے بلیک کلب کے ماسٹر کے لئے اپنے چیف کی طرف سے دوستی کا پیغام لے کر آئے تھے لیکن ہم پر پہلے خواہ مخواہ حملہ کیا گیا۔ پھر ٹروپر نے دوستانہ انداز میں ہمیں اپنے آفس لے جا کر اس طرح بے حس و حرکت کر دیا۔ تم ہمارا یقین کرو۔ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں''...... عمران نے کہا۔

''ہمارے پاس تمہاری کہانیاں سننے کا وقت نہیں ہے۔ اگر تم عمران ہو تو ایجنٹ ہونے کے ناطے تمہیں معاف کیا جا سکتا ہے لیکن اگر تم عمران نہیں ہو تو پھر تمہیں فوری ہلاک کر کے ہم واپس چلے جائیں گے۔ بولو۔ ہاں یا نا''...... جاگر نے جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس کا رخ عمران کی طرف کرتے ہوئے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جو کچھ میں نے کہنا تھا کہہ دیا ہے۔ تم تسلیم کرو یا نہ کرو۔ یہ تمہاری مرضی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ختم کرو انہیں جاگر۔ خواہ مخواہ وقت ضائع ہو رہا ہے"۔ خاموش بیٹھی فراست نے کہا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں۔ پانچ تک گنوں گا"...... جاگر نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی گنتی شروع کر دی۔

"مائیکل کی بجائے میرے ساتھ بات کرو۔ میں لیڈر ہوں"۔ اچانک خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

"تم لیڈر نہیں ہو سکتے۔ تم عمران کے ساتھی ہو سکتے ہو"۔ جاگر نے چونک کر تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا رخ بھی بدل کر اس کی طرف ہو گیا تھا اور وہ گنتی بھی بھول گیا تھا جبکہ عمران کو پسینہ آنا شروع ہو گیا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم میں موجود تمام خون پانی بن کر باہر آ رہا ہو۔ وہ پسینے میں بری طرح بھیگتا چلا جا رہا تھا جبکہ پسینہ آنے کے ساتھ ساتھ اس کے جسم میں حرکت بھی شروع ہو گئی تھی لیکن اس کی رفتار بے حد کم تھی۔

"یہ عمران نہیں مائیکل ہے اور میرا نام مارشل ہے۔ یہ ٹروپر کہاں ہے جس نے ہمیں دھوکہ دیا ہے اور تم بھی سن لو۔ تم ہمیں تو ہلاک کر سکتے ہو لیکن ہمارے چیف کو بہرحال پتہ چل جائے گا اور پھر بلیک کلب کی نہ صرف اینٹ سے اینٹ بجا دی جائے گی بلکہ یہاں بھی لازماً ریڈ کیا جائے گا اس لئے تم ہمیں ہلاک نہ کرو بلکہ

فان لینڈ سے ہمارے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد کوئی فیصلہ کرو"...... تنویر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تم بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہم سپر ایجنٹ ہیں۔ سپر ایجنٹ۔ ہمیں ایسی تربیت دی جاتی ہے کہ ہم اکیلے پوری فوج سے لڑ سکتے ہیں۔ کوئی بدمعاشوں کا گروپ ہمارا مقابلہ کیسے کر سکتا ہے اور ہمارے پاس وقت بھی نہیں ہے کہ ہم تم جیسے بدمعاشوں کے لئے ضائع کرتے پھریں۔ تمہیں بھی میری آخری وارننگ ہے کہ تم بھی اپنا اصل نام بتا دو اور اپنے ساتھیوں کے بارے میں بتا دو کہ وہ کہاں ہیں۔ میں پانچ تک گنوں گا اس کے بعد تم دونوں کو ہلاک کر دیا جائے گا"...... جاگر نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رک رک کر ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔

"ختم کرو انہیں۔ کس ڈرامے میں پڑ گئے ہو"...... فراست نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن جس لمحے اس کا فقرہ مکمل ہوا اسی لمحے کڑکڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی تنویر کسی غضبناک چیتے کی طرح فضا میں اڑتا ہوا جاگر اور فراست دونوں پر جا گرا اور وہ دونوں اس کے پیروں کی ضرب کھا کر چیختے ہوئے پشت کے بل کرسیوں سمیت نیچے گرے جبکہ ان کے عقب میں موجود سارمن کی گردن پکڑ کر ایک زور دار جھٹکے سے تنویر نے اسے عقبی دیوار پر پھینک دیا اور پھر ابھی تنویر کے پیر پوری طرح زمین پر جمے بھی نہیں تھے کہ جاگر اور فراست دونوں کے جسم بھی عقابوں کی طرح

فضا میں اچھلے اور تنویر اپنے سینے پر ضرب کھا کر ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ اس کا ہاتھ اس مشین پسٹل پر پڑ گیا جو جاگر کے ہاتھ سے نکلا تھا۔

فراسٹ اور جاگر دونوں تنویر کو ضرب لگا کر واپس پلٹ رہے تھے کہ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی دونوں چیختے ہوئے نیچے گرے جبکہ سارمن دیوار سے ٹکرا کر وہیں دیوار کی جڑ میں گٹھڑی بنا پڑا ہوا تھا۔ شاید اس کے سر پر ایسی چوٹ آئی تھی کہ وہ ہوش میں نہ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی تنویر جھٹکے سے اٹھا تو فراسٹ کا ہاتھ جیب کی طرف رینگتے دیکھ کر ایک بار پھر تنویر نے فائر کھول دیا۔ اس بار مشین پسٹل کی زد میں سارمن بھی آ گیا۔ تنویر نے اس وقت تک ٹریگر سے ہاتھ نہ ہٹایا جب تک جاگر اور فراسٹ دونوں ساکت نہ ہو گئے۔

''میں باہر دیکھتا ہوں'' ...... تنویر نے مڑ کر عمران سے کہا جو اپنی کرسی پر ابھی تک ڈھلکے ہوئے انداز میں پڑا ہوا تھا۔

''میرے راڈز تو کھولو'' ...... عمران نے کہا لیکن تنویر سنی ان سنی کر کے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

''حیرت انگیز۔ یہ تنویر خود بخود کیسے ٹھیک ہو گیا اور اس نے راڈز بھی کھول لئے۔ یہ کیا طلسم ہوشربا ہے'' ...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس کی آواز میں حقیقی حیرت

موجود تھی۔ اسے واقعی ابھی تک سمجھ نہ آ رہی تھی کہ تنویر نے دونوں کام کیسے کر لئے۔ ویسے وہ اسے روکنا چاہتا تھا کہ وہ جاگر کو ہلاک نہ کرے بلکہ اسے صرف زخمی کر دے تاکہ اس سے سپر ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں لیکن تنویر کو اس طرح حیرت انگیز طور پر حرکت میں آتے دیکھ کر اور راڈز کھل جانے نے اسے بھی چند لمحوں کے لئے حیرت سے بت بنا دیا تھا اور انہی لمحات میں تنویر نے جاگر اور فراسٹ دونوں پر فائر کھول دیا تھا اور مشین پسٹل سے ان دونوں کو بھون ڈالا تھا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا اور پھر وہ سیدھا عمران کی طرف آیا۔

''باہر دس آدمی اور دو عورتیں موجود تھیں۔ میں نے سب کا خاتمہ کر دیا ہے اور تمام مشینری بھی تباہ کر دی ہے'' ...... تنویر نے قریب آ کر کہا۔

''ابھی پولیس بھی یہاں پہنچ جائے گی'' ...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ یہ شہر سے باہر کھلا علاقہ ہے۔ یہاں دور دور فارمز ہاؤسز موجود ہیں۔ یہ بھی ایک فارم ہاؤس ہے۔ میں نے باہر نکل کر پورا جائزہ لے لیا ہے'' ...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے گرد موجود راڈز تو ہٹاؤ۔ تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم ان ریز کے اثرات سے باہر کیسے آ گئے اور تم نے راڈز کیسے کھول لئے'' ...... عمران کے لہجے میں حقیقی حیرت موجود تھی۔

"اللہ تعالیٰ نے عقل صرف تمہیں ہی نہیں دی۔ دوسرے بھی کچھ نہ کچھ عقل رکھتے ہیں۔ میں نے کچھ عرصہ پہلے پڑھا تھا کہ بے حس کر دینے والی ریز کے اثرات توڑنے کے لئے جدید ریسرچ کی گئی ہے اور اس ریسرچ کے مطابق اعصاب کے منجمند ہونے کے بعد پورے جسم پر بے حسی چھا جاتی ہے اور اس کو توڑنے کے لئے اعصاب کو پے در پے جھٹکوں کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ جھٹکے سانس روک کر دیئے جا سکتے ہیں اور سانس رکنے کے بعد وہ لمحہ آ جاتا ہے جب جسم کے اندر موجود قدرتی دفاعی نظام حرکت میں آ جاتا ہے اور وہ اعصاب کو جھٹکا دیتا ہے تاکہ انسان سانس لے سکے لیکن اگر انسان سانس نہ لے تو جھٹکے تیز ہو جاتے ہیں اور یہ جھٹکے باہر سے نظر نہیں آتے۔ یہ اندرونی اعصابی جھٹکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ میں نے اس ریسرچ کے مطابق کام شروع کر دیا۔ تم ان سے باتیں کرتے رہے۔ میں سانس روکے بیٹھا رہا اور ہر جھٹکے کا احساس مجھے ضرور ہوتا رہا لیکن ہر جھٹکے کے بعد میری بے حسی کافی حد تک کم ہو جاتی تھی۔ پھر وہ لمحہ آ گیا کہ میں بالکل ٹھیک ہو گیا اور میں نے سانس لینا شروع کر دیا"...... تنویر نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ تنویر۔ تم نے واقعی کام کی چیز پڑھی ہے اور اس پر عمل بھی کر دیا ہے۔ ویری گڈ۔ جو پروسیجر تم نے بتایا ہے وہ بنیادی طور پر بھی درست ہے۔ گڈ۔ تم نے تو آئندہ کے لئے بھی راستہ

نکال لیا ہے۔ گڈ"...... عمران نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"میں نے سوچا کہ آزما کر دیکھوں شاید کام بن جائے اور اللہ تعالیٰ نے مہربانی کر دی ورنہ یہ دونوں ہمیں ہلاک کرنے کے درپے تھے"...... تنویر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اور یہ راڈز کیسے کھول لئے تم نے اور وہ بھی اچانک"۔ عمران نے کہا تو تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ کام میں نے تم سے سیکھا ہے۔ جب ہمیں یہاں راڈز میں جکڑا گیا تو دروازے کے قریب الیکٹرک پینل پر بٹن پریس کئے گئے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپریٹنگ سسٹم کرسیوں کے سامنے ہے اور اس کی تار کرسی کے پائے کے ساتھ آپریٹنگ راڈز تک پہنچتی ہے۔ جب میری ٹانگ نے حرکت کرنا شروع کی تو میں نے تار کو ٹریس کیا اور پھر تار ملنے پر میں نے اسے جوتے کی ٹو کی مدد سے ایک ہی جھٹکے سے توڑ دیا۔ نتیجہ سامنے آ گیا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آج کا دن تمہارا ہے۔ ویل ڈن۔ اب مجھے رہائی دلانے کا پروگرام ہے یا نہیں"...... عمران نے کہا تو تنویر دوڑتا ہوا مڑ کر الماری کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اسے حیرت سے دیکھتا رہا لیکن جب تنویر نے الماری سے کموڈٹی ریز ٹارچ نکالی تو عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ واقعی آج کا دن تنویر کا تھا۔ تنویر نے یاد رکھا تھا

کہ کموڈ ٹی ٹارچ سے روشنی ڈال کر انہیں گردن تک ٹھیک کر دیا گیا تھا تو باقی جسم کو بھی اس کے ذریعے ٹھیک کیا جا سکتا ہے جبکہ عمران سوچ رہا تھا کہ تنویر اسے بھی سانس روک کر اپنے آپ کو ٹھیک کرنے کا کہے گا۔ تنویر نے کموڈ ٹی ٹارچ کے ذریعے عمران کے پورے جسم پر اچھی طرح روشنی ڈالی تو عمران کا جسم حرکت میں آ گیا۔ تنویر نے کموڈ ٹی ٹارچ کمرے میں فرش پر رکھ دی اور خود جا کر دروازے کے قریب الیکٹرک پینل پر موجود سرخ رنگ کے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک بٹن پریس ہوتے ہی کڑکڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے تو عمران ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

''تم نے جاگر کو ہلاک کر دیا۔ اب معلومات کس سے حاصل کی جائیں گی''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

''یہ دونوں خطرناک ایجنٹ تھے۔ اگر انہیں معمولی سا موقع بھی مل جاتا تو ہم دونوں کا خاتمہ ہو سکتا تھا اس لئے ان دونوں کی فوری ہلاکت ضروری تھی''...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں اس وقت ٹوکا نہیں تھا۔ بہرحال اب اس جاگر کے آفس کی تلاشی لینا پڑے گی''...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فادر جوزف ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ سفید رنگ کا فون تھا۔ اس کا تعلق ایک اسرائیلی سیٹلائٹ سے تھا۔ اس فون کال کو چیک نہ کیا جا سکتا تھا اس لئے انتہائی اہم معاملات میں اس فون کو ہی استعمال کیا جاتا تھا جبکہ عام معاملات کے لئے دوسرے فون موجود تھے۔ سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بجنے پر فادر جوزف چونک پڑے تھے۔ انہوں نے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

''گاربو سے بلیک کلب کے ماسٹر کی کال ہے چیف''۔ دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ماسٹر کی کال۔ اور وہ بھی سپیشل فون پر۔ کیا مطلب۔ اس کے پاس سپیشل نمبر کیسے پہنچ گیا۔ بہرحال کراؤ بات''...... فادر جوزف نے خاصے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

''ہیلو فادر۔ میں ماسٹر بول رہا ہوں بلیک کلب سے''۔ دوسری طرف سے انتہائی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہاں بولو۔ کیوں براہ راست فون کیا ہے تم نے۔ تمہارے پاس سپیشل نمبر کیسے آ گیا''...... فادر جوزف نے خاصے غصیلے لہجے میں کہا۔

''آپ کا یہ خصوصی نمبر جاگر نے مجھے خود دیا تھا کہ کسی بھی ٹاپ ایمرجنسی کی صورت میں مجھے اس نمبر پر ہدایات مل جائیں گی''...... ماسٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا ٹاپ ایمرجنسی ہے۔ بولو''...... فادر جوزف نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

''چیف جاگر اور میڈم فراسٹ دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے''...... دوسری طرف سے ماسٹر نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور آنکھیں پھیل گئی تھیں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو یا نشے میں ہو نانسنس۔ یہ کیا بکواس کر رہے ہو''...... فادر جوزف نے اپنی پوزیشن کا خیال کئے بغیر حلق کے بل چیختے ہوئے کہا کیونکہ جو کچھ ماسٹر نے کہا تھا اس پر اسے کسی بھی صورت فوری یقین نہ آ سکتا تھا۔ جاگر اور فراسٹ دونوں اس کے سپیشل سپر ایجنٹس تھے اور انہوں نے اب تک اے کیٹگری کے بیس مسلم سٹارز کو اس طرح ہلاک کیا تھا کہ کسی

کو ان کی طرف انگلی اٹھانے کا موقع بھی نہ مل سکا تھا۔

''میں درست کہہ رہا ہوں۔ میں اس وقت ہیڈکوارٹر میں موجود ہوں۔ میرے سامنے ان دونوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں''...... ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ کیا ہوا۔ کس نے کیا۔ ویری بیڈ نیوز''...... فادر جوزف نے یکلخت کرسی پر ڈھیر ہوتے ہوئے انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اس کو واقعی اس خبر نے شدید ترین دھچکا پہنچایا تھا۔

''میرے کلب میں دو آدمی جو یورپی نژاد تھے داخل ہوئے۔ وہاں جھگڑا ہوا تو انہوں نے میرے ایک ایسے آدمی کو ہلاک کر دیا جو دس لڑاکوں پر بھاری تھا۔ میرا سیکورٹی انچارج ٹروپر انہیں اپنے آفس میں لے آیا اور پھر ان پر سپیشل گروم ریز ڈال کر انہیں دس بارہ گھنٹوں کے لئے ناکارہ کر دیا۔ وہ کیچوؤں کی طرح بے بس ہو گئے تھے۔ ٹروپر کا خیال تھا کہ یہ ہماری کسی دشمن پارٹی کے افراد ہیں۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے اسے کہہ دیا کہ وہ انہیں ٹارچنگ روم میں لے جائے اور ان سے پوچھ گچھ کرے لیکن پھر میڈم فراسٹ کا فون آ گیا کہ ہم نے جو دو آدمی پکڑے ہیں یہ پاکیشائی ایجنٹس ہیں اور انہیں فوراً ہیڈکوارٹر پہنچایا جائے کیونکہ چیف جاگر خود ان سے پوچھ گچھ کریں گے۔ چنانچہ ہم نے ان دونوں کو وہاں بھجوا دیا۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے کلب کے ایک اہم معاملے

میں رائے لینے کے لئے میں نے چیف جاگر کو فون کیا تو وہاں سے کسی نے فون اٹنڈ نہ کیا تو میں نے ٹروپر کو ہیڈکوارٹر بھجوایا۔ اس نے جو رپورٹ مجھے دی اس سے میں بھی بوکھلا گیا اور پھر میں خود یہاں آیا تو رپورٹ درست تھی۔ وہ دونوں آدمی غائب تھے جبکہ ٹارچنگ روم میں چیف جاگر، میڈم فراسٹ اور ٹارچنگ روم کے انچارج سارمن کی لاشیں پڑی تھیں۔ انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا ہے۔ باقی ہیڈکوارٹر میں جتنے بھی افراد موجود تھے ان سب کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے''...... ماسٹر نے اس بار پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویری بیڈ نیوز۔ سب کچھ ختم کر دیا گیا ہے۔ میں بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ کال کرتا ہوں''...... فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ جیسے جاگر اور فراسٹ دونوں کی موت کا ذمہ دار یہی رسیور ہو۔ چند لمحوں تک تو فادر جوزف خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کنگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کنگ سے بات کراؤ۔ فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف نے اس بار کڑک دار لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر۔ ہولڈ کریں سر''...... دوسری طرف سے بولنے والی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے

ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''کنگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

''فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اوہ آپ۔ فرمایئے۔ آج کیسے کنگ یاد آ گیا آپ کو''۔ دوسری طرف سے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

''تم سے چند مشورے لینے ہیں''...... فادر جوزف نے نرم لہجے میں کہا۔

''مجھے اجازت دیجئے۔ میں حاضر ہو جاتا ہوں یا آپ تشریف لائیں تو میرے کلب کی خوش قسمتی ہو گی''...... کنگ نے جواب دیا۔

''میں ہیڈکوارٹر میں ہوں۔ یہاں اس سپیشل فون پر ہی بات ہو سکتی ہے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ اچھا۔ فرمائیں''...... کنگ نے کہا۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو''...... فادر جوزف نے کہا تو دوسری طرف سے کنگ کے طویل سانس لینے کی واضح آواز سنائی دی۔

''پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آپ کا کیا تعلق پیدا ہو گیا فادر جوزف''...... کنگ کی انتہائی تشویش بھری آواز سنائی دی۔

''پہلے جو میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ''...... فادر جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"بہت اچھی طرح جانتا ہوں۔ دنیا کی خطرناک ترین سروس ہے۔ وہ جس کے پیچھے لگ جائے اسے ہر حالت میں نیست و نابود کر کے ہی دم لیتی ہے"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایکریمیا میں اس سے کوئی نمٹ سکتا ہے۔ اگر تم نمٹ سکتے ہو تو بولو"...... فادر جوزف نے کہا۔

"سوائے میرے اور کوئی نہیں نمٹ سکتا اس لئے کہ یہ سروس اپنے کسی مخالف یا دشمن کے ہاتھوں ختم نہیں ہو سکتی۔ یہ لوگ حد درجہ چوکنا اور فعال لوگ ہیں۔ البتہ ان کا لیڈر عمران میرا دوست ہے۔ جب میں ایکریمیا کی بلیک ایجنسی میں تھا تو بے شمار مشنز میں ہم دونوں نے مل کر بھی کام کیا ہے اور عمران کو دوستی کے پردے میں تو ہلاک کیا جا سکتا ہے دشمنی کے ساتھ نہیں لیکن اس کے لئے مجھے پورا پس منظر معلوم ہونا چاہئے اور بھاری معاوضہ بھی"۔ کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"معاوضہ تم جتنا کہو میں دینے کے لئے تیار ہوں لیکن کام گارنٹی سے ہونا چاہئے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ کنگ کچا ہاتھ نہیں ڈالا کرتا"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بولو۔ کتنا معاوضہ لو گے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"پہلے مجھے بیک گراؤنڈ بتائیں تاکہ مجھے معلوم ہو کہ مجھے صرف عمران سے نمٹنا پڑے گا یا اس کی پوری ٹیم سے۔ اس کی ٹیم کا ہر فرد

اس کی طرح انتہائی خطرناک ہے"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے عمران کو سپیشل اے کیٹیگری میں رکھا ہوا ہے۔ تم نے صرف عمران کو ہی ختم کرنا ہے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"او کے۔ لیکن یہ بتائیں کہ عمران آپ کے پیچھے کیوں اور کیسے لگ گیا ہے"...... کنگ نے کہا۔

"وہ میرے پیچھے نہیں لگا۔ میں نے باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو اپنے سپر ایجنٹس فریڈ اور مورگی کے ذریعے ہلاک کرایا تھا جس کے جواب میں وہ باگاریا پہنچ گیا۔ میرا خیال تھا کہ وہ بھی فریڈ اور مورگی کے ہاتھوں مارا جائے گا لیکن پھر اطلاع ملی کہ مورگی زخمی ہو کر ہسپتال پہنچ گئی ہے اور فریڈ ان کے ہاتھوں مارا گیا ہے۔ پھر مورگی کی ہسپتال میں ہلاکت کی اطلاع ملی۔ اس پر میں نے گاربو میں اپنے سپیشل سپر ایجنٹس جاگر اور فراسٹ کی ڈیوٹی لگائی کہ عمران جیسے ہی گاربو پہنچے اسے ہلاک کر دیا جائے لیکن اب اطلاع ملی ہے کہ جاگر اور فراسٹ دونوں کو ان کے ہیڈکوارٹر میں ہی ہلاک کر دیا گیا ہے تو مجھے تمہارا خیال آیا۔ تم نے جہاں بھی عمران ہو یا وہ واپس پاکیشیا چلا جائے اسے ہلاک کرنا ہے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"وہ اپنا مشن مکمل کئے بغیر واپس نہیں جائے گا۔ آپ کا ہیڈکوارٹر گاربو میں ہے"...... کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ میرا ہیڈکوارٹر ایک خفیہ جزیرے پر ہے۔ میں وہیں سے بات کر رہا ہوں۔ کیوں تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... فادر جوزف نے کہا۔

"اس لئے کہ مجھے یقین ہے کہ عمران کا ٹارگٹ آپ خود ہیں۔ وہ انتقامی کارروائیوں پر یقین نہیں رکھتا اور نہ ہی کسی چھوٹے ٹارگٹ پر ٹیم لے کر کام کرتا ہے۔ آپ چونکہ پوری دنیا کے مسلم مشاہیر کو ہلاک کرا رہے ہیں اس کے خلاف عمران کام کر رہا ہے تو وہ چند ایجنٹوں کو ختم کرنے کی بجائے ہیڈکوارٹر اور ہیڈز کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا اس لئے مجھے یقین ہے کہ عمران آپ کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ویسے کیا آپ بتائیں گے کہ جاگر اور فراسٹ کو آپ کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی علم تھا"...... کنگ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ نہ انہیں اور نہ ہی فریڈ اور مورگی کو علم تھا بلکہ سوائے میرے اور بورڈ آف گورنرز کے پوری دنیا کے کسی انسان کو اس کا علم نہیں ہے اور نہ کوئی انسان کسی بھی صورت مجھ تک پہنچ سکتا ہے لیکن مجھے تمہاری بات پر اس لئے اعتبار نہیں آ رہا کہ عمران مسلسل ہمارے ایجنٹس کے خلاف کام کر رہا ہے اور ایجنٹوں کو ہی ہلاک کرا رہا ہے یا کر رہا ہے"...... فادر جوزف نے کہا۔

"یہ عمران کا طریقہ کار ہے کہ وہ جب کسی چیز کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا ہے تو وہ ان لوگوں کو گھیرتا ہے جنہیں اس

کے خیال کے مطابق اس چیز کے بارے میں علم ہوتا ہے چاہے وہ اس کے لئے رقم خرچ کرے یا جبراً معلومات حاصل کرے۔ البتہ جو ایجنٹ اس کے راستے میں آئے گا اس کا خاتمہ وہ ضرور کر دیتا ہے۔ اب میرا تجزیہ بھی سن لیں۔ اسے ماننا یا نہ ماننا آپ کے اختیار میں ہے۔ عمران آپ کے ہیڈکوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے تاکہ ہیڈکوارٹر کا خاتمہ کر کے وہ مسلم سٹارز کی کلنگ کو رکوا سکے۔ وہ پہلے فریڈ اور مورگی سے ٹکرایا لیکن ان سے اسے آپ کی بجائے جاگر اور فراسٹ کا پتہ چل گیا ہو گا۔ چنانچہ وہ باگاریا سے گاربو پہنچ گیا اور یہاں اس نے جاگر اور فراسٹ کو گھیر لیا۔ اب اگر اسے فراسٹ یا جاگر نے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بتایا ہو گا تو وہ وہاں چڑھ دوڑے گا اور اگر کسی اور آدمی کے بارے میں اسے معلومات ملی ہوں گی کہ اسے ہیڈکوارٹر کا علم ہے تو وہ اس آدمی پر چڑھ دوڑے گا"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال جو بھی ہو تم اس کا خاتمہ کر دو۔ معاوضہ بولو"...... فادر جوزف نے کہا۔

"فادر جوزف۔ میں سچا اور کھرا آدمی ہوں۔ میرا نیٹ ورک ایکریمیا میں ہے۔ اگر عمران ایکریمیا میں ہوا تو میں اسے ٹریس کر کے ہلاک بھی کر دوں گا اور اگر ایکریمیا سے باہر کہیں ہوا تو پھر میں اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر سکوں گا۔ اگر یہ شرط منظور ہے تو دس لاکھ ڈالرز ابھی بھجوا دیں اور اگر شرط منظور نہیں ہے تو

ٹھیک ہے۔ ہمارا کوئی معاہدہ نہیں ہوسکتا''...... گنگ نے کہا۔

''مجھے تمہاری شرط منظور ہے۔ تم اپنا بینک اور اکاؤنٹ کی تفصیل بتاؤ۔ میں ابھی آن لائن تمہیں معاوضہ بھجوا دیتا ہوں لیکن کام کب تک مکمل ہوگا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''پہلے بینک اکاؤنٹ کی تفصیل نوٹ کر لیں''...... گنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر پوری تفصیل بتا دی۔

''او کے۔ میں معاوضہ ابھی بھجوا دیتا ہوں لیکن کام کب تک مکمل ہوگا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''زیادہ سے زیادہ ایک ماہ۔ اسے ٹریس کرنے کی دیر ہے پھر اس کا خاتمہ میرے لئے کوئی مسئلہ نہیں ہے کیونکہ وہ میرا دوست ہے اور وہ مجھے دوست سمجھ کر ملے گا اس لئے وہ ہوشیار نہیں ہوگا۔ میں اچانک اس کے دل پر فائر کھول دوں گا اور وہ مارا جائے گا۔ اس کے مرنے کی یہی ایک صورت ہے۔ ہاں اگر اس نے خود مجھے فون کر دیا یا میرے کلب میں ملنے آ گیا تو پھر کام جلدی ہو جائے گا۔ بہرحال زیادہ سے زیادہ ایک ماہ کی مہلت ہونی چاہئے''۔ گنگ نے کہا۔

''او کے۔ مجھے تم پر اعتبار ہے۔ میں اس کی موت کی خبر کا شدت سے انتظار کروں گا۔ گڈ لک''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''یس فادر''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''تفصیل نوٹ کرو اور ناراک میں موجود گیری سے کہو کہ وہ اس تفصیل کے مطابق دس لاکھ ڈالرز اس اکاؤنٹ میں ابھی اور اسی وقت بھجوا دے''...... فادر جوزف نے کہا اور ساتھ ہی سامنے موجود کاغذ پر لکھی ہوئی تفصیل اس نے دوہرا کر رسیور رکھ دیا۔

''میرا خیال ہے کہ بورڈ آف گورنرز کی میٹنگ دو تین روز میں طلب کر لی جائے۔ ہوسکتا ہے کہ اس دوران کوئی اور تجویز سامنے آ جائے''...... فادر جوزف نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ فون سیکرٹری کو حکم دے دے کہ وہ چاروں گورنرز کو ہیڈکوارٹر پہنچنے کے احکامات پہنچا دے۔

عمران ساتھیوں سمیت گاربو سے واپس ولنگٹن پہنچ چکا تھا اور اس وقت ایک ہوٹل میں موجود تھا۔ گاربو میں وہ جاگر اور فراسٹ سے اس ریڈ اسکائی کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا لیکن وہاں حالات ایسے بن گئے کہ تنویر کو ان دونوں کو فوری ہلاک کرنا پڑ گیا ورنہ اس سمیت عمران ان کے ہاتھوں ہلاک ہو سکتے تھے۔ پھر عمران نے اس پوری عمارت کی مخصوص انداز میں تلاشی لی اور خاص طور پر جاگر کے آفس کی اس نے بڑی باریک بینی سے تلاشی لی تا کہ ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی معلومات مل سکیں لیکن سوائے فادر جوزف کے فون نمبر کے اور کوئی فائل یا چیز ایسی نہیں مل سکی جس سے ہیڈکوارٹر کے بارے میں کوئی اشارہ مل سکے۔

''عمران صاحب۔ آپ کے معلومات مہیا کرنے والے ادارے

اس بارے میں کیا کہتے ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''وہ نہ فادر جوزف کو جانتے ہیں اور نہ ہی ریڈ اسکائی کے سپر سیکشن کو یا سپر ہیڈکوارٹر کو۔ وہ تو ریڈ اسکائی کو ایک عام مجرم تنظیم کی حد تک جانتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ جب آپ کو ہیڈکوارٹر کا نمبر معلوم ہو گیا ہے تو آپ اس کے ذریعے ہیڈکوارٹر ٹریس نہیں کر سکتے''...... اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

''میں نے تمہارے آنے سے پہلے کوشش کی ہے۔ یہ نمبر کسی سیٹلائٹ کا ہے لیکن کس سیٹلائٹ کا ہے اس بارے میں کسی ایکریمین ایکس چینج کو علم نہیں ہے اور نمبر مل تو جاتا ہے لیکن جیسے ہی کنکٹ ہوتا ہے آف ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ دوسری طرف کوئی کال چیکر موجود ہے جو کسی اجنبی کال کو آنسر نہیں کرتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو اب پھر کیا ہو گا''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پلاؤ کھائیں گے احباب، فاتحہ ہو گی''...... عمران نے بے اختیار سے لہجے میں کہا۔

''یہ کیا بکواس ہے۔ خواہ مخواہ فضول باتیں نہ کیا کرو''...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

''تو پھر چھوہارے تقسیم ہوں گے اور نکاح ہو گا بشرطیکہ صفدر یار جنگ بہادر نے خطبہ نکاح یاد کر لیا ہو''...... عمران نے فوراً ہی

جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا نے شرمانے کے سے انداز میں منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران سمیت سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ اس کوٹھی کا انتظام چیف کے ولنگٹن میں موجود ایجنٹ نے کیا تھا اس لئے یہاں کوئی ایسا آدمی نہ تھا جو یہاں کا فون نمبر جانتا ہو۔ خود عمران کے چہرے پر بھی حیرت کے حقیقی تاثرات موجود تھے لیکن اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''یس''...... عمران نے کہا۔

''اتنی بڑی بڑی ڈگریاں لینے کے باوجود ابھی تک صرف ایک لفظ یس ہی سیکھا ہے تم نے''...... دوسری طرف سے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا تو سب کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن عمران کے چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔

''کنگ کو یس ہی کہنا پڑتا ہے ورنہ مجھے نو کا لفظ بھی آتا ہے''...... عمران نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میں آپ سے ملاقات کے لئے آ رہا ہوں۔ کم از کم چائے تو پلائیں گے''...... ...ری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران کے بولنے سے پہلے کال منقطع کر دی گئی اور عمران نے بھی

رسیور رکھ دیا۔

''یہ کون ہے عمران صاحب۔ آپ اور ہم سب میک اپ میں ہیں۔ پھر اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ آپ عمران ہیں اور یہاں اس کوٹھی میں ہیں''...... صفدر نے کہا۔

''کنگ کلب کا مالک کنگ ہے۔ پہلے یہ ایکریمیا کی سب سے ٹاپ ایجنسی جسے بلیک ایجنسی کہا جاتا ہے کا بڑا معروف ایجنٹ تھا۔ اب ریٹائر ہونے کے بعد اپنا کلب چلا رہا ہے۔ اس نے اور میں نے بے شمار مشنز میں مل کر کام کیا ہے۔ اب یہاں یہ معلومات فروخت کرنے کا دھندہ کرتا ہے۔ پورے ایکریمیا میں اس کا نیٹ ورک پھیلا ہوا ہے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اب ہم نے آپ کے ساتھ یہاں رہنا ہے یا ہم اپنے کمروں میں چلے جائیں''...... جولیا نے کہا۔

''تم لوگ باہر جا کر گھومو پھرو۔ میں نہیں چاہتا کہ تم سب اس کے سامنے آ جاؤ۔ ہمیں بہرحال محتاط رہنا چاہئے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر ایک ایک کر کے وہ کمرے سے باہر چلے گئے تو عمران نے اٹھ کر کرسیوں کو اس انداز میں ایڈجسٹ کر دیا تاکہ معلوم نہ ہو سکے کہ یہاں لوگ بیٹھے رہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل ہوئی تو عمران اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

''کون ہے''...... عمران نے کہا۔

"کنگ"...... باہر سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔

"ارے۔تم کنگ ہو۔کمال ہے۔ میں سمجھا تھا کہ شاہی بینڈ باجا ساتھ ہو گا لیکن تم تو اکیلے منہ اٹھائے آ گئے ہو"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم بھی تو میری طرح کے ہی پرنس ہو۔ مفلس اور قلاش"۔ کنگ نے جواب دیا اور اس بار عمران ہنس پڑا۔ عمران نے بیٹھتے ہی رسیور اٹھا کر روم سروس کو دو ایپل جوس کے گلاس بھجوانے کا کہہ دیا۔

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ مجھے تمہاری یہاں آمد کا علم کیسے اور کیوں ہوا"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ کنگ چاہے لاکھ مفلس و قلاش ہو مخبر بہرحال رکھتا ہے تاکہ عوام میں ہونے والی بغاوت کی اطلاع پہلے ہی مل جائے اور کنگ کو تخت چھوڑ کر فرار ہونے میں آسانی رہے"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے دو بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ویٹر نے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے باقاعدہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ میں تمہیں ہلاک کر دوں

اور میں نے اس ٹاسک کے لئے دس لاکھ ڈالرز معاوضہ بھی وصول کر لیا ہے"...... کنگ نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے۔ پھر تو مبارک ہو۔ اتنی رقم وصول کرنے کے بعد تم تو اب واقعی کنگ بن گئے ہو"...... عمران نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور کنگ ہنس پڑا۔

"پھر اب بتاؤ کہ میں کیا کروں"...... کنگ نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ جیب سے مشین پسٹل نکالو۔ مجھ پر فائر کھولو۔ بس کھیل ختم اور دس لاکھ ڈالرز ہضم"...... عمران نے جواب دیا تو کنگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی کھیل ختم اور رقم تمہیں ہضم ہو جائے گی کیونکہ میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے تم نے ہی کنگ کلب کا مالک بن جانا ہے کیونکہ وصیت نامے میں بطور وارث تمہارا نام لکھا ہوا ہے"...... کنگ نے جوس کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ کھیل ختم۔ تمہارے بارے میں نہیں کہہ رہا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم جو کہتے رہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ نتیجہ میرے خلاف ہی نکلے گا۔ بہرحال اس بار تم نے کیا کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے ایجنٹوں کے ساتھ لڑتے پھر رہے ہو"...... کنگ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کنگ"...... باہر سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو عمران نے دروازہ کھول دیا۔

"ارے۔ تم کنگ ہو۔ کمال ہے۔ میں سمجھا تھا کہ شاہی بینڈ باجا ساتھ ہو گا لیکن تم تو اکیلے منہ اٹھائے آ گئے ہو"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"تم بھی تو میری طرح کے ہی پرنس ہو۔ مفلس اور قلاش"۔ کنگ نے جواب دیا اور اس بار عمران ہنس پڑا۔ عمران نے بیٹھتے ہی رسیور اٹھا کر روم سروس کو دو ایپل جوس کے گلاس بھجوانے کا کہہ دیا۔

"تم نے یہ نہیں پوچھا کہ مجھے تمہاری یہاں آمد کا علم کیسے اور کیوں ہوا"...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں کیونکہ کنگ چاہے لاکھ مفلس و قلاش ہو مخبر بہرحال رکھتا ہے تاکہ عوام میں ہونے والی بغاوت کی اطلاع پہلے ہی مل جائے اور کنگ کو تخت چھوڑ کر فرار ہونے میں آسانی رہے"...... عمران نے کہا تو کنگ بے اختیار ہنس پڑا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ویٹر ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں جوس کے دو بڑے گلاس رکھے ہوئے تھے۔ ویٹر نے ایک ایک گلاس ان دونوں کے سامنے رکھا اور خالی ٹرے اٹھائے کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے باقاعدہ ٹاسک دیا گیا ہے کہ میں تمہیں ہلاک کر دوں

اور میں نے اس ٹاسک کے لئے دس لاکھ ڈالرز معاوضہ بھی وصول کر لیا ہے"...... کنگ نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ارے۔ پھر تو مبارک ہو۔ اتنی رقم وصول کرنے کے بعد تم تو اب واقعی کنگ بن گئے ہو"...... عمران نے بھی گلاس اٹھاتے ہوئے کہا اور کنگ ہنس پڑا۔

"پھر اب بتاؤ کہ میں کیا کروں"...... کنگ نے کہا۔

"کرنا کیا ہے۔ جیب سے مشین پسٹل نکالو۔ مجھ پر فائر کھولو۔ بس کھیل ختم اور دس لاکھ ڈالرز ہضم"...... عمران نے جواب دیا تو کنگ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"پھر تو واقعی کھیل ختم اور رقم تمہیں ہضم ہو جائے گی کیونکہ میرے مرنے کے بعد ظاہر ہے تم نے ہی کنگ کلب کا مالک بن جانا ہے کیونکہ وصیت نامے میں بطور وارث تمہارا نام لکھا ہوا ہے"...... کنگ نے جوس کی چسکیاں لیتے ہوئے کہا۔

"میں اپنے بارے میں کہہ رہا ہوں کہ کھیل ختم۔ تمہارے بارے میں نہیں کہہ رہا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم جو کہتے رہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ نتیجہ میرے خلاف ہی نکلے گا۔ بہرحال اس بار تم نے کیا کیا ہے کہ چھوٹے چھوٹے ایجنٹوں کے ساتھ لڑتے پھر رہے ہو"...... کنگ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"تم فریڈ اور مورگی کے خلاف لڑتے رہے ہو۔ پھر گاربو جا کر تم جاگر اور فراسٹ کے خلاف کام کرتے رہے ہو۔ ان کے خاتمے کے بعد اب تم یہاں ولنگٹن آ گئے ہو۔ یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو"...... کنگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں فادر جوزف نے میرے خلاف بک کیا ہے"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مجھے یہ سن کر بے حد مایوسی ہوئی کہ تم دو دو ٹکے کے ایجنٹوں سے لڑتے پھر رہے ہو"...... کنگ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم بلیک ایجنسی کے ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں تو باقی سب دو دو ٹکے کے ایجنٹس ہی نظر آئیں گے۔ ویسے تمہارا فادر جوزف تو انہیں سپر ایجنٹس اور سپیشل سپر ایجنٹس کہتا تھا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ وہ واقعی سپر اور سپیشل ایجنٹس تھے لیکن تمہارے مقابلے میں تو واقعی وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے"...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل مسئلہ ہیڈکوارٹر ٹریس کرنے کا ہے اور میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ یہ ایکریمیا کا دارالحکومت ہے۔ شاید یہاں کوئی اس سے واقف ہو"...... عمران نے کہا۔

"تو تمہیں جاگر سے اس بارے میں معلومات نہیں مل

سکیں"...... کنگ نے چونک کر کہا۔

"مل جاتیں تو میں یہاں واپس کیوں آتا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ میں سمجھا شاید ہیڈکوارٹر ولنگٹن میں ہے اس لئے تم یہاں آئے ہو"...... کنگ نے کہا۔

"تو تمہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ کہاں ہے ہیڈکوارٹر"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے فون پر فادر جوزف سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہیڈکوارٹر ایک خفیہ جزیرے پر ہے۔ البتہ اس کا فون نمبر میرے پاس ہے، خصوصی فون نمبر اور تم تو فون نمبر کے ذریعے مقام ٹریس کرنے کے ماہر ہو۔ شاید تمہارا کام بن جائے"...... کنگ نے کہا تو عمران نے ایک فون نمبر دوہرا دیا۔

"یہی ہے فون نمبر"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ یہی ہے۔ تمہیں معلوم بھی ہے پھر بھی تم ہیڈکوارٹر ٹریس نہیں کر پا رہے۔ وجہ"...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ نمبر کسی سیٹلائٹ کے ذریعے ہے اور یہ سیٹلائٹ شاید اسرائیلی ہے کیونکہ ایکریمیا میں کوئی اس کوڈ کو نہیں جانتا اور جب تک مخصوص کوڈ نہ ملے تب تک کیسے ٹریسنگ کی جا سکتی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ میرے

''تم فریڈ اور مورگی کے خلاف لڑتے رہے ہو۔ پھر گاربو جا کر تم جاگر اور فراسٹ کے خلاف کام کرتے رہے ہو۔ ان کے خاتمے کے بعد اب تم یہاں ولنگٹن آ گئے ہو۔ یہ سب کیا کرتے پھر رہے ہو''...... کنگ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''تو تمہیں فادر جوزف نے میرے خلاف بک کیا ہے''۔عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ لیکن مجھے یہ سن کر بے حد مایوسی ہوئی کہ تم دو دو ٹکے کے ایجنٹوں سے لڑتے پھر رہے ہو''...... کنگ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تم بلیک ایجنسی کے ایجنٹ ہو اس لئے تمہیں تو باقی سب دو دو ٹکے کے ایجنٹس ہی نظر آئیں گے۔ ویسے تمہارا فادر جوزف تو انہیں سپر ایجنٹس اور سپیشل سپر ایجنٹس کہتا تھا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے معلوم ہے کہ وہ واقعی سپر اور سپیشل ایجنٹس تھے لیکن تمہارے مقابلے میں تو واقعی وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے''...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اصل مسئلہ ہیڈکوارٹر ٹریس کرنے کا ہے اور میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ یہ ایکریمیا کا دارالحکومت ہے۔ شاید یہاں کوئی اس سے واقف ہو''...... عمران نے کہا۔

''تو تمہیں جاگر سے اس بارے میں معلومات نہیں مل

سکیں''...... کنگ نے چونک کر کہا۔

''مل جاتیں تو میں یہاں واپس کیوں آتا''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ میں سمجھا شاید ہیڈکوارٹر ولنگٹن میں ہے اس لئے تم یہاں آئے ہو''...... کنگ نے کہا۔

''تو تمہیں بھی معلوم نہیں ہے کہ کہاں ہے ہیڈکوارٹر''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں نے فون پر فادر جوزف سے پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہیڈکوارٹر ایک خفیہ جزیرے پر ہے۔ البتہ اس کا فون نمبر میرے پاس ہے، خصوصی فون نمبر اور تم تو فون نمبر کے ذریعے مقام ٹریس کرنے کے ماہر ہو۔ شاید تمہارا کام بن جائے''...... کنگ نے کہا تو عمران نے ایک فون نمبر دوہرا دیا۔

''یہی ہے فون نمبر''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ یہی ہے۔ تمہیں معلوم بھی ہے پھر بھی تم ہیڈکوارٹر ٹریس نہیں کر پا رہے۔ وجہ''...... کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ نمبر کسی سیٹلائٹ کے ذریعے ہے اور یہ سیٹلائٹ شاید اسرائیلی ہے کیونکہ ایکریمیا میں کوئی اس کوڈ کو نہیں جانتا اور جب تک مخصوص کوڈ نہ ملے تب تک کیسے ٹریسنگ کی جا سکتی ہے''۔عمران نے کہا۔

''یہ کون سا مشکل کام ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔ میرے

پاس ایک ایسا آدمی ہے جو ابھی حال ہی میں اسرائیل کے ایسے محکمے سے ریٹائر ہو کر آیا ہے جن کا کام ہی انہی سیٹلائٹس کی چیکنگ تھا''...... کنگ نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔

''کنگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''کنگ بول رہا ہوں۔ ایڈورڈ ہنری سے بات کراؤ''...... کنگ نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ یس سر''...... دوسری طرف سے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

''یس سر۔ میں ہنری بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

''ہنری۔ ایک فون نمبر بتا رہا ہوں۔ یہ کسی اسرائیلی سیٹلائٹ کا ہے۔ اس کا سیٹلائٹ کوڈ نمبر مجھے چاہئے''...... کنگ نے کہا۔

''یس سر۔ بتائیں سر۔ مجھے تو کوڈ زبانی یاد ہیں''...... ہنری نے جواب دیا تو کنگ نے اسے فون نمبر بتا دیا۔

''یس سر۔ یہ اسرائیل کا سپیشل سٹار سیٹلائٹ ہے۔ اس کا کوڈ نمبر نوٹ کر لیں''...... ہنری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڈ نمبر بتا دیا۔

''دوبارہ دوہراؤ''...... کنگ نے کہا تو ہنری نے دوبارہ کوڈ نمبر

دوہرا دیا۔

''اوکے''...... کنگ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب مزید کیا کرنا ہو گا''...... کنگ نے کہا تو عمران نے اٹھ کر ایک الماری سے تہہ شدہ ایک بڑا نقشہ نکالا اور اسے میز پر رکھ کر کھول دیا۔ یہ یورپ، ایکریمیا اور اردگرد کے وسیع علاقوں پر مبنی نقشہ تھا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''سیٹلائٹ انکوائری نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا تو عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سیٹلائٹ انکوائری''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''اسٹیٹ ایمرجنسی چیف بول رہا ہوں۔ ایک سیٹلائٹ کا کوڈ نمبر نوٹ کریں اور اس کی پوزیشن تفصیل سے بتائیں''...... عمران نے بھاری لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ فرمائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے سیٹلائٹ کوڈ نمبر دوہرا دیا جو کنگ کے آدمی ہنری نے بتایا تھا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو سر۔ آپ لائن پر ہیں''...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف

سے کہا گیا۔

''ہاں۔ بولو''...... عمران نے کہا۔

''پوزیشن نوٹ فرمائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی پوزیشن بتانا شروع کر دی گئی تو عمران نے سامنے پڑے ہوئے نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔

''اور کوئی حکم سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''پوزیشن دوبارہ دوہرائیں اور چیک کریں کہ پوزیشن بالکل درست ہونی چاہئے''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ بالکل درست پوزیشن ہے۔ میں دوہراتی ہوں''۔ آپریٹر نے کہا اور پھر پوزیشن کو دوبارہ دوہرانا شروع کر دیا۔ عمران ساتھ ساتھ نقشے پر چیک کرتا جا رہا تھا۔

''اوکے۔ تھینکس''...... عمران نے آخر میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی لیکن پھر یکلخت رابطہ منقطع ہو گیا تو عمران نے فوری طور پر سیٹلائٹ انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ سیٹلائٹ انکوائری''...... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

''نمبر نوٹ کریں۔ اس پر رابطہ نہیں ہو رہا۔ پوزیشن چیک کر

کے بتائیں''...... عمران نے کہا اور پھر فادر جوزف کا نمبر دوہرا دیا۔

''ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

''ہیلو۔ پوزیشن نوٹ کریں''...... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

''یس''...... عمران نے کہا اور دوسری طرف سے پوزیشن بتا دی گئی۔

''کال کیوں ڈراپ ہو جاتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''پوزیشن تو درست ہے لیکن فون سیٹ میں کوئی پرابلم ہو سکتا ہے۔ بار بار کال کرتے رہیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوکے۔ تھینک یو''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے میز پر موجود بال پوائنٹ اٹھایا اور نقشے پر مختلف جگہوں پر نشانات لگانا شروع کر دیئے۔ پھر اس نے مختلف پوائنٹس کو آپس میں ملانا شروع کر دیا۔ اس طرح نقشے پر لائنیں ایک دوسرے کو کراس کرتی رہیں۔

''یہ ہے وہ مقام جہاں یہ فون موجود ہے''...... عمران نے کہا اور پھر جس جگہ تمام لائنیں ایک دوسرے کو کراس کر رہی تھیں وہاں دائرہ لگا دیا۔

''میں دیکھتا ہوں''...... کنگ نے کہا اور جھک کر اس جگہ کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا۔

''یہ تو معروف زمانہ جزیرہ وکٹوریا ہے۔ شمالی ایکریمیا اور کناڈا کی مشترکہ سرحدی پٹی پر ہے''...... کنگ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں''......عمران نے کہا۔

''ویسے ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اگر وہاں ہیڈکوارٹر ہوتا تو مجھے اس کا علم ہوتا۔ اس جزیرے وکٹوریا میں میرا وسیع اور مضبوط نیٹ ورک ہے کیونکہ یہاں دنیا کی تمام بڑی اسمگلنگ تنظیموں کے اڈے ہیں۔ فادر جوزف مشہور آدمی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر وہاں چھپ نہیں سکتا''...... کنگ نے کہا۔

''ایک اور کام ہو سکتا ہے کہ یہ ڈاجنگ مقام ہو۔ یہاں سے کال ٹرانسفر کرنے والی مشین موجود ہو۔ کال یہاں وصول ہوتی ہے اور پھر جو کال وائس چیکر کے مطابق ہو وہ آگے ٹرانسفر ہو جاتی ہو ورنہ ڈراپ ہو جاتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے لیکن پھر اس مقام کو کیسے ٹریس کیا جائے''...... کنگ نے کہا۔

''وہاں جا کر ہی معلوم ہو سکے گا۔ تم وہاں کے لئے کوئی ٹپ دے سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ میں تو تمہارے خلاف ٹاسک لئے بیٹھا ہوں۔ اس طرح تو اس فادر جوزف کو اطلاع مل جائے گی۔ وہاں اس کی ٹیم موجود ہو گی''...... کنگ نے کہا۔

''لیکن تم نے بکنگ کیوں کی۔ بولو''...... عمران نے اس بار غصے

سے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

''مجھے رقم کی ضرورت تھی اور مجھے معلوم تھا کہ تم نے بہرحال فادر جوزف اور اس کے ہیڈکوارٹر کو تباہ کر ہی دینا ہے اس لئے رقم کی واپسی کا کوئی مسئلہ نہ ہو گا''...... کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب بھی تو اسے رپورٹ مل سکتی ہے''......عمران نے کہا۔

''ملتی رہے۔ میں کہہ دوں گا کہ موقع نہیں مل سکا۔ البتہ ایک ٹپ اچانک مجھے یاد آ گئی ہے۔ وکٹوریا میں ایک کلب ہے جس کا نام بھی وکٹوریا کلب ہے۔ اس کا سپروائزر رابرٹ ہے۔ اس کا تعلق ایک اسمگلنگ تنظیم سے ہے۔ تم اسے کنگ آف بارسلونا کا کوڈ بول دینا۔ وہ تمہارے لئے کام کرے گا۔ انتہائی بااعتماد آدمی ہے۔ بے فکر ہو کر اس سے مدد لینا''...... کنگ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''اوکے شکریہ''...... عمران نے کہا تو کنگ اس سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی کیونکہ کنگ جس نے اس کے قتل کی بکنگ کی تھی اور بھاری معاوضہ پیشگی وصول کیا تھا اس نے ہی ہیڈکوارٹر کو ٹریس کرنے میں مدد کی ہے کیونکہ اگر اس کا آدمی ہنری سیٹلائٹ کوڈ نہ بتاتا تو عمران اس مقام کو ٹریس نہ کر سکتا تھا جہاں کال سنی جا رہی تھی۔

اب بھی ڈاجنگ کا چکر تھا لیکن یہ ابھی صرف اندازہ ہی تھا جو

درست بھی ہو سکتا تھا اور غلط بھی۔ اس بارے میں حتمی فیصلہ بہرحال وکٹوریا جا کر ہی کیا جا سکتا تھا اس لئے عمران نے فوری طور پر وکٹوریا جانے کا پلان بنایا اور رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا تاکہ وکٹوریا جانے والی فلائٹ میں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی سیٹوں کی بکنگ کرا سکے۔

فادر جوزف سپر ہیڈکوارٹر میں اپنے آفس میں بیٹھا پوری دنیا سے آئی ہوئی رپورٹیں پڑھنے میں مصروف تھا جن میں بڑے بڑے مسلمان سائنس دان، بین الاقوامی حیثیت کے حامل کھلاڑی، سیاست دان، لیڈر، صحافی اور اپنی اپنی فیلڈ میں نمایاں حیثیت رکھنے والوں کو نشانہ بنایا گیا تھا۔ رپورٹس کے مطابق یہ کام بڑے اچھے انداز میں ہو رہا تھا۔ فادر جوزف کا چہرہ کھلا ہوا تھا اور رپورٹس پڑھ کر اس کی آنکھوں میں روشنیاں سی جگمگا رہی تھیں۔ ان رپورٹس کی ایک کاپی باقاعدگی سے اسرائیلی حکومت کو بھی بھجوائی جاتی تھی تاکہ ان کے ذریعے پوری دنیا کے یہودیوں کو اطلاع مل سکے کہ مسلمانوں کے خلاف کس حد تک کام ہو رہا ہے۔

''اب نئے ٹارگٹس پر کام ہو رہا ہو گا۔ اس کا رزلٹ ہم سب یہودیوں کے لئے انتہائی خوشی کا باعث بنے گا۔ خاص طور پر اس

عمران کی موت۔ یہ آدمی ہمارے لئے ٹاپ ٹارگٹ ہے۔ اوہ ٹاپ ٹارگٹ۔ ہاں۔ یہ اس کا اچھا نام ہے''...... فادر جوزف نے اپنے آپ سے باتیں کرتے ہوئے کہا۔

''وہ رپورٹیں پڑھ پڑھ کر نہ صرف خوش ہو رہا تھا بلکہ خوشی سے اس کا چہرہ بجلی کی طرح چمک رہا تھا کہ پاس پڑے ہوئے خصوصی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''جناب صدر اسرائیل لائن پر ہیں جناب''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا تو فادر جوزف چونک پڑے۔

''یس سر۔ فادر جوزف بول رہا ہوں سر''...... فادر جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ اسرائیل کو پوری دنیا کے یہودی مقدس ملک سمجھتے تھے اور اسرائیل کے صدر کی حیثیت ان کے نزدیک مقدس ترین تھی اس لئے فادر جوزف ہمیشہ صدر سے مؤدبانہ لہجے میں بات کرتا تھا۔

''آپ کی بے پناہ کامیابی پر آپ کو مبارک باد دینے کے لئے فون کیا ہے فادر جوزف۔ مسلمانوں کے خلاف جو ایکشن آپ نے شروع کر رکھا ہے اور جس طرح آپ کامیابیوں کی طرف بڑھ رہے ہیں اس پر نہ صرف حکومت اسرائیل بلکہ پوری دنیا کے یہودیوں کی طرف سے آپ کو مبارک بادیں دی جا رہی ہیں''۔ اسرائیل کے صدر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا تو فادر جوزف کا

چہرہ گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

''تھینکس سر۔ آپ کے یہ جملے میرے لئے اعزاز ہیں۔ میں جلد ہی آپ کو ایک بہت بڑی خوشخبری سناؤں گا''...... فادر جوزف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کون سی خوشخبری پلیز بتائیں۔ آپ کو معلوم ہو گا کہ پروٹوکول کے مطابق صدر کے سامنے کھول کر بات کی جاتی ہے''۔ اسرائیلی صدر نے کہا۔

''سر۔ مسلمانوں کا ایک خطرناک آدمی ہے جس نے کئی بار اسرائیل کو بھی نقصان پہنچایا ہے اور پوری یہودی دنیا کا سب سے بڑا دشمن ہے جس کو میں نے ٹاپ ٹارگٹ قرار دیا ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا عمران نامی شخص۔ میں اس کی بات کر رہا ہوں۔ جلد ہی ٹاپ ٹارگٹ کے ہٹ ہونے کی خوشخبری آپ تک پہنچ جائے گی''...... فادر جوزف نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کیا عمران نے آپ کے خلاف کارروائی شروع کی ہوئی ہے''...... صدر نے چونک کر کہا۔

''یس سر۔ میں نے باگاریا میں پاکیشیائی سفیر کو ہلاک کرایا تھا جس کے پیچھے عمران اپنے ساتھیوں سمیت باگاریا پہنچ گیا۔ وہاں ہمارے دو سپر ایجنٹس مارے گئے اور پھر یہ عمران اور اس کے ساتھی گاربو پہنچ گئے۔ وہاں ہمارے سپیشل سپر ایجنٹس بھی ان کے ہاتھوں مارے گئے۔ اب ہمارا ایک گروپ ان کے خلاف کام کر رہا

ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''یہ عمران آپ کی تنظیم کے ہیڈکوارٹر کے خلاف کام کر رہا ہے یا اس کا ٹارگٹ کوئی اور ہے''...... صدر نے کہا۔

''معلوم نہیں۔ ویسے ہیڈکوارٹر کا علم تو سوائے میری ذات کے اور کسی کو نہیں ہے۔ ہمارا فون بھی اسرائیل سیٹلائٹ کے ذریعے کام کر رہا ہے اس لئے وہ ہیڈکوارٹر تو کسی صورت نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ اب وہ مارا جائے گا کیونکہ میں نے اسے ٹاپ ٹارگٹ قرار دے دیا ہے اور اب میں اپنی تنظیم کے تمام ممالک میں موجود گروپس کو احکامات دے رہا ہوں۔ پوری دنیا میں قاتل اسے تلاش کریں گے۔ پھر یہ کیسے بچ سکے گا''...... فادر جوزف نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور شاید شدید جذباتی ہونے کی وجہ سے اس کی گفتگو میں ربط بھی نظر نہ آ رہا تھا۔

''آپ اس شیطان کو نہیں جانتے فادر جوزف۔ یہ ہر وہ بات جان جاتا ہے جو اس سے چھپائی جاتی ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ آپ کسی ایسے جگہ چلے جائیں جہاں کا علم صرف آپ کو ہی ہو۔ اس طرح شاید آپ اس سے بچ جائیں''...... صدر نے کہا۔

''میں ایسی ہی جگہ موجود ہوں۔ یہاں کا علم صرف مجھے ہی ہے''...... فادر جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''آپ کی فون سیکرٹری اور دوسرا عملہ بھی ہو گا۔ یہ سب جانتے ہیں کہ آپ کہاں موجود ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی انہیں اطلاع

دے سکتا ہے۔ میرا مطلب تھا کہ آپ ایسی جگہ چلے جائیں جہاں آپ اکیلے بھی ہوں اور آپ کے علاوہ اور کوئی اس بات کو نہ جانتا ہو کہ آپ کہاں ہیں''...... صدر نے کہا۔

''اس کی ضرورت نہیں ہے جناب صدر۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں جلد ہی آپ کو ٹاپ ٹارگٹ کے ہٹ ہونے کی خوشخبری دوں گا''...... فادر جوزف نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال گڈ لک''...... دوسری طرف سے قدرے سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو فادر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ اس قدر ڈرتے ہیں صدر ہو کر۔ نانسنس''...... فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے شراب کی ایک چھوٹی بوتل نکال کر اس نے اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کو منہ سے لگا لیا۔ تقریباً آدھی بوتل پینے کے بعد اس نے اسے بند کر کے واپس دراز میں رکھ دیا۔

''مجھے کنگ سے معلوم کرنا چاہئے کہ وہ کیا کر رہا ہے تاکہ اسے محسوس ہوتا رہے کہ ٹاپ ٹارگٹ میرے لئے بے حد اہمیت اختیار کر گیا ہے''...... فادر جوزف نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے اس کی فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ولنگٹن میں کنگ جہاں بھی ہو اس سے میری بات کراؤ''۔

فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''کنگ اپنے کلب میں موجود ہیں۔ بات کیجئے''...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''ہیلو۔ فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف نے کہا۔

''کنگ بول رہا ہوں فادر جوزف''...... دوسری طرف سے کنگ نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو فادر جوزف کے چہرے پر ہلکی سی ناگواری کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم نے کوئی رپورٹ ہی نہیں دی۔ کیا کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں بتایا بھی تھا کہ یہ میرے لئے ٹاپ ٹارگٹ ہے اور میں یہ ٹارگٹ جلد از جلد ہٹ کرنا چاہتا ہوں''...... فادر جوزف نے قدرے تیز لہجے میں کہا۔

''عمران کے بارے میں رپورٹ ملی ہے کہ اسے ایکریمیا اور کناڈا کی سرحدی پٹی پر واقع جزیرے وکٹوریا میں دیکھا گیا ہے''۔ کنگ نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار چونک پڑے۔

''وکٹوریا آئی لینڈ۔ وہاں کیا ہے کہ وہ وہاں چلا گیا ہے''۔ فادر جوزف نے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شاید وہ کناڈا جا رہا ہے۔ ویسے میں نے وہاں لوگوں کو الرٹ

کر دیا ہے کہ اگر عمران وہاں دوبارہ نظر آئے تو اسے ہلاک کر دیا جائے۔ اگر وہ کناڈا چلا جائے تو پھر اس کی واپسی کا انتظار کیا جائے۔ آپ جلدی نہ کریں۔ آپ نے خود ہی تو اسے ٹاپ ٹارگٹ قرار دے رکھا ہے اور ٹاپ ٹارگٹ آسانی سے ہٹ نہیں ہوا کرتے''...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''وکٹوریا میں وہ کیوں آیا ہو گا''...... فادر جوزف نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے وہاں جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ اچانک اسے ایک خیال آیا تو وہ بے حد اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وکٹوریا میں تو اسے آسانی سے ختم کیا جا سکتا ہے۔ بہت ہی آسانی سے۔ وکٹوریا پر کومبو کا قبضہ ہے اور کومبو میری بات نہیں ٹال سکتا''...... فادر جوزف نے اونچی آواز میں اپنے آپ سے بات کرتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

''وکٹوریا میں کومبو سے بات کراؤ''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے کہا۔

''جناب کومبو لائن پر ہیں۔ وہ اپنے کلب میں موجود ہیں''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو۔ فادر جوزف بول رہا ہوں''...... فادر جوزف نے کہا۔

''کومبو بول رہا ہوں فادر جوزف۔ آج کیسے یاد کیا ہے آپ نے اپنے خادم کو''...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ نرم تھا۔

''کومبو۔ میرا ٹاپ ٹارگٹ ایک پاکیشائی ایجنٹ ہے جس کا نام عمران ہے۔ وہ میک اپ کا ماہر ہے لیکن ظاہر ہے اپنی قدوقامت تو تبدیل نہیں کر سکتا۔ اسے وکٹوریا میں دیکھا گیا ہے۔ ویسے وہ پوری ٹیم کے ساتھ یہاں آیا ہو گا لیکن ٹاپ ٹارگٹ وہی عمران ہی ہے۔ تم اسے ٹریس کرا کر ختم کرا دو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''کیا قدوقامت ہے اس کا''...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو فادر جوزف نے اسے تفصیل بتا دی۔ یہ تفصیل اسے فریڈ نے بتائی تھی۔

''او کے۔ آپ کا کام ہو جائے گا''...... کومبو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کام ہر صورت میں ہونا چاہئے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''میں نے پورے وکٹوریا میں ایسے خفیہ کیمرے لگائے ہوئے ہیں جو میک اپ کو چیک کرتے ہیں۔ وہ ایشیائی ہے۔ اس کا قدوقامت ہمیں معلوم ہو گیا ہے اس لئے وہ فوراً ہی چیک ہو جائے

گا اور ایک بار چیک ہو جائے تو پھر اس کا خاتمہ معمولی بات ہے''...... کومبو نے جواب دیا۔

''او کے۔ مجھے فوراً رپورٹ دینا''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور اس نے ایک بار پھر میز کی دراز کھولی اور اندر موجود شراب کی چھوٹی بوتل نکال لی لیکن دوسرے لمحے ایک خیال کے آتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ کومبو کلب میں ہی ہمارے سیٹلائٹ فون کی مشینری موجود ہے''...... فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کے چہرے کے تاثرات بدل گئے کیونکہ اسے خیال آ گیا تھا کہ اس مشینری کے بارے میں تو کومبو کو بھی علم نہ تھا کہ کلب کے نیچے مشینری موجود ہے تو عمران کو کیسے علم ہو سکتا ہے اس لئے اس کا ذہن مطمئن ہو گیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت وکٹوریا آئی لینڈ کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ انہیں یہاں آئے ہوئے صرف چند گھنٹے ہوئے تھے۔ عمران نے ولنگٹن سے ہی فون کر کے کنگ کی بتائی ہوئی ٹپ وکٹوریا کلب کے سپروائزر رابرٹ سے رابطہ کیا اور اس رہائش گاہ کا انتظام سپروائزر رابرٹ نے ہی کیا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی ولنگٹن سے ایک طویل فلائٹ کے بعد وکٹوریا ایئر پورٹ پہنچے اور پھر ایئر پورٹ سے وہ دو ٹیکسیوں کے ذریعے اس کوٹھی میں پہنچے تھے۔

''عمران صاحب۔ آپ کہہ رہے تھے کہ وکٹوریا میں سیٹلائٹ فون کی ڈاجنگ مشینری موجود ہے جہاں سے کال آگے فادر جوزف کے ہیڈکوارٹر ٹرانسفر ہو جاتی ہے لیکن یہ کیسے معلوم ہو گا کہ کال یہاں سے کہاں جاتی ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مشینری سے معلومات ملیں گی کہ وہ کال کو کہاں اور کتنے فاصلے اور کس سمت میں ٹرانسفر کر رہی ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''یہ کتنی بڑی مشینری ہو سکتی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''یہ چھوٹی مشینری ہوتی ہے۔ پہلے دور میں تو بڑے سائز کی مشینری اس کام کے لئے ہوتی تھی لیکن پھر جدید ریسرچ کے بعد یہ سکڑتی چلی گئی۔ اب ایک درمیانے سائز کے ڈبے جیسی ہو چکی ہے اور شاید مستقبل میں ایک چھوٹی سی چپ کی صورت میں آ جائے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اس قدر چھوٹی چپ کو کیسے اور کہاں تلاش کیا جا سکتا ہے''۔ صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ عمران چاہے تو بھوسے کے ڈھیر سے سوئی تو رہی ایک طرف، سوئی کا چھوٹا سا حصہ بھی ڈھونڈ نکالے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

''اس قدر تعریف نہ کرو۔ اگر میں اتنا اچھا ٹریسر ہوتا تو اب تک تنویر کے دل میں موجود اپنے حق میں محبت کے جذبات ڈھونڈ نکالنا چاہے وہ مکھی کے سر کے برابر ہی کیوں نہ ہوتے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑے۔

''میرے دل میں تمہارے لئے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ سن لو''...... تنویر نے مسکراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے ولنگٹن میں بیٹھ کر وکٹوریا کا سراغ لگایا تھا اور ہم یہاں آ گئے ہیں۔ جو پوائنٹ آپ نے وکٹوریا کو ٹریس کرنے میں استعمال کئے ہیں انہیں یہاں استعمال نہیں کیا جا سکتا تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ رسیونگ مشین کہاں نصب ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''نہیں۔ صرف وکٹوریا کی نشاندہی ہوئی ہے۔ اس سے زیادہ نشاندہی نہیں ہو سکتی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پھر بھی آپ کے ذہن میں کوئی نہ کوئی پلاننگ تو ہو گی۔ اب کوئی نجومی تو بتانے سے رہا''...... صفدر نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم یہاں ریڈیو اور ٹی وی پر اعلانات کرا دیں کہ جو ہمیں اطلاع دے گا اسے بھاری انعام دیا جائے گا اور انعام کے لالچ میں ایک ہزار مشینری یعنی رسیونگ مشینری کی نشاندہی ہو جائے گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں بتاتا ہوں یہاں اسے کیسے ٹریس کیا جا سکتا ہے یا عمران صاحب کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران سمیت سب چونک کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہاں بتاؤ''...... صفدر نے کہا۔

''ایسی مشینری ہمیشہ چھپا کر رکھی جاتی ہے۔ البتہ اس سے کام لینے کے لئے اس عمارت کی چھت پر جہاں یہ مشینری موجود ہوتی ہے خصوصی ساخت کا انٹینا لگایا جاتا ہے جو بیک وقت سیٹلائٹ سے

کال سگنل وصول کرتا ہے اور پھر اس مشینری کی وجہ سے جہاں یہ کال سگنل بھجوانے ہوتے ہیں وہاں بھیج دیتا ہے۔ وکٹوریا زیادہ بڑا آئی لینڈ نہیں ہے۔ اگر ڈاجنگ مشینری یہاں موجود ہے تو اس کا انٹینا کسی نہ کسی چھت پر نظر آ جائے گا۔ البتہ اس سلسلے میں ہمیں شہر کی تمام عمارتوں کی چھتوں کا جائزہ لینا پڑے گا''...... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

''عمران صاحب۔ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''سو فیصد درست کہہ رہا ہے۔ اب نجانے ایسی باتیں اسے کہاں سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ بہرحال اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایسے انٹینے چھتوں کے درمیان لگائے جاتے ہیں تاکہ سڑک سے نظر نہ آ سکیں۔ البتہ اگر ہیلی کاپٹر کے ذریعے فضائی جائزہ لیا جائے تو۔ جو یہاں ممکن نہیں ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ یہاں فضائی جائزہ لینے کی ضرورت نہیں ہے''...... جولیا نے کہا تو سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کیوں''...... صفدر نے کہا۔

''اس لئے کہ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں کی عمارتوں کا عمومی طرز تعمیر تکونی چھتوں والا ہے اور تکونی چھت کی صورت میں ایسا انٹینا بلندی پر ہی لگایا جا سکتا ہے جو سڑک سے آسانی سے نظر آ سکتا ہے''...... جولیا نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن

پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی درمیان میں پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ بظاہر یہاں کسی کے فون آنے کا کوئی جواز نہ تھا لیکن عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

''لیں''...... عمران نے کہا۔

''کنگ بول رہا ہوں پرنس۔ میں نے آپ کا فون نمبر سپروائزر رابرٹ سے لیا ہے۔ آپ کو ایک ضروری اطلاع دینی تھی''۔ دوسری طرف سے کنگ کی آواز سنائی دی۔

''اوہ اچھا۔ جسے تم ضروری کہہ رہے ہو۔ وہ واقعی ضروری ہو گی۔ بتاؤ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے فادر جوزف نے فون کیا تھا تاکہ مجھ سے معلوم کر سکے کہ میں نے تمہیں فنش کیا ہے یا نہیں۔ میں نے اسے چیک کرنے کے لئے کہا کہ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ عمران کو وکٹوریا میں دیکھا گیا ہے جس پر وہ اس طرح چونکا جیسے اسے اس خبر سے شاک لگا ہو۔ مجھے معلوم تھا کہ تم میک اپ میں ہو گے اس لئے تمہیں وہاں چیک نہیں کیا جا سکتا لیکن اچانک مجھے خیال آیا کہ وکٹوریا میں اس کا خاص آدمی کومبو موجود ہے۔ کومبو کا ایک طرح سے پورے وکٹوریا پر قبضہ ہے۔ وہ بڑا بدمعاش اور گینگسٹر ہے۔ جس کلب میں وہ بیٹھتا ہے وہ کلب بھی کومبو کلب کہلاتا ہے۔ وہ رات دن کلب میں ہی رہتا ہے۔ مجھے خیال آ گیا کہ ہو سکتا ہے کہ میری بات سن کر وہ کومبو کو تمہارے خلاف حرکت میں لے آئے اس لئے میں نے

وہاں موجود اپنے آدمیوں کو اس بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کا حکم دیا اور ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ فادر جوزف نے کومبو کو تمہارے بارے میں ٹاسک دیا ہے اور تمہارا قد وقامت بتایا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ تم اور تمہارا گروپ میک اپ کا ماہر ہے جس پر کومبو نے بتایا کہ اس نے وکٹوریا شہر میں خفیہ جگہوں پر ایسے کیمرے نصب کرائے ہوئے ہیں جو میک اپ کو چیک کر لیتے ہیں اور اس نے اپنے آدمیوں کو احکامات دے رکھے ہیں کہ جیسے ہی کسی ایشیائی کا میک اپ ظاہر ہو اسے فوراً گولی مار دی جائے۔ اس اطلاع پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ اس کومبو کے آدمی بھوکے بھیڑیوں کی طرح وہاں تمہاری تلاش کرتے پھر رہے ہوں گے۔ یہ تو تمہیں خوش قسمتی ہے کہ اب تک تمہارا میک اپ چیک نہیں ہو سکا ہو گا''...... کنگ نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''کیا کومبو کو معلوم ہو گا کہ فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے اس کی باتوں کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

''اوہ۔ اوہ واقعی۔ یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی۔ کومبو، فادر جوزف کا خاص الخاص آدمی ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اسے معلوم ہو''...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اطلاع کا شکریہ۔ ویسے بے فکر رہو۔ اس کے کیمرے ہمارے میک اپ چیک نہیں کر سکتے کیونکہ یہ سپیشل میک اپ ہے

اور ایسے کیمروں کو سامنے رکھ کر تیار کیا جاتا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ گڈ۔ واقعی تم پرنس ہو''...... کنگ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''اور تم کنگ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دوسری طرف کنگ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

''اوکے۔ وش یو گڈ لک''...... کنگ نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''ہمیں اس کومبو سے معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ ہم مشینری چیکنگ سے بچ جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ٹھیک ہے عمران صاحب۔ ہم سب چلتے ہیں''...... صفدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''ہم نے وہاں دھاوا نہیں بولنا بلکہ اس کومبو تک پہنچ کر اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں اس کے لئے دو آدمی کافی ہیں۔ میرے ساتھ صرف کیپٹن شکیل جائے گا''...... عمران نے کہا۔

''میرا خیال ہے عمران صاحب کہ آپ دو گروپ بنا لیں۔ ہم دونوں گروپ شہر میں اس انٹینا کو تلاش کرتے ہیں جبکہ آپ کومبو سے معلومات حاصل کریں''...... صفدر نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ زیادہ بہتر رہے گا۔ کیپٹن شکیل میرے ساتھ جائے گا۔ جولیا اور صفدر کا ایک گروپ اور تنویر اور صالحہ کا دوسرا

گروپ ہو گا۔ دونوں گروپ علیحدہ علیحدہ کاروں میں جائیں گے۔ ہمارے پاس دو کاریں ہیں۔ ایک کار میں رابرٹ کو کہہ کر اور منگوا لیتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''سوری۔ یہ بور کام میرے بس کا نہیں ہے اس لئے میں ساتھ نہیں جا سکتا اور تمہیں اور کار منگوانے کی ضرورت نہیں ہے۔ صالحہ، جولیا اور صفدر کے ساتھ چلی جائے گی''...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو پھر تم میرے ساتھ آ جاؤ۔ اب تمہیں اکیلے تو یہاں نہیں چھوڑا جا سکتا''...... عمران نے کہا۔

''کیوں''...... تنویر نے چونک کر کہا۔

''بچے گھر میں اکیلے ہوں تو ڈر جاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

کومبو لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا مالک تھا۔ چہرے پر زخموں کے نشانات کی خاصی تعداد نے اس کے چہرے کو خاصا کرخت اور رعب دار بنا دیا تھا۔ وہ کلب میں بنے ہوئے اپنے خاص آفس میں بیٹھا فون پر کسی سے باتیں کرنے میں مصروف تھا کہ آفس کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے جینز کی چست پینٹ اور پھولدار اور تیز رنگوں سے مزین شرٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی تو کومبو کے کرخت چہرے پر مسکراہٹ تیرنے لگی۔ اس نے فون کا رسیور رکھ دیا۔

''آؤ گاسی۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا''...... کومبو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیوں۔ کوئی خاص وجہ''...... گاسی نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ فادر جوزف نے میرے ذمے ایک کام لگایا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہے کہ میں اس وقت جو کچھ بھی ہوں فادر جوزف کی وجہ سے ہوں۔ اب اگر میں فادر جوزف کا ایک چھوٹا سا کام بھی نہ کر سکا تو وہ یہ سمجھ سکتے ہیں کہ میں اب ناکارہ ہو چکا ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اس کام کو جس قدر جلد ممکن ہو سکے مکمل کر دو''...... کومبو نے کہا۔

''ایسا کون سا کام فادر جوزف نے تمہارے ذمے لگایا ہے کہ تم اس قدر پریشان ہو رہے ہو''...... گاسی کے لہجے میں حیرت تھی۔

''تم ایکریمین ایجنسیوں میں کام کرتی رہی ہو۔ کسی پاکیشیائی ایجنٹ کے بارے میں بھی جانتی ہو جس کا نام عمران ہے''...... کومبو نے کہا تو گاسی بے اختیار چونک پڑی۔

''پاکیشیائی ایجنٹ عمران۔ اوہ۔ یہ نام تو بے شمار بار سنا ہوا ہے۔ ہمارے سینیئرز ایجنٹس اس کی بڑی تعریفیں کرتے ہیں لیکن پاکیشیائی ایجنٹ کا فادر جوزف سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے''...... گاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ شخص بقول فادر جوزف وکٹوریا میں دیکھا گیا ہے۔ یہ اپنی ٹیم کے ساتھ ہے لیکن ٹاپ ٹارگٹ یہی اکیلا عمران ہے۔ یہ میک اپ کا ماہر ہے''...... فادر جوزف نے اسے فوری ختم کرنے کا حکم دیا ہے۔ میں نے حامی بھر لی کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے پورے وکٹوریا میں ایسے خفیہ کیمرے نصب کرا رکھے ہیں جو میک اپ بھی

چیک کرتے ہیں۔ فادر جوزف نے اس کا قدوقامت بتا دیا ہے۔ میں نے اپنے آدمیوں کو اس بارے میں احکامات جاری کر دیئے ہیں لیکن دو گھنٹے گزر گئے ہیں لیکن ابھی تک یہ آدمی سامنے نہیں آیا اور تمہیں معلوم ہے کہ فادر جوزف کو غصہ آ گیا تو وہ میری ہلاکت کا بھی حکم دے دیں گے“...... کومبو نے کہا۔

”یہ ہے تو واقعی عجیب بات۔ وہ یہاں چھپ کر بیٹھنے تو نہیں آیا ہو گا اور پھر اسے تو معلوم بھی نہ ہو گا کہ یہاں وکٹوریا میں ایسے خفیہ کیمرے بھی موجود ہیں اور اسے چیک کیا جا رہا ہے۔ اس کے باوجود وہ سامنے کیوں نہیں آ رہا“...... گاسی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی لئے تو میں پریشان ہوں اور میں نے تمہیں کال بھی اسی لئے کیا ہے کہ میں اب صرف کیمروں پر انحصار کر کے نہیں بیٹھنا چاہتا۔ تم یہ کیس ہاتھ میں لے لو اور اسے ٹریس کر کے ختم کر دو۔ تمہارا منہ مانگا معاوضہ تمہیں مل جائے گا“...... کومبو نے کہا تو گاسی بے اختیار مسکرا دی۔

”تم سے میں نے معاوضہ لینا ہے۔ اب تم نے یہ باتیں شروع کر دی ہیں۔ البتہ ایک کام اگر تم کر دو تو میرا مستقبل بن جائے گا۔ تمہارا یہ کام بہرحال ہو جائے گا“...... گاسی نے کہا۔

”کون سا کام تم مجھ سے کرانا چاہتی ہو“...... کومبو نے چونک کر پوچھا۔

”فادر جوزف سے کہہ کر تم مجھے اس کی تنظیم کی یہاں وکٹوریا میں ایجنٹ بنوا دو۔ مجھے معلوم ہے کہ معاوضہ دینے میں فادر جوزف کی بے حد شہرت ہے“...... گاسی نے کہا۔

”تم یہ کام کر دو۔ میں سارا کریڈٹ تمہارے حق میں ڈال کر فادر جوزف کو ایسی رپورٹ دوں گا کہ وہ تمہیں صرف ایجنٹ ہی نہیں بلکہ سپر ایجنٹ بنا دے گا“...... کومبو نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم اس عمران کے قدوقامت کی تفصیل بتا دو“...... گاسی نے کہا تو کومبو نے اسے وہ تفصیل بتا دی جو فادر جوزف نے اسے بتائی تھی۔

”اوکے۔ میں ابھی سے اس پر کام شروع کر دیتی ہوں۔ مجھے امید ہے کہ جلد ہی تمہیں خوشخبری ملے گی“...... گاسی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ بیٹھو۔ اتنی بھی جلدی نہیں ہے۔ کچھ پی لو اور ہاں۔ یہ بتاؤ کہ تم نے اس کے لئے کیا پلان بنایا ہے“...... کومبو نے کہا۔

”میں عمران کے قدوقامت کی تفصیل کے ساتھ ساتھ یہ بھی جانتی ہوں کہ اس کی اہم شناخت یہ ہے کہ وہ زیادہ تر سنجیدہ نہیں رہ سکتا۔ وکٹوریا چھوٹا سا شہر ہے۔ اس نے لازماً یہاں کسی مقامی آدمی کے ذریعے رہائش گاہ حاصل کی ہو گی۔ ایسے لوگوں کو میں اچھی

طرح جانتی ہوں۔ میں ان سے معلومات حاصل کرلوں گی۔ پھر اس رہائش گاہ پر اس طرح ریڈ کروں گی کہ وہاں موجود ہر چیز ختم کر دوں گی۔ ظاہر ہے اچانک حملے سے یہ عمران کہاں بچ سکے گا“۔ گاسی نے چہکتے ہوئے لہجے میں پلاننگ بتائی تو کومبو کا چہرہ کھل اٹھا۔

پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کومبو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا جبکہ گاسی نے اٹھ کر ایک الماری کھولی اور شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھا لئے۔

”لیں“...... کومبو نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

”باس۔ فیلڈ سے اگیز کی کال ہے“...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”کراؤ بات“...... کومبو نے چونک کر کہا۔ اگیز فیلڈ میں اس کا خاص آدمی تھا۔ ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”اگیز بول رہا ہوں چیف“...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ مؤدبانہ تھا۔

”ہاں بولو۔ کیوں کال کی ہے“...... کومبو نے اسی طرح غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”چیف۔ فیلڈ کے لوگوں نے ایک کار چیک کی ہے۔ اس میں دو لڑکیاں ہیں۔ ان میں سے ایک یورپی نژاد ہے جبکہ دوسری سوئس

نژاد ہے۔ وہ دونوں پورے شہر میں بلاوجہ گھوم رہی ہیں۔ ان کی نظریں عمارتوں کی چوٹیوں پر جمی ہوئی ہیں۔ ایک ریڈ سگنل پر جب ہمارے آدمی کی گاڑی ان کے برابر ہوئی تو ہمارے آدمی نے انہیں کسی اجنبی زبان میں باتیں کرتے ہوئے سنا۔ البتہ باتوں میں عمران کا لفظ کئی بار دوہرایا گیا ہے“...... اگیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ اب کہاں ہے کار اور لڑکیاں“...... کومبو نے چیختے ہوئے لہجے میں پوچھا۔ شراب پیتی ہوئی گاسی بھی اگیز کی رپورٹ سن کر چونک پڑی تھی۔

”ہم نے ان کی کار میں بے ہوش کر دینے والی گن سے فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ اب یہ کار اور لڑکیاں ہمارے قبضے میں ہیں اس لئے میں نے کال کیا ہے کہ اب ان کے بارے میں کیا حکم ہے“...... اگیز نے کہا۔

”انہیں کہو کہ لڑکیوں کو میرے ہیڈکوارٹر میں لے جائیں۔ میں خود ان سے پوچھ گچھ کروں گی“...... گاسی نے مداخلت کرتے ہوئے کہا تو کومبو نے یہی حکم اگیز کو دے دیا۔

”اوکے چیف۔ میں خود انہیں میڈم گاسی کے ٹارچنگ روم میں چھوڑ آتا ہوں“...... اگیز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”تم نے انہیں اپنے پاس کیوں بلایا ہے۔ وہاں فیلڈ ہیڈکوارٹر

میں اگیز ان سے پوچھ گچھ کر لیتا''...... کومبو نے کہا۔

''تم نے خود بتایا ہے کہ عمران ٹیم کے ساتھ ہے اور یہ لڑکیاں اجنبی زبان میں باتیں کر رہی تھیں اور خاص اور اہم بات یہ ہے کہ انہوں نے عمران کا نام لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں عمران کے گروپ کی ہیں اور یہ اچانک بے ہوش کر دینے والے کیپسول سے مار کھا گئی ہیں۔ ہوش میں آ کر یہ اگیز وغیرہ کے بس کی بات نہ ہوتیں اور پھر اگیز ان سے عمران کے بارے میں وہ معلومات حاصل نہیں کر سکتا جو میں کر سکتی ہوں''...... گاسی نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ مجھے تو جلد از جلد اس عمران کی لاش چاہئے تا کہ میں اسے فادر جوزف کے سامنے رکھ کر سرخرو ہو سکوں''...... کومبو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کومبو نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... کومبو نے رسیور کان سے لگاتے ہوئے مخصوص لہجے میں کہا۔

''اگیز بول رہا ہوں چیف۔ دونوں لڑکیوں کو میڈم گاسی کے ٹارچنگ روم میں پہنچا کر انہیں کرسیوں پر رسیوں سے باندھ دیا ہے۔ ٹارچنگ روم انچارج ڈیوڈ کو وہ بوتل بھی دے دی ہے جس سے انہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے''...... اگیز نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان کی کار کہاں ہے''...... کومبو نے پوچھا۔

''وہ آپ کے کلب کی پارکنگ میں موجود ہے۔ اس کی چابیاں پارکنگ بوائے کو دے دی ہیں تا کہ آپ اس بارے میں جو حکم دیں وہ اس پر عمل کر سکے''...... اگیز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ اب تم جا سکتے ہو''...... کومبو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''دونوں لڑکیاں پہنچ گئی ہیں ٹارچنگ روم میں۔ جاؤ جا کر ان سے پوچھ گچھ کرو''...... کومبو نے رسیور رکھ کر گاسی سے کہا۔

''تم نہیں آؤ گے''...... گاسی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''میں نے کیا کرنا ہے۔ تم نے پوچھ گچھ کرنی ہے۔ میرے ہاتھوں تو وہ بغیر پوچھ گچھ کے بھی ماری جا سکتی ہیں''...... کومبو نے کہا تو گاسی بے اختیار ہنستی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کار تیزی سے وکٹوریا شہر کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صفدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور تنویر بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا اور صالحہ دونوں علیحدہ کار میں ان سے کچھ دیر پہلے انٹینا کی تلاش میں نکلی تھیں۔ پہلے یہ طے ہوا تھا کہ انٹینا ٹریسنگ مشن پر صفدر، جولیا اور صالحہ جائیں گی لیکن آخری لمحات میں دونوں نے صفدر سے معذرت کر لی کہ اس کی موجودگی کی وجہ سے وہ دونوں آپس میں خواتین کی مخصوص باتیں نہ کر سکیں گی اور ان کا کام بوریت کا شکار ہو جائے گا۔ چنانچہ صفدر بھی عمران کے ساتھ آ گیا۔ اس طرح دو گروپ تو بن گئے لیکن ایک گروپ مردوں پر مشتمل تھا جبکہ دوسرا خواتین پر۔

عمران کی کار ایک ٹریفک جام میں پھنس گئی تھی جبکہ جولیا کی کار

انہیں اس جام میں نظر نہ آ رہی تھی اس لئے وہ سمجھ گئے تھے کہ وہ ٹریفک جام ہونے سے پہلے ہی آگے نکل گئی ہے۔ ٹریفک میں تقریباً ایک گھنٹہ پھنسے رہنے کے بعد راستہ کلیئر ہونے پر وہ آگے بڑھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کومبو کلب پہنچ گئے۔ کلب کی عمارت دو منزلہ تھی اور اس پر ایک جہازی سائز کا سائن بورڈ موجود تھا۔ عمران نے کار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر اسے پارکنگ کی طرف لے جانے لگا۔ وہاں آنے جانے والے سب جرائم پیشہ اور بدمعاش ٹائپ لوگ نظر آ رہے تھے جس سے کلب کے ماحول کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔ عمران نے کار پارکنگ میں داخل کی اور ایک طرف موجود خالی جگہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

''ارے۔ یہ تو ہماری دوسری کار ہے جولیا اور صالحہ والی۔ وہی کار اور وہی رجسٹریشن نمبر ہے''...... صفدر نے سائیڈ کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔ عمران سمیت باقی ساتھی بھی اتر آئے۔ کار واقعی جولیا کی تھی۔

''یہ دونوں یہاں کیا کرنے آئی ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

''میرے خیال میں وہ ہماری فائٹ دیکھنے آئی ہیں''...... تنویر نے کہا تو کسی نے اس کی بات کا جواب نہ دیا۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے کیونکہ اس کلب کا ماحول ایسا نہیں لگ رہا

تھا کہ یہاں جولیا اور صالحہ اطمینان سے بیٹھ سکیں۔ کار پارکنگ میں روک کر اور پارکنگ کارڈ لے کر وہ کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ ان سب کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ جولیا اور صالحہ نے یہاں آ کر ان سب کو واقعی پریشان کر دیا تھا۔ کلب میں داخل ہو کر انہوں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں کہیں بھی جولیا یا صالحہ یا دونوں انہیں نظر نہیں آئیں۔

''پارکنگ میں کار موجود ہے اور وہ دونوں غائب ہیں''۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

''اس ہال کے علاوہ بھی ہالز ہوں گے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں آؤ''...... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے کلب کے تمام چھوٹے بڑے ہالز چیک کر لئے لیکن جولیا اور صالحہ کہیں موجود نہ تھیں۔

''اب کیا کریں''...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''کچھ نہیں۔ وہ دونوں چھوٹی بچیاں نہیں ہیں کہ آسانی سے کسی کے ہاتھوں میں آ سکیں اس لئے ہمیں اپنا کام کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات سیریس ہیں۔ یقیناً یہاں کوئی خفیہ راستہ ہو گا۔ وہاں ہمیں چیکنگ کرنی چاہئے''...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

''اس کومبو کی گردن میں ہاتھ ڈال کر پوچھ لیتے ہیں''...... تنویر

نے کہا۔

''ہو سکتا ہے کہ اسے ان دونوں کے بارے میں معلوم ہی نہ ہو''...... صفدر نے کہا۔

''آؤ۔ کیپٹن شکیل درست کہہ رہا ہے۔ یہاں یقیناً کوئی خفیہ تہہ خانے ہوں گے۔ ان کا راستہ عقب میں ہی ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب مین گیٹ سے کلب سے باہر آ گئے اور پھر کلب کی عمارت کے گرد گھومتے ہوئے عقبی طرف پہنچ گئے۔

''ارے یہ انٹینا''...... اچانک عمران نے اچھلتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں عقبی طرف تکونی چھت کے اوپر موجود مخصوص انٹینے پر جمی ہوئی تھیں۔

''ہاں۔ یہی وہ مخصوص انٹینا ہے جو رسیونگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ مشینری کومبو کلب میں ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''ہاں اور اب اس کومبو پر ہاتھ ڈالنا ہو گا تاکہ اصل ٹارگٹ ہٹ کیا جا سکے''...... عمران نے کہا۔

''اور وہ جولیا اور صالحہ۔ ان کا کیا ہو گا''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتی ہیں۔ ہمیں اس طرح ان کے پیچھے بھاگنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آؤ واپس چلیں''...... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ واپس جا کر بھی ہم نے کومبو تک ہی پہنچنا ہے۔ ادھر سے بھی تو ہم اس تک پہنچ سکتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ آؤ"...... عمران نے کہا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

"ہم نے ضرورت پڑنے پر تنویر ایکشن کرنا ہے لیکن اس وقت جب میں اشارہ کروں"...... عمران نے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دیوار میں موجود بند دروازے پر دستک دی۔

"کون ہے باہر"...... اندر سے آواز سنائی دی۔

"تمہارا باپ۔ دروازہ کھولو"...... عمران کے جواب دینے سے پہلے تنویر نے آگے بڑھ کر دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کوڈ بتاؤ ورنہ بھاگ جاؤ نہیں تو مارے جاؤ گے"...... اندر سے بھی چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا لیکن دوسرے لمحے تنویر نے پوری قوت سے لات بند دروازے پر ماری اور دروازہ ایک دھماکے سے کھل گیا۔ اندر موجود دو آدمی ابھی سنبھل ہی رہے تھے کہ صفدر اور تنویر ان دونوں پر بھوکے عقابوں کی طرح جھپٹ پڑے جبکہ عمران اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور آگے بڑھتے چلے گئے۔ چھوٹی سی راہداری آگے جا کر مڑ جاتی تھی۔ موڑ کے بعد ایک خاصا بڑا ہال تھا جس میں جوئے کی میزیں لگی ہوئی تھیں اور وہاں بڑے زور شور سے جواء کھیلا جا رہا تھا۔ ایک طرف ایک اور

راہداری نظر آ رہی تھی جس کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو آدمی بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے۔ عمران اور کیپٹن شکیل دونوں کے ہاتھ ان کی جیکٹوں کی جیبوں میں تھے۔ وہ دونوں ہال میں چوکنا انداز میں کھڑے تھے جبکہ صفدر اور تنویر بھی آ کر ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔

"رک جاؤ۔ کون ہو تم"...... ایک مسلح آدمی نے یکلخت چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گن ان کی طرف کر دی۔ شاید اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے انداز پر شک پڑ گیا تھا۔ اس کے چیختے ہی دوسرے مسلح آدمی نے بھی آٹومیٹک انداز میں اپنی گن کا رخ ان کی طرف کر دیا۔

"ہم چیف کومبو سے ملنے آئے ہیں"...... عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنے ساتھیوں کو رکنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"چیف کسی سے نہیں ملتا۔ واپس جاؤ"...... اسی لمحے مسلح آدمی نے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا لیکن اس بار اس کا لہجہ پہلے سے کہیں زیادہ توہین آمیز تھا۔

"کیوں نہیں ملتا۔ ابھی ملے گا"...... تنویر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں اور انسانی چیخوں سے ہال گونج اٹھا۔ تنویر نے پہلے سامنے موجود ان دونوں مسلح افراد پر فائر کھولا اور پھر تیزی سے گھوم کر اس نے ہال کی آخری دیوار

کے ساتھ کھڑے چار مسلح افراد کو نشانہ بنایا کیونکہ وہ انہیں عقب سے ایک لمحے میں بھون سکتے تھے جبکہ تنویر کے فائر کھولتے ہی عمران نے کیپٹن شکیل کو تنویر کا ساتھ دینے کا کہا اور خود وہ دوڑتا ہوا اس راہداری میں داخل ہو گیا جس کے آغاز میں مسلح افراد موجود تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک لکڑی کا بنا ہوا دروازہ تھا جس کے اوپر دیوار پر ایک سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے اس لئے اندر موجود کومبو کو باہر ہونے والی فائرنگ اور چیخوں کی آوازوں کا علم ہی نہیں ہو سکا ہو گا۔ صفدر، عمران کے ساتھ ہی تھا۔

عمران نے دروازے پر زور سے لات ماری تو دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور عمران ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوا۔ سامنے ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور بھاری لیکن ورزشی جسم کا مالک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر زخموں کے بے شمار نشانات تھے۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے کسی بت کی طرح بیٹھا ہوا دروازے کی طرف دیکھ رہا تھا جبکہ عمران نے دروازہ کھلتے ہی جمپ لگایا اور ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کے دونوں پیر میز پر پڑے اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے کومبو کے سر پر پڑا۔ کومبو کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بے اختیار اس طرح اچھلا جیسے اسے بجلی کا جھٹکا لگا ہو۔ عمران اسے ضرب لگا کر

اس کی سائیڈ میں نیچے کود گیا تھا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں ہو گیا تھا۔

عمران نے نیچے پیر جما کر بے اختیار اچھل کر اٹھتے ہوئے کومبو کے سر پر ایک اور زوردار ضرب لگائی اور اس بار اس کے حلق سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی پر ہی ڈھلک گیا جبکہ صفدر نے اس دوران دروازہ بند کر دیا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک پردہ اتارا۔ اسے پھاڑ کر اس کی رسی بنائی اور رسی سے کومبو کو کرسی کے ساتھ اس طرح باندھ دیا کہ کومبو نہ کرسی سے اٹھ سکے اور نہ ہی کوئی حرکت کر سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے تیز دھار خنجر نکالا۔ مشین پسٹل اس نے میز پر رکھ دیا تھا جبکہ صفدر نے اس دوران عمران کی مدد کی اور پھر آفس کے پیچھے موجود کمرے کا اندر داخل ہو کر جائزہ لے لیا تھا۔ عمران نے کومبو کی کرسی کا رخ اپنی طرف کیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور دوسرے لمحے کومبو کی ناک کا آدھا نتھنا کٹ چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کومبو چیختا ہوا ہوش میں آ گیا اور اس نے اٹھنے کی لاشعوری کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور اس کا دوسرا نتھنا بھی آدھے سے زیادہ کٹ گیا۔ اس کے حلق سے ایک بار پھر گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ وہ پردے کی بنی رسی سے بندھا کرسی پر بری طرح پھڑک رہا تھا۔ اس کی پیشانی پر نیلے رنگ کی ایک رگ ابھر آئی تھی اور چہرہ بری طرح بگڑ گیا تھا۔ عمران نے ہاتھ گھما کر خنجر کا

دستہ اس ابھرنے والی نیلی رگ پر مار دیا اور کومبو کی حالت بے حد خستہ ہو گئی۔ اس کا پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا۔ آنکھوں میں سے شعور کی چمک مدھم پڑ گئی اور اس کا سانس اس طرح رک رک کر آنے لگا جیسے ہمیشہ کے لئے رک جائے گا۔

''بولو فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ میں نہیں جانتا''...... کومبو نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اس کی رگ پر ایک بار پھر ضرب لگا دی اور اس بار کومبو کی حالت انتہائی خراب ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں شعور کی مدھم سی چمک بھی ختم ہو گئی۔ چہرہ انتہائی حد تک بگڑ گیا اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔

''بولو۔ کہاں ہے فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر۔ بولو''...... عمران نے ایک بار پھر غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

''مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر گاشپ نامی جزیرے پر ہے۔ بس اتنا معلوم ہے''...... کومبو نے لاشعوری انداز میں رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

''سیٹلائٹ سے جو سگنل یہاں آتے ہیں وہ یہاں سے کہاں جاتے ہیں''...... عمران نے ایک بار پھر تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ یہ سب کچھ مجھ سے پہلے کا ہے۔ پہلے والے کو علم ہو گا۔ وہ مر گیا ہے۔ اس کے بعد میں یہاں آیا ہوں''۔ کومبو

نے پہلے کی طرح لاشعوری طور پر رک رک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ آنکھیں پھیل گئیں لیکن ان میں شعور کی چمک مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی۔ عمران نے میز پر رکھا ہوا مشین پسٹل اٹھایا اور اس کی نال کومبو کے دل پر رکھ کر اس نے ٹریگر دبا دیا۔ کومبو کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ وہ چند لمحے تڑپ کر ختم ہو چکا تھا اور عمران جانتا تھا کہ یہ ضروری تھا کیونکہ کومبو کا شعور مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔ اگر اسے زندہ رہنے دیا جاتا تو اس کی زندگی عبرتناک ہو کر رہ جاتی۔

''عمران صاحب۔ دوسرے کمرے کے نیچے ایک بڑا تہہ خانہ ہے اور میرا اندازہ ہے کہ یہ تہہ خانہ عین اس انٹینے کے نیچے ہے''...... صفدر نے کہا۔

''تم یہیں رکو۔ میں چیک کر کے آتا ہوں۔ ہم اس وقت سوئے ہوئے آتش فشاں کے دہانے پر موجود ہیں''...... عمران نے کہا اور صفدر کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے دوسری کمرے میں گیا۔ وہاں سے سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں۔ نیچے واقعی ایک بڑا تہہ خانہ تھا۔ وہاں اسلحے کا سٹور بنایا گیا تھا۔ بڑی بڑی پیٹیوں میں تقریباً ہر قسم کا اسلحہ موجود تھا۔ تہہ خانے کی بیرونی طرف کی دیوار کے ساتھ ایک اور دیوار تھی جو باکس کی طرح بند نظر آ رہی تھی۔ عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ ان دیواروں کے ذریعے اجنگ مشینری کو چھپایا گیا ہے۔ عمران نے ایک پیٹی میں سے ایک

دستی بم اٹھایا۔ اس کی پن کھینچی اور اسے دیوار پر اس انداز میں مار دیا کہ اندر موجود مشینری تباہ نہ ہو۔ ایک ہلکے سے دھماکے کے ساتھ ہی دیوار ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر سائیڈ میں جا گری۔

''عمران صاحب ہمیں گھیر لیا گیا ہے''...... اوپر سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

''سب ساتھیوں کو یہاں نیچے بلواؤ اور بیرونی دروازہ اندر سے لاک کر دو۔ جلدی کرو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''یہاں۔ لیکن یہاں تو الٹا ہم پھنس جائیں گے''...... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ وقت ضائع مت کرو''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''او کے''...... صفدر کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران اس مشین پر جھکا ہوا تھا۔ کمرے میں چونکہ لائٹ جل رہی تھی اور یہ لائٹ اس وقت خودبخود جل اٹھی تھی جب عمران سیڑھیاں اتر رہا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ لائٹ سیڑھی کے پریس ہونے سے آن یا آف ہوتی ہے۔ اس تیز لائٹ میں مشین پر موجود اشاراتی الفاظ واضح دکھائی دے رہے تھے۔ عمران انہیں دیکھ رہا تھا کہ اسے کئی آدمیوں کے تیزی سے سیڑھیاں اترنے کی آوازیں سنائی دیں اور چند لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور تنویر دونوں نیچے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ اسی لمحے صفدر بھی تیزی سے سیڑھیاں اترتا

ہوا نیچے آ گیا۔

''یہ عقبی دیوار ہے اور اس پٹی میں طاقتور بم موجود ہیں۔ ہم نے باہر نکل کر پہلے مخالف سائیڈ پر جانا ہے اور پھر پارکنگ کی طرف جا کر وہاں سے کار حاصل کرنی ہے''...... عمران نے انہیں ہدایات دیں تو انہوں نے اس انداز میں سر ہلا دیئے جیسے انہیں اب عمران کی ساری سکیم سمجھ میں آ گئی ہو۔

جولیا کے تاریک ذہن میں آہستہ آہستہ روشنی پھیلتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا اسے بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات فوراً یاد آ گئے۔ وہ کار چلاتی ہوئی وکٹوریا شہر کی سڑکوں پر آگے بڑھ رہی تھیں۔ ان کی نظریں سائیڈ عمارتوں کی چھتوں پر تھیں تاکہ ڈاجنگ مشینری کا مخصوص انٹینا چیک کیا جا سکے لیکن تقریباً پورا شہر گھوم لینے کے باوجود وہ انٹینا انہیں نظر نہ آیا۔ پھر ایک جگہ ریڈ سگنل کی وجہ سے جیسے ہی اس نے کار روکی سائیڈ گاڑی میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی نے ہاتھ میں موجود کوئی چیز جولیا کی گاڑی میں پھینکی اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا اور اب اسے ہوش آیا تھا۔ اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن یہ دیکھ کر اسے جھٹکا سا لگا کہ وہ کرسی کے ساتھ رسی سے بندھی ہوئی ہے۔ اس نے سر گھما کر دیکھا تو سائیڈ کرسی پر بیٹھی ہوئی صالحہ

بھی بے ہوش اور بندھی ہوئی تھی۔ یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا جس میں دیواروں پر ٹارچنگ کے مختلف چھوٹے بڑے آلات موجود تھے۔ اسی طرح ایک ٹرالی پر جدید ترین میک اپ واشر بھی رکھا ہوا اسے نظر آ رہا تھا۔ کمرے میں دو آدمی موجود تھے جن میں سے ایک کے ہاتھ میں لمبی گردن والی بوتل موجود تھی جسے دیکھتے ہی جولیا سمجھ گئی کہ یہ اینٹی گیس کی بوتل ہے۔ اس گیس کی مدد سے انہیں ہوش میں لایا گیا ہو گا۔

''ڈیوڈ۔ اب میرا تو یہاں کوئی کام نہیں ہے''...... ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

''ابھی میڈم گاسی پہنچ رہی ہیں۔ ان سے اجازت لے کر جانا''...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس آدمی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صالحہ ہوش میں آ چکی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جولیا کے دونوں ہاتھوں کو عقب میں کر کے رسی سے باندھ دیا گیا۔ جولیا نے جب ہاتھ چھڑانے کی کوشش کی تو یہ محسوس کر کے وہ مسرت سے اچھل پڑی کہ رسی انتہائی اناڑی انداز میں باندھی گئی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ یہ لوگ عام بدمعاش ہو سکتے ہیں۔ ان کا کسی ایجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا کیونکہ ایجنٹوں کو مخصوص انداز کی گانٹھیں لگانے اور انہیں کھولنے کی باقاعدہ تربیت دی جاتی ہے۔ چند لمحوں بعد اس نے اپنے بازو آزاد کرا لئے۔ اب اس نے اپنے باقی جسم کو رسی کی گرفت سے

چھڑانے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ گانٹھیں تلاش کر کے انہیں کھولنے میں کامیاب ہو گئی۔ اب صرف سامنے سے رسی بندھی ہوئی نظر آ رہی تھی جبکہ جولیا جب چاہتی جھٹکا دے کر اپنے آپ کو رسی کی ظاہری گرفت سے آزاد کرا سکتی تھی۔ اس نے صالحہ کی طرف دیکھا تو صالحہ بھی اسے دیکھ رہی تھی۔ جولیا نے مخصوص انداز میں پلکیں جھپک جھپک کر اسے اپنا پیغام دینا شروع کر دیا کیونکہ سامنے ہی ڈیوڈ اور اس کا ساتھی موجود تھا اس لئے وہ ان دونوں آدمیوں کے سامنے رسیوں کے بارے میں کچھ بولنا نہ چاہتی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا مزید اقدامات کے بارے میں کوئی پیغام صالحہ کو دیتی کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس نے جینز کی چست پینٹ اور پھولدار اور تیز رنگوں سے مزین شرٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل ہوئی۔

''انہیں ہوش آ گیا ہے''...... لڑکی نے جولیا اور صالحہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم گاسی''...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہوش میں لانے سے پہلے یا بعد میں میک اپ چیک کیا ہے''...... گاسی نے سامنے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''یس میڈم۔ یہ دونوں میک اپ میں نہیں ہیں''...... ڈیوڈ نے جواب دیا۔

''اوکے''...... گاسی نے کہا۔

''میڈم۔ ڈیوڈ یہاں موجود ہے۔ میں فیلڈ میں چلا جاؤں''۔ دوسرے آدمی نے کہا۔

''ہاں چلے جاؤ۔ یہ تو بندھی ہوئی ہیں''...... گاسی نے دوسرے آدمی سے کہا تو وہ آدمی کمرے سے باہر چلا گیا۔

''ہاں۔ کیا نام ہیں تمہارے۔ اپنے نام بتاؤ''...... گاسی نے جولیا اور صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

''میرا نام جولیا ہے اور یہ میری ساتھی ہے۔ اس کا نام مارگریٹ ہے۔ ہم دونوں ٹورسٹ ہیں۔ تم کون ہو اور یہ سب کیا ہے۔ ہمیں کیوں باندھا گیا ہے۔ ہم نے کیا جرم کیا ہے''...... جولیا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو گاسی بے اختیار ہنس پڑی۔

''اگر تم محض ٹورسٹ ہوتی تو ہوش میں آتے ہی تم نے آسمان سر پر اٹھا لینا تھا۔ اس انداز میں بیٹھی جرح نہ کر رہی ہوتی۔ تم دونوں پاکیشیائی ایجنٹ عمران کی ساتھی عورتیں ہو اور شاید تم نے کوئی سپیشل ٹائپ کا میک اپ استعمال کیا ہے کہ میک اپ واش نہیں ہوا لیکن تم بہرحال میک اپ میں ہو کیونکہ کوئی ملک کسی غیر ملکی کو اپنی سیکرٹ سروس میں شامل نہیں کرتا۔ بہرحال اب تم بتاؤ گی کہ عمران کہاں ہے اور یہ بھی سن لو کہ ہمارا ٹارگٹ صرف عمران ہے۔ تم نہیں ہو اس لئے اگر تم عمران کے بارے میں بتا دو تو تمہیں زندہ چھوڑا جا سکتا ہے''...... گاسی نے تقریر کرنے کے انداز میں کہا۔

''تمہارا تعلق کس سے ہے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اب تم نے درست راستے کا انتخاب کیا ہے۔ میرا پہلا تعلق کومبو سے ہے اور کومبو کا تعلق فادر جوزف سے ہے''...... گاسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تمہیں یا کومبو۔ کسی کو فادر جوزف کے ہیڈکوارٹر کا علم ہے''۔ جولیا نے پوچھا۔

''اوہ۔ تو تم فادر جوزف کے ہیڈکوارٹر کو تلاش کرتی پھر رہی ہو۔ اس کا علم صرف فادر جوزف کو ہو گا یا بورڈ آف گورنرز کے گورنرز کو اور اس بارے میں کسی اور کو معلوم نہیں ہے''...... گاسی نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''اچھا یہ بتاؤ کہ فادر جوزف نے اپنے ہیڈکوارٹر میں سیٹلائٹ کے ذریعے جو فون نصب کرایا ہوا ہے اور جس کی ڈاجنگ مشینری یہاں وکٹوریا میں کہیں نصب ہے تاکہ جو کال باہر سے آئے اس کے بارے میں یہی سمجھا جائے کہ وہ یہاں وکٹوریا میں موصول ہوئی ہے۔ وہ وصول یہیں ہوتی ہے جبکہ ڈاجنگ مشینری کی مدد سے وہ کہیں اور شفٹ کر دی جاتی ہے''...... جولیا نے کہا تو گاسی کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''تم اس حد تک تربیت یافتہ ہو۔ ویری بیڈ۔ پھر تو تمہیں زندہ نہیں چھوڑنا چاہئے''...... گاسی نے کہا اور پھر جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔ اس کے چہرے کے تاثرات جولیا کی بات سن کر یکسر تبدیل ہو گئے تھے۔

''کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ ہم بندھی ہوئی ہیں اور میں نے تو چھوٹی سی بات پوچھی تھی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈیوڈ''...... گاسی نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس میڈم''...... کرسی کے عقب میں کھڑے ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ان کی رسیاں چیک کرو۔ یہ بے حد تربیت یافتہ ہیں''۔ گاسی نے تیز لہجے میں کہا اور اس نے مشین پسٹل کا رخ ظاہر ہے جولیا اور صالحہ کی طرف کیا ہوا تھا۔ صالحہ نے جولیا کی طرف اور جولیا نے صالحہ کی طرف دیکھا۔ مخصوص انداز میں پلکیں جھپکائیں جس کا مطلب تھا کہ اب ایکشن میں آنے کا وقت آ گیا ہے۔

''یس میڈم''...... ڈیوڈ نے جواب دیا اور پھر وہ جولیا اور صالحہ کے عقب میں جانے کی بجائے سامنے کی طرف سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر جولیا کے سامنے رک کر اس نے جولیا کے جسم کے گرد موجود رسی پر ہاتھ ڈالنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر کچھ فاصلے پر بیٹھی ہوئی گاسی پر جا گرا اور پھر اسے بھی ساتھ لیتا ہوا فرش پر جا گرا۔ گاسی کے حلق سے بھی چیخ نکل گئی لیکن نیچے گرتے ہی گاسی نے یکلخت ڈیوڈ کو ایک طرف اچھالا اور بڑے ماہرانہ انداز میں قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ البتہ اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکل کر دور جا گرا تھا۔ جولیا کو رسیوں کے بل چھڑانے میں چند لمحے لگ گئے اور گاسی

نے انہیں لمحات سے بھرپور فائدہ اٹھایا تھا۔ اسی لمحے صالحہ نے بھی اپنے آپ کو رسیوں سے چھڑا لیا تھا اور پھر صالحہ اور گاسی دونوں بیک وقت ہی اس مشین پسٹل کی طرف لپکیں جبکہ جولیا اچھل کر ڈیوڈ کی طرف بڑھی جو جیب سے مشن پسٹل نکال کر ان کی طرف مڑ رہا تھا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش نہ کی تھی۔ شاید اس لئے کہ وہ ایک بار پھر کسی کے زد نہ آ جائے لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین پسٹل کا رخ صالحہ یا جولیا کی طرف کرتا جولیا نے اچھل کر اس کے ہاتھ پر جس میں اس نے مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا، زوردار ٹھوکر ماری تو اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل نکلا ضرور لیکن وہ سائیڈ پر جا کر گرنے کی بجائے ہوا میں خاص انداز میں اس طرح اچھلا کہ جیسے بچے گیند کھیلتے ہوئے اسے اوپر کی طرف اچھال کر پھر کیچ کرتے ہیں اس طرح مخصوص انداز کی ضرب لگنے سے ڈیوڈ کے ہاتھ سے نکلا ہوا مشین پسٹل جولیا نے ہوا میں ہی کیچ کر لیا اور دوسرے لمحے تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی تیزی سے اٹھتا ہوا ڈیوڈ چیختا ہوا واپس فرش پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ جولیا نے تیزی سے ہاتھ کا رخ بدلا تو صالحہ اور گاسی دونوں ایک دوسرے سے لپٹی فرش پر الٹ پلٹ ہو رہی تھیں۔

''اچھال دو''...... جولیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے گاسی اچھل کر سائیڈ پر جا گری۔ صالحہ نے شاید اسے اس انداز میں پکڑا ہوا تھا کہ وہ علیحدہ ہو کر جولیا سے نہ جا ٹکرائے۔ جب

جولیا نے اسے اچھالنے کا کہا تو صالحہ نے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر اسے سائیڈ پر اچھال دیا۔ اسی لمحے جولیا کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل نے شعلے اگلے اور کمرہ گاسی کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ گولیاں اس کی ٹانگوں پر پڑی تھیں اس لئے وہ یکلخت اکٹھی ہو گئی تھی اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا اوپر والا جسم سیدھا ہوا اور وہ ساکت ہو گئی۔

''صالحہ مشین پسٹل لو اور باہر جا کر دیکھو۔ جو نظر آئے اڑا دو''۔ جولیا نے کہا۔

''لیکن اوپن فائرنگ سے تو پولیس یہاں آ جائے گی''۔ صالحہ نے کہا۔

''یہ نجانے کس قسم کی عمارت ہے۔ ابھی وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ گاسی ہم پر فائرنگ کر رہی ہے جیسے ہی انہیں اصل حقیقت کا علم ہوا تو وہ ہم پر چڑھ دوڑیں گے''...... جولیا نے کہا تو صالحہ نے اس کے ہاتھ سے مشین پسٹل لیا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑی جبکہ جولیا نے جھک کر فرش پر پڑی ہوئی بے ہوش گاسی کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد گاسی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹا لئے۔ گاسی کی دونوں ٹانگوں سے خون بہہ رہا تھا اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔

''بولو۔ کہاں ہے ڈاجنگ مشینری۔ بولو''...... جولیا نے گاسی کی شہ رگ پر انگوٹھا رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔

''کومبو کے آفس کے نیچے تہہ خانے میں''...... گاسی نے لاشعوری انداز میں رک رک کر کہا۔

''تمہیں کیسے علم ہوا''...... جولیا نے شہ رگ پر مزید دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

''کومبو سے پہلے کلب کا مینجر ولسن تھا جو میرے بڑے بھائی کا دوست تھا۔ مجھے بھائی نے بتایا تھا''...... گاسی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ہماری کار کہاں ہے۔ اب بولو۔ کہاں ہے کار''...... جولیا نے جھک کر اس کے کان میں چیخ کر کہا کیونکہ اسے نظر آ رہا تھا کہ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے گاسی موت کی وادی میں اترتی چلی جا رہی ہے۔

''کلب کی پارکنگ میں''...... گاسی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ہچکیاں لینا شروع کر دیں اور پھر ایک زوردار ہچکی کے ساتھ ہی اس کی گردن ایک سائیڈ پر ڈھلک گئی۔ آنکھیں بے نور ہو چکی تھیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صالحہ مطمئن انداز میں اندر داخل ہوئی۔

''یہ مر گئی ہے''...... صالحہ نے گاسی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ خون زیادہ نکل جانے کی وجہ سے مر گئی ہے۔ تم بتاؤ باہر کیا ہوا''...... جولیا نے کہا۔

''یہاں صرف ایک چوکیدار تھا۔ اسے میں نے گردن توڑ کر

ہلاک کر دیا ہے اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ میں نے ساری چیکنگ کر لی ہے۔ یہ کوئی ہیڈکوارٹر ٹائپ عمارت ہے۔ اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جو ہیڈکوارٹر میں ہوتی ہے لیکن سوائے اس چوکیدار اور اس ڈیوڈ کے اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے''...... صالحہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ بہرحال اب ہمیں کومبو کلب جانا ہو گا''...... جولیا نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

''وہاں کیوں۔ وہاں تو عمران اور دوسرے ساتھی گئے ہوئے ہیں''...... صالحہ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ہماری کار وہیں پارکنگ میں ہے۔ دوسری بات یہ کہ جس مشینری کی چیکنگ فادر جوزف کے ہیڈکوارٹر کے لئے ضروری ہے وہ بھی وہیں کلب میں ہی ہے''...... جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ہمیں واپس اپنی رہائش گاہ پر جانا ہے۔ وہاں اب تک عمران اور ساتھی خاموش بیٹھے نہیں رہے ہوں گے اس لئے ان کا کام ان پر چھوڑ دو''...... صالحہ نے کہا۔

''اوکے۔ ٹھیک ہے۔ آؤ یہاں سے نکلنا چاہئے۔ ان کی کار ہمیں کافی فاصلے پر کسی پبلک پارکنگ میں چھوڑنا ہو گی''...... جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور صالحہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتیں اس عمارت کی پارکنگ کی طرف بڑھنے لگیں جہاں دو کاریں موجود تھیں۔

بڑے ہال کمرے میں مستطیل شکل کی میز کے گرد پانچ افراد بیٹھے ہوئے تھے جن میں دو دو میز کی لمبی سائیڈوں کی طرف فادر جوزف میز کی چھوٹی سائیڈ پر اونچی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ان چاروں میں سے تین مرد اور ایک عورت تھی۔ یہ چاروں ریڈ اسکائی کے سپر سیکشن کے بورڈ آف گورنرز کے گورنرز تھے۔ فادر جوزف نے پوری دنیا کو چار حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا اور ہر گورنر اپنے حصے میں ریڈ اسکائی تنظیم کا مکمل انچارج تھا اور ریڈ اسکائی ہیڈکوارٹر سے ملنے والے احکامات کی تعمیل کرانے اور ہیڈکوارٹر کو رپورٹ دینے کا پابند تھا۔ پہلے تو ریڈ اسکائی ہر قسم کے بڑے جرائم میں ملوث تھی جس سے دولت اکٹھی کر کے وہ پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف استعمال کرتے تھے لیکن اب فادر جوزف نے گزشتہ کئی ماہ سے ہیڈکوارٹر کو پوری دنیا میں موجود نامور مسلمان جن

کا تعلق زندگی کی کسی بھی فیلڈ سے ہو کو ہلاک کرانے کے مشن کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ اب تک ہزاروں نہیں تو سینکڑوں مسلم سٹارز ریڈ اسکائی کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے تھے اور مسلسل یہ کام جاری تھا۔

ہر ماہ بورڈ آف گورنرز کی فادر جوزف کے تحت میٹنگ ہوتی تھی اور آئندہ کے لئے مسلمانوں کے ایسے ناموں کی لسٹ تیار کی جاتی تھی جنہیں مسلم سٹارز کہا جا سکتا تھا۔ اسی طرح گزشتہ ماہ کی کارکردگی کا جائزہ بھی لیا جاتا تھا اور آئندہ کے لئے لسٹ تیار کی جاتی تھی لیکن یہ اجلاس عام ماہانہ اجلاس نہ تھا بلکہ خصوصی اجلاس تھا جس میں فادر جوزف نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور عمران کے بارے میں تفصیلات پر گورنرز سے آراء طلب کی تھیں اور تمام گورنرز کی یہ متفقہ رائے تھی کہ چونکہ عمران یا اس کا کوئی ساتھی یا پوری دنیا میں فادر جوزف اور گورنرز کے سوا اور کوئی ہیڈکوارٹر کے بارے میں نہیں جانتا اور نہ ہی اسے کسی طرح ٹریس کیا جا سکتا ہے اس لئے جب تک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک فادر جوزف ہیڈکوارٹر سے باہر نہ جائے تو فادر جوزف نے اس متفقہ رائے کو فوراً قبول کر لیا۔ اس کے بعد اجلاس ختم کر دیا گیا اور تمام گورنرز ہیڈکوارٹر کے مخصوص ہیلی کاپٹر پر سوار ہو کر کناڈا کے ایک بڑے شہر کانسا چلے گئے جہاں سے وہ اپنے اپنے ایریا کی طرف فلائی کر جاتے۔ ہیلی کاپٹر کی روانگی کے بعد فادر جوزف

اپنے مخصوص آفس میں آ کر بیٹھ گیا۔ اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ اس تک کوئی نہیں پہنچ سکتا۔ ویسے بھی اسے یقین تھا کہ کنگ یا کومبو میں سے کوئی نہ کوئی ان کا خاتمہ کر دے گا۔ وہ ایک فائل کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے رسیور اٹھا کر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

''وکٹوریا سے اگیز کی کال ہے۔ کومبو کا اسسٹنٹ اگیز''۔ دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''اگیز کی کال۔ کیا مطلب۔ کومبو کہاں ہے''...... فادر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہ کومبو کے بارے میں ہی کوئی خبر براہ راست آپ کو دینا چاہتا ہے''...... فون سیکرٹری نے کہا۔

''اوہ۔ پھر کوئی بیڈ نیوز سننا پڑے گی۔ کراؤ بات''...... فادر جوزف نے چیختے ہوئے کہا۔

''ہیلو فادر۔ میں اگیز بول رہا ہوں کومبو کا اسسٹنٹ وکٹوریا سے''...... دوسری طرف سے ایک انتہائی مؤدبانہ مردانہ آواز سنائی دی۔

''کومبو کہاں ہے۔ اس نے فون کیوں نہیں کیا۔ تم کیوں فون کر رہے ہو۔ بولو''...... فادر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''فادر جوزف۔ کومبو کو ان کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے''...... اگیز نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ اس تک جب کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا تو اسے ہلاک کون کر سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... فادر جوزف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''فادر۔ جو تحقیقات کی گئی ہیں ان کے مطابق کچھ افراد عقبی طرف سے جبراً اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے باہر موجود مسلح افراد کو ہلاک کیا اور پھر انہوں نے جوئے کے بڑے ہال میں موجود مسلح افراد کو ہلاک کر دیا اور وہاں موجود دیگر افراد کو دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑے ہونے کا حکم دیا جبکہ دو آدمی چیف کومبو کے آفس میں گھس گئے۔ پھر وہ سب لوگ نیچے تہہ خانے میں گئے اور وہاں موجود اسلحے سے بم نکال کر انہوں نے عقبی دیوار اڑا دی اور باہر جا کر غائب ہو گئے''...... اگیز نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ وہاں ہماری فون مشینری موجود تھی اور یہ فون کال تو ہو رہی ہے۔ پھر''...... فادر جوزف نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''اس مشینری کے سامنے والی دیوار اڑا دی گئی ہے لیکن مشینری مکمل طور پر محفوظ ہے اور عقبی دیوار بھی اس انداز میں اڑائی گئی ہے کہ مشینری کو نقصان نہیں پہنچا''...... اگیز نے ایک بار پھر تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''گاسی کہاں ہے۔ کومبو اسے اپنے بعد انچارج بنانا چاہتا تھا۔ اسے کہو کہ مجھ سے بات کرے''...... فادر جوزف نے اس بار ڈھیلے لہجے میں کہا۔

''اسے بھی اس کے ہیڈکوارٹر میں ہلاک کر دیا گیا ہے''...... اگیز نے جواب دیا تو فادر جوزف کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ وہ تو ایکریمیا کی تربیت یافتہ تھی۔ وہ تو بہت تیز اور فعال تھی''...... فادر جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے گاسی کی موت پر یقین ہی نہ آ رہا ہو۔

''میں نے دو عورتوں کو چیک کیا جو سڑکوں کی سائیڈوں پر موجود عمارتوں کا جائزہ اس انداز میں لے رہی تھیں جیسے انہیں کسی خاص چیز کی تلاش ہو۔ ان کے مشکوک ہونے پر میں نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ ان کی کار میں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں اغوا کر لیا جائے۔ میں نے چیف کومبو سے بات کی تو وہاں میڈم گاسی بھی موجود تھی۔ ان کے کہنے پر چیف نے ان دونوں عورتوں کو میڈم گاسی کے ہیڈکوارٹر چھوڑنے کا حکم دیا تو میں خود وہاں گیا اور دونوں عورتوں کو ہیڈکوارٹر کے انچارج ڈیوڈ کے حوالے کر دیا بلکہ میں نے خود ڈیوڈ کے ساتھ مل کر انہیں کرسیوں کے ساتھ رسیوں سے باندھ دیا۔ وہاں بھی ان عورتوں کا میک اپ چیک کیا گیا لیکن میک اپ واش نہ ہوا اور میڈم گاسی کے آنے تک میں وہیں رہا۔ پھر واپس آ گیا۔ اب چیف کومبو کی ہلاکت کی

خبر ہمیں ملی تو میں نے میڈم گاسی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہاں سے رابطہ نہ ہوا تو میں خود وہاں گیا۔ وہاں میڈم گاسی اور ڈیوڈ کی لاشیں ٹارچنگ روم میں پڑی تھیں جبکہ باہر چوکیدار کی لاش بھی ملی ہے اور وہ دونوں عورتیں غائب ہیں''...... اگیز نے ایک بار پھر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تو پھر اب تم کومبو کلب کو سنبھال لو اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کر کے انہیں ہلاک کر دو۔ خاص طور پر فون کال مشینری کی حفاظت کرو''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ بری طرح بگڑا ہوا تھا۔ اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے لوگ اس قدر خوفزدہ کیوں رہتے ہیں۔ اب اسے اسرائیل کے صدر کے عمران کے نام سے ہی خوفزدہ ہو جانے کی وجہ سمجھ میں آ رہی تھی لیکن بہرحال وہ اس لئے مطمئن تھا کہ ہیڈکوارٹر کا علم کسی صورت بھی عمران کو نہیں ہو سکتا اور اب اس نے حتمی فیصلہ کر لیا تھا کہ جب تک یہ عمران مارا نہ جائے گا وہ یہاں سے باہر نہیں نکلے گا۔ اس فیصلے سے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

عمران سامنے میز پر ایک سفید کاغذ اور ساتھ ہی ایکریمیا اور کناڈا کی ساحل پٹی کے بارے میں تفصیلی نقشہ رکھے ان پر جھکا ہوا تھا۔ وہ سفید کاغذ پر نقشے کو دیکھ دیکھ کر کچھ لکھتا لیکن پھر کاٹ دیتا۔ کبھی وہ نقشے پر نشان لگاتا اور پھر ان نشانات کو دیکھ کر کاغذ پر مختلف ہندسے لکھتا اور پھر کافی دیر تک حساب کتاب کرنے کے بعد وہ انہیں کاٹ دیتا۔ کافی دیر سے یہی سلسلہ جاری تھا اور عمران کے ساتھی خاموش بیٹھے ہوئے اسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے لیکن چونکہ انہیں معلوم ہی نہ تھا کہ عمران کس فارمولے کے تحت یہ سب کام کر رہا ہے اس لئے وہ سب خاموش بیٹھے ہوئے تھے اور پھر عمران نے کاغذ پر لگائے گئے حساب کو دیکھ کر نقشے پر نشان لگانا شروع کر دیئے۔ پھر وہ نقشے پر اس قدر جھک گیا جیسے غور سے کسی سپاٹ کو دیکھ رہا ہو۔ پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ سیدھا ہو

گیا۔

''کیا ہوا عمران صاحب''...... صفدر نے کہا۔

''فی الحال تو فلو ہوا ہے۔ آگے شاید نمونیہ بھی ہو جائے''۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''آپ جس طرح کی اداکاری کر رہے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو صرف نمونیہ نہیں ڈبل نمونیہ ہو گیا ہے''۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''صفدر۔ سوچ سمجھ کر بولا کرو۔ کسی بھی وقت بات پوری ہو سکتی ہے''...... جولیا نے صفدر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کے لئے اس قسم کی گفتگو وہ کیسے برداشت کر سکتی تھی۔

''سوری مس جولیا''...... صفدر چونکہ عمران کے لئے جولیا کے جذبات کو جانتا تھا اس لئے اس نے فوراً معذرت کر لی۔

''صفدر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ایک ہیڈکوارٹر کو ٹریس کرنا مسئلہ بن گیا ہے اور جس طرح کی محنت ہو رہی ہے اس کا نتیجہ یہی نکل سکتا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب کیا نتیجہ نکالا ہے تم نے۔ وہ بتاؤ۔ خواہ مخواہ وقت ضائع مت کرو''...... جولیا نے عمران کو بھی ڈانٹتے ہوئے کہا۔

''کومبو نے لاشعوری طور پر گاشپ جزیرے کا بتایا تھا۔ اب جو حساب کتاب میں نے لگایا ہے وہ بھی گاشپ جزیرے کی نشاندہی کرتا ہے۔ کومبو کلب سے کال آگے گاشپ ہی جاتی ہے لیکن''۔

عمران لیکن کہہ کر خاموش ہو گیا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

''لیکن کیا''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گاشپ جزیرے کا آدھا حصہ کناڈا ملٹری بیس ہے اور باقی آدھے پر گنجان آبادی ہے۔ بازار ہیں، بلڈنگیں ہیں کاروباری یا رہائشی لیکن ایک اور بات کا علم ہوا ہے کہ گاشپ جزیرے میں چونکہ جگہ کی شدید کمی ہے کیونکہ آدھے جزیرے پر تو ملٹری کا قبضہ ہے اس لئے وہاں رہائشی کالونی بنانے کی اجازت نہیں بلکہ رہائش کے لئے ملٹی منزل بلڈنگیں ہیں جن میں فلیٹس بنے ہوئے ہیں۔ اس طرح دیکھا جائے تو کسی تنظیم کا سپر ہیڈکوارٹر ایسی جگہ ہو ہی نہیں سکتا''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ ضروری تو نہیں کہ ہیڈکوارٹر وسیع رقبہ پر بنایا جائے۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ کسی بزنس پلازہ کی ایک منزل لے لی جائے اور وہیں ہیڈکوارٹر بنا لیا جائے''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ یہ ہوسکتا ہے لیکن بزنس کی دنیا میں باتیں بہت تیزی سے پھیلتی ہیں۔ پھر ایسے ہیڈکوارٹر خفیہ نہیں رہ سکتے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ کوئی پلان بھی بنایا ہے آپ نے یا نہیں''...... صفدر نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ ہمیں گاشپ جا کر وہاں تفصیلی جائزہ لینا چاہئے۔ پھر ہم کوئی فیصلہ کریں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر سوچ کیوں رہے ہیں۔ چلیں''...... صفدر نے کہا۔

''کومبو اور گاسی دونوں کی ہلاکت کی اطلاع فادر جوزف تک پہنچ چکی ہو گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ ہیڈکوارٹر سے ہی فرار ہو جائے۔ میں پہلے یہ کنفرم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ واقعی ہیڈکوارٹر میں موجود ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو ہیڈکوارٹر آپ کا ٹارگٹ نہیں ہے بلکہ فادر جوزف آپ کا ٹارگٹ ہے''...... صفدر نے کہا۔

''جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ مسلم سٹارز کو ہلاک کرانے کا آئیڈیا اس فادر جوزف کا ہے۔ اس پر عمل درآمد ہیڈکوارٹر کرتا ہے۔ ہیڈکوارٹر میں ایسی فائلیں موجود ہوں گی جن سے تنظیم کے ہیڈکوارٹر کی تفصیلات اور مختلف ملکوں میں ان کی تنظیم کی تفصیلات موجود ہوں گی۔ ان سے اس خوفناک تنظیم کا مکمل خاتمہ کیا جا سکتا ہے''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیسے آپ کنفرم ہوں گے''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''تم بتاؤ۔ اگر تم پر یہ ذمہ داری ہوتی تو تم کیا فیصلہ کرتے''۔ عمران نے کہا۔

''ہمیں یہ حساب کتاب تو نہیں آتا جو آپ گزشتہ ایک گھنٹے سے کر رہے ہیں۔ البتہ اگر ہمیں گاشپ کا ریفرنس ملتا تو ہم خود وہاں جا کر چھان بین کرتے''...... صفدر نے جواب دیا۔

''حساب کتاب سے کنفرمیشن تو ہو گئی ہے کہ ہیڈکوارٹر گاشپ میں ہے۔ اب رہی بات یہ کہ وہاں ہیڈکوارٹر کہاں ہے تو اسے تلاش کرنا ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو اس کے لئے ہمیں وہاں جانا چاہئے یا ہم یہاں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہیں گے''...... خاموش بیٹھے ہوئے تنویر نے تیز لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے عمران صاحب۔ ہمیں اب حرکت میں آنا چاہئے۔ اس طرح بیٹھ کر اور صرف باتیں کر کے ہم کوئی مسئلہ حل نہیں کر سکتے''...... صفدر نے کہا۔

''چلو ٹھیک ہے۔ ہم یہاں سے روانہ ہو جاتے ہیں اور گاشپ پہنچ جاتے ہیں۔ اب بتاؤ وہاں جا کر ہم کیا کریں گے۔ کیا ڈھول بجا کر اعلان کریں گے کہ جو ہمیں فادر جوزف اور اس کے ہیڈکوارٹر کے بارے میں بتائے گا اسے اتنا انعام دیا جائے گا یا جولیا اور صالحہ کی طرح سڑکوں کی دونوں سائیڈوں پر موجود بلڈنگوں کو غور سے دیکھتے ہوئے گاسی کی قید میں چلے جائیں گے۔ آخر ہم وہاں جا کر کریں گے کیا''...... عمران نے کہا۔

''ہو سکتا ہے وہاں ہیڈکوارٹر کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا ہو''...... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''کیپٹن شکیل تم بتاؤ۔ عمران کے ذہن میں کیا پلاننگ ہے۔ ہم

تو جتنا اس سے پوچھیں گے یہ اتنا ہی ہمیں تنگ کرے گا''...... جولیا نے کیپٹن شکیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب نے گاشپ میں ہیڈکوارٹر کو تلاش کر لیا ہے۔ چونکہ انہیں حساب کتاب کرنے میں خاصی ذہنی تھکاوٹ ہوئی ہے اس لئے وہ ایسی باتیں کر کے اپنی ذہنی تھکاوٹ دور کر رہے ہیں''...... کیپٹن شکیل نے جواب دیا تو سب ہی بے اختیار چونک پڑے۔

''کیا واقعی عمران صاحب''...... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''مجھے تو کیپٹن شکیل پر حیرت ہوتی ہے کہ اس نے نجانے کہاں سے علم نجوم سیکھ لیا ہے اور اپنے علم نجوم کی تمام تر مشق وہ مجھ پر کرتا رہتا ہے۔ ویسے بات اس کی درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''کمال ہے کیپٹن شکیل۔ تم تو میز سے بھی کافی دور بیٹھے ہوئے ہو۔ تم نے کیسے اندازہ لگا لیا کہ عمران صاحب نے ہیڈکوارٹر تلاش کر لیا ہے''...... صفدر کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

''عمران صاحب کا جب کوئی ذہنی مسئلہ حل ہو جاتا ہے تو عمران صاحب لاشعوری طور پر پہلے ایک لمبا سانس لیتے ہیں، پھر سیٹی بجانے کے انداز میں ہونٹ گول کر کے پھیپھڑوں میں بھرے ہوئے سانس کو آہستہ آہستہ باہر نکالتے ہیں ورنہ وہ عام طور پر صرف لمبا سانس کھینچ کر ناک سے اسے باہر نکالتے رہتے ہیں اور

میں نے انہیں سانس کھینچ کر منہ سے باہر نکالتے اور پھر اطمینان بھرے انداز میں بال پوائنٹ کو میز پر رکھتے دیکھ کر سمجھ لیا کہ عمران صاحب نے ہیڈکوارٹر تلاش کر لیا ہے''...... کیپٹن شکیل نے تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

''تم نے واقعی عمران صاحب کو نفسیاتی طور پر ریڈ کیا ہے''۔ صفدر نے کہا۔

''اور جولیا نے عمران صاحب کو جذباتی طور پر ریڈ کیا ہے''۔ صالحہ نے شرارت بھرے لہجے میں کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم شرارتی ہوتی جا رہی ہو صالحہ''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک بار پھر سب بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ ایک لحاظ سے جولیا نے صالحہ کی بات تسلیم کر لی تھی۔

''عمران صاحب۔ اب تو آپ بتا دیں کہ یہ ہیڈکوارٹر گاشپ میں کہاں ہے اور ہم نے وہاں جا کر کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''جیسا کہ پہلے میں نے تمہیں بتایا ہے کہ جزیرہ گاشپ زیادہ بڑا نہیں ہے اس کے آدھے حصے پر جو کہ جنوبی حصہ ہے مکمل طور پر کناڈا کی فوج کا قبضہ ہے اور اس پورے آدھے حصے کے گرد اونچی فصیل نما دیوار ہے اور ایئر چیک پوسٹیں ہیں۔ جزیرے کا باقی شمالی

ہ عام لوگوں کے استعمال میں ہے۔ وہاں بازار اور رہائش گاہیں ں۔ رہائشی کالونی کوئی نہیں ہے۔ چونکہ اس جزیرے کا موسم بے خوشگوار رہتا ہے اور یہاں ٹورسٹ اور عام لوگوں کو مادر پدر زادی حاصل ہے اس لئے یہاں بے شمار جوئے خانے، کلبز، اج گھر اور نجانے کیا کیا موجود ہے اس لئے یہاں ٹورسٹس کا ا رش رہتا ہے اور چونکہ جزیرے کی تمام تر آمدنی کا انحصار رسٹس پر ہے اس لئے ٹورسٹس کی سب سے زیادہ حفاظت کی جاتی ہے۔ ٹورسٹس سے معمولی سی زیادتی کو بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا ں لئے گاشپ کو ٹورسٹس کی جنت کہا جاتا ہے اس لئے ہم بطور رسٹس وہاں جائیں گے تو ہمیں خصوصی پروٹوکول ملے گا اور فادر رزف کو اس لئے وہاں ہمارے پہنچنے کی فکر نہ ہو گی کہ اس نے قعی ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ اس کے علاوہ اور کوئی یہ تک نہیں انتا کہ ہیڈکوارٹر گاشپ میں ہے۔ کومبو چونکہ اس کے بے حد ذدیک تھا اس لئے اسے کسی طرح معلوم ہو گیا لیکن اس نے بھی عوری طور پر یہ راز اوپن نہیں کیا بلکہ لاشعوری طور پر بتایا ہے۔ ں سے تم اس کے خفیہ رکھنے کی اہمیت کا اندازہ کر سکتے ہو۔ فون ے ذریعے اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے لیکن اس کے لئے وکٹوریا میں ٹنگ مشینری استعمال کی جا رہی ہے اور یہ بھی اتفاقاً ہم عقبی رف گئے تو ہمیں وہ مخصوص انٹینا نظر آ گیا ورنہ شاید ہم بھی اسے لاش نہ کر سکتے''...... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے

کہا۔

''لیکن آپ نے نقشے سے اندازہ تو لگا لیا ہو گا کہ ہیڈکوارٹر ملٹری ایریا میں ہے یا پبلک ایریا میں''...... صفدر نے کہا۔

''ہاں۔ معلوم ہوا ہے کہ ہیڈکوارٹر پبلک ایریا میں ہے۔ گاشپ کا ایک علاقہ ہے جو نقشے کے مطابق گرین ایریا کہلاتا ہے۔ یہ ہیڈکوارٹر اس گرین ایریا میں ہے۔ کس شکل کا ہے۔ یہ اب وہاں جا کر ہی دیکھنا پڑے گا''...... عمران نے جواب دیا۔

''تو پھر چلو۔ بیٹھے کیوں ہو''...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''ہمیں کسی فیری سے بکنگ کرانا ہو گی اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم وہاں اسلحہ نہیں لے جا سکتے کیونکہ وہاں ملٹری بیس ہونے کی وجہ سے نہ صرف انتہائی چیکنگ ہوتی ہے بلکہ سیٹلائٹ کے ذریعے مسلسل چیکنگ ہوتی رہتی ہے۔ حتیٰ کہ ٹورسٹس کو ایک چھوٹا سا پستول رکھنے کی بھی اجازت نہیں دی جاتی۔ دوسرے لفظوں میں گاشپ جزیرے پر ہر قسم کا اسلحہ سختی سے ممنوع ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر وہاں ہم کیا کریں گے۔ ہیڈکوارٹر پر قبضہ کرنے اور اسے تباہ کرنے کے لئے اسلحے کی تو ضرورت ہو گی''...... صفدر نے کہا۔

''جرائم ہر جگہ ہوتے ہیں۔ ہمارے پاکیشیا میں بارودی اسلحہ

سے پہلے بھی جرائم ہوتے تھے لیکن اس وقت آتشی اسلحے کی بجائے چاقو اور خنجر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اب یہاں بھی یہی آلات استعمال ہوتے ہیں اور وہاں عام ملتے ہیں''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہاں رہائش اور کاروں کا کیا انتظام ہو گا''...... ایک بار پھر صفدر نے پوچھا۔

''کنگ سے بات کرنا پڑے گی''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم کنگ پر اب بھی مکمل اعتماد کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہارے قتل کی باقاعدہ بکنگ کئے ہوئے ہے''...... صفدر نے کہا۔

''یہ مجھ پر اعتماد کی قیمت وصول کی ہے اس نے۔ اسے یقین تھا کہ میں فادر جوزف کے خلاف کام کر رہا ہوں تو میری کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یقینی ہے اور اس لئے اس نے شرط لگا دی تھی کہ اگر میں ایکریمیا میں رہا تو وہ کام کرے گا ورنہ نہیں اور وکٹوریا جزیرہ کناڈا کے تحت ہے اور گاشپ بھی اس لئے وہ بکنگ سے آزاد ہے۔ پھر ہمارے ساتھ المیہ تو اس قدیم شاعر جیسا ہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''کس شاعر کی بات کر رہے ہیں آپ''...... صفدر نے چونک کر کہا۔

''ایک قدیم شاعر نے اپنے شعر میں کہا کہ اگر اس کا محبوب

اس کی محبت کو تسلیم کرے تو وہ اس کے گال پر موجود ایک کالے تل کے بدلے میں دو بڑے شہر سمرقند و بخارا اسے بخش دے گا تو ہلاکو خان نے اسے اپنے دربار میں طلب کر لیا۔ وہ شاعر کاندھے پر بوریا ڈالے دربار میں پہنچ گیا کیونکہ غریب آدمی تھا۔ ہلاکو خان نے اس سے پوچھا کہ ہم نے ہزاروں افراد کے قتل و ہلاکت کے بعد سمرقند اور بخارا پر قبضہ کیا ہے اور تم اسے ایک کالے تل کے بدلے میں دینے پر تیار ہو۔ اس کی وجہ۔ اس پر اس شاعر نے کہا کہ جناب اس سخاوت اور فیاضی کی وجہ سے تو میرا یہ حال ہے کہ کاندھے پر بوریا رکھے پھر رہا ہوں۔ اس پر ہلاکو خان ہنس پڑا اور اس نے شاعر کو انعام و اکرام دے کر واپس بھیج دیا۔ تو یہی صورت حال میری ہے۔ میری وجہ سے کوئی دس بیس لاکھ ڈالرز کما لیتا ہے لیکن مجھے تو وہی چڑیا کی چونچ میں دانے جتنا چیک ہی ملنا ہے''...... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو سب اس کی دی ہوئی مثال پر بے اختیار ہنس پڑے اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''یہاں سے وٹنگٹن کا رابطہ نمبر دیں''...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے فوراً ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''کنگ کلب''...... رابطہ ہوتے ہی ایک اور نسوانی آواز سنائی دی۔

''پرنس بول رہا ہوں۔ کنگ سے بات کراؤ''...... عمران نے کہا۔

''پرنس۔ اوہ اچھا۔ ہولڈ کریں''...... دوسری طرف سے چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''ہیلو۔ کنگ بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد کنگ کی آواز سنائی دی۔

''کنگ بولا نہیں کرتے۔ فرمایا کرتے ہیں یا پھر شاہی فرمان جاری کیا کرتے ہیں''...... عمران نے اپنے مخصوص لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم کہاں سے بول رہے ہو''...... دوسری طرف سے کنگ نے چونک کر کہا۔

''وکٹوریا سے بول رہا ہوں اور اب ہم گاشپ جا رہے ہیں تاکہ تم آسانی سے معاوضہ ہڑپ کر سکو کیونکہ وکٹوریا اور گاشپ دونوں ایکریمین جزیرے نہیں ہیں بلکہ کناڈا کی تحویل میں ہیں''۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے پہلے ہی اندازہ تھا۔ بہرحال اب یہ بات کیا فائنل ہو چکی ہے کہ فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر گاشپ میں ہے''...... کنگ نے کہا۔

''ہاں۔ کیا تم کبھی گاشپ گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ کئی بار گیا ہوں۔ کیوں۔ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو''۔ کنگ نے کہا۔

''مجھے معلوم ہوا ہے کہ آدھا جزیرہ کناڈا کی ملٹری کی تحویل میں ہے اور باقی آدھے میں پبلک ہے۔ کیا واقعی ایسا ہی ہے''۔ عمران نے کہا۔

''ہاں۔ ایسا ہی ہے''...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو کہ اگر ہیڈکوارٹر گاشپ میں ہے تو کہاں ہوسکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''کسی بزنس پلازہ یا اس کی بیسمنٹ میں ہی ہوسکتا ہے کیونکہ رہائشی کالونی تو وہاں کوئی ہے نہیں۔ ارے ایک منٹ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ اوہ۔ مجھے یاد آ گیا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے میں ایک کام کے لئے گاشپ گیا تھا تو میں نے وہاں ایک سول ہیلی کاپٹر کو اترتے دیکھا۔ میں بڑا حیران ہوا کیونکہ یہاں سوائے ملٹری ہیلی کاپٹر کے سول جہاز یا ہیلی کاپٹر کی پرواز نہ صرف ممنوع ہے بلکہ اسے فضا میں ہی تباہ کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کئی لوگوں سے اس بارے میں پوچھا لیکن کسی کو اس بارے میں معلوم نہ تھا۔ اب تمہاری بات سن کر مجھے خیال آ رہا ہے کہ یہ ہیلی کاپٹر یقیناً فادر جوزف کا ہو گا۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ کناڈا پر اصل حکومت یہودیوں کی ہے اور فادر جوزف کی تمام یہودی تو ایک طرف اسرائیل کا صدر بھی بے حد عزت کرتا ہے اس لئے لازماً اس نے ہیلی کاپٹر کے لئے خصوصی

اجازت لے رکھی ہو گی اور یقیناً ایسا ہی ہو گا''...... کنگ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

''کہاں سے پرواز کی تھی اس ہیلی کاپٹر نے یا کہاں اترتا تھا یہ''۔ ان نے کہا۔

''میرا اندازہ ہے کہ یہ جگہ رالف سنٹر کے عقب میں ہوسکتی ہے نکہ رالف سنٹر بائیس منزلہ عمارت ہے جس میں بزنس آفسز، ب اور جوئے خانے ہیں۔ اس کے عقب میں ایک خاصا بڑا لہ ہے جس کے گرد اونچی چاردیواری ہے۔ اس بارے میں کہا ہے کہ یہ رالف سنٹر کی ملکیت ہے اور وہ یہاں ایک اور بڑی ب بنانا چاہتے ہیں۔ اس سے زیادہ مجھے علم نہیں ہے''...... کنگ کہا۔

''اچھا۔ گاشپ میں کوئی ایسی ٹپ جو رہائش گاہ، کاریں اور اگر کے تو اسلحہ مہیا کر سکے''...... عمران نے کہا۔

''اسلحہ کی تو وہاں سیٹلائٹ چیکنگ ہوتی رہتی ہے اس لئے نہ وہاں لے جایا جا سکتا ہے اور نہ ہی رکھا اور استعمال کیا جا سکتا البتہ ملٹری کے پاس اسلحہ موجود ہوتا ہے جس پر اینٹی سیٹلائٹ گی ہوتی ہیں۔ البتہ جہاں تک رہائش گاہوں کا تعلق ہے تو میں تو تنگ سے فلیٹس ہیں۔ کاریں تو مل جائیں گی البتہ اچھی رہائش گاہ چاہتے ہو تو گاشپ کے قریب ہی ایک چھوٹا ہے فانسو آئی لینڈ۔ وہاں اچھی رہائش مل جائے گی''۔ کنگ

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''آنے جانے کا کیا بندوبست ہو گا اور پھر کاریں۔ ان کا کیا ہو گا''...... عمران نے پوچھا۔

''آنے جانے کے لئے پاور بوٹ اور کاریں وہاں گاشپ کے گھاٹ پر بنی ہوئی پبلک پارکنگ میں کھڑی کر دینا اور وہیں سے لے لینا۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے''...... کنگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ پھر فانسو میں رہائش کا انتظام اور گاشپ میں دو کاریں کب تک کر لو گے''...... عمران نے کہا۔

''ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کرنا''...... کنگ نے کہا۔

''اوکے''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اسلحے کا کیا کریں گے عمران صاحب''...... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا کیونکہ انہیں یہ سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا کہ بین الاقوامی تنظیم کے ہیڈکوارٹر پر حملہ بغیر اسلحے کے یا پھر چاقوؤں اور خنجروں سے یہ سب ان کے حلق سے نہ اتر رہا تھا۔

''اس کا بھی کچھ کر لیں گے۔ فانسو میں چیکنگ نہیں ہو گی اس لئے فانسو سے اسلحہ آسانی سے مل جائے گا اور پیرا شوٹ کلاتھ بھی مل جائے گا۔ اس پیرا شوٹ کلاتھ کے کور بنوا لیں گے اور سیٹلائٹ چیکنگ ریز پیرا شوٹ کلاتھ میں کراس نہیں کر سکتیں اس لئے اسلحہ چیک نہیں ہو گا''...... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

فادر جوزف اپنے آفس میں موجود تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے کہا۔

''فانسو سے ہوگن کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... فادر جوزف نے کہا۔ فانسو میں اس کے اسلحے کے ذخیرے تھے جن میں انتہائی جدید ترین اور حساس اسلحہ اکٹھا کیا گیا تھا کیونکہ گاشپ میں اسلحہ رکھنا اور لے جانا منع تھا اور ہوگن اسلحے کے اس ذخیرے کا انچارج تھا۔ ویسے فانسو میں ہوگن ایک کلب کا مالک اور جنرل منیجر بھی تھا۔ اس کلب کا نام ریڈ ٹاور کلب تھا۔

''ہیلو فادر۔ میں ہوگن بول رہا ہوں فانسو سے''...... ایک مردانہ

آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

''بولو۔ کیوں کال کی ہے''...... فادر جوزف نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''فادر۔ یہاں ایک گروپ آیا ہوا ہے۔ چار مردوں اور دو عورتوں کا۔ اس گروپ نے یہاں کے ایک گروپ سے بھاری اور حساس اسلحہ خریدا ہے اور ایک پاور بوٹ بھی حاصل کی ہے اور اس گروپ سے جس نے انہیں اسلحہ فراہم کیا ہے کو ولنگٹن کے کسی بڑے گینگسٹر نے حکم دیا ہے کہ انہیں اسلحہ دیا جائے''...... ہوگن نے کہا تو فادر جوزف کا چہرہ غصے کی شدت سے بگڑ گیا۔

''یہ کیسی خبر ہے جو تم مجھے دے رہے ہو۔ اس سے میرا کیا تعلق ہے۔ نانسنس''...... فادر جوزف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اسے واقعی ہوگن پر غصہ آ رہا تھا۔

''فادر۔ میں نے اس گروپ کی اس لئے نگرانی کرائی کہ مجھے اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے آپس میں بات کرتے ہوئے کئی بار آپ کا نام واضح طور پر لیا ہے''...... ہوگن نے کہا تو فادر جوزف بے اختیار اچھل پڑا۔

''میرا نام کیوں لیا انہوں نے۔ مجھ سے ان کا کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ کیا یہ اطلاع درست ہے''...... فادر جوزف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے ہوگن کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

''یس فادر۔ یہ اطلاع درست ہے۔ انہوں نے میرے ہی

کلب میں بیٹھ کر آپ کا نام کئی بار لیا ہے۔ وہ کسی نامعلوم زبان میں باتیں کر رہے تھے اس لئے ان کی باتیں تو نہیں سمجھی جا سکیں البتہ آپ کا نام واضح طور پر سنا گیا ہے''...... ہوگن نے اس طرح تفصیل بتاتے ہوئے کہا جیسے فادر جوزف کو یقین دلانا چاہتا ہو کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے وہ درست ہے۔

''اوہ۔ اوہ۔ تم نے بتایا ہے کہ یہ گروپ چھ افراد پر مشتمل ہے۔ چار مرد اور دو عورتیں''...... فادر جوزف نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

''یس فادر۔ میں نے اس لئے کال کی ہے کہ یہ گروپ آپ کا نام لے رہا ہے لیکن وہ اسلحہ ایک اور گروپ سے باقاعدہ خرید رہا ہے۔ ایسا گروپ اگر آپ کے تحت ہوتا تو لامحالہ اسے بازار سے اسلحہ خریدنے کی ضرورت نہ پڑتی۔ پھر وہ آپ کا نام کیوں لے رہا ہے''...... ہوگن نے کہا۔

''یہ گروپ میرے خلاف کام کر رہا ہے۔ پہلے یہ اطلاع ملی کہ گروپ وکٹوریا میں دیکھا گیا ہے۔ اب یہ گروپ وکٹوریا سے فانسو آ گیا ہے۔ بہرحال کیا تم انہیں ہلاک کر سکتے ہو۔ بولو۔ تمہیں اتنا انعام مل سکتا ہے کہ تم باقی عمر لارڈز کی طرح گزار سکتے ہو''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''سر۔ میں خود تو یہ کام نہیں کر سکتا البتہ کرا سکتا ہوں گارنٹی کے ساتھ۔ آپ صرف حکم کریں۔ آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی''۔ ہوگن

نے کہا۔

''کیا کرو گے اور کس سے انہیں ہلاک کراؤ گے۔ یہ عام لوگ نہیں ہیں۔ انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹس ہیں۔ انہوں نے اب تک ہمارے کئی اہم افراد کو ہلاک کر دیا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''فادر۔ یہاں یہ آسانی سے مارے جائیں گے کیونکہ یہ الرٹ نہیں ہیں۔ بالکل ڈھیلے ڈھالے انداز میں گھوم پھر رہے ہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ جب آپ کا نام ان کے منہ سے سنا گیا تو میں نے ان کی نگرانی کرائی۔ انہوں نے یہاں کے ایک گروپ سے ایک رہائشی کالونی میں رہائش حاصل کی ہے اور اس رہائش گاہ کو انتہائی طاقتور بموں اور میزائلوں سے اڑایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ جب یہ لوگ بازار میں موجود ہوں تو ان پر اچانک چاروں طرف سے فائر کھولا جا سکتا ہے۔ بہرحال کام ہو جائے گا فادر''...... ہوگن نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم خود کرو یا کسی اور سے کراؤ۔ مجھے ان کی لاشیں ملنی چاہئیں۔ تمہیں تمہارے تصور سے بھی بڑا انعام دیا جائے گا''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''یس فادر۔ حکم کی تعمیل ہو گی''...... ہوگن نے جواب دیا۔

''جیسے ہی کوئی پیش رفت ہو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''یس سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے

رسیور رکھ دیا۔

''یہ لوگ فانسو کیوں پہنچ گئے ہیں اور کیوں اسلحہ خرید رہے ہیں۔ یہاں گاشپ میں تو اسلحہ داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ اگر انہوں نے اسلحہ خریدنا ہی تھا تو وکٹوریا سے خرید سکتے تھے''...... فادر جوزف نے رسیور رکھ کر اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ جیسے جیسے یہ باتیں سوچتا جا رہا تھا اسے اطمینان ہوتا جا رہا تھا کہ یہ گروپ اس کا دشمن گروپ نہیں ہے بلکہ کوئی اور گروپ ہے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو فادر جوزف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے کہا۔

''فانسو سے ہوگن کی کال ہے فادر''...... فون سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات''...... فادر جوزف نے کہا۔

''فادر۔ میں ہوگن بول رہا ہوں''...... چند لمحوں بعد مسرت بھری آواز سنائی دی لیکن فادر جوزف کو اس بار کوئی مسرت نہ ہو رہی تھی کیونکہ وہ یہ بات سوچ چکا تھا کہ یہ گروپ اس کا دشمن گروپ نہیں ہو سکتا اس لئے یہ کوئی غیر متعلقہ گروپ ہی ہو سکتا ہے۔

''ہاں بولو۔ کیا رپورٹ ہے''...... فادر جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ زبردستی یہ سب کچھ سننے پر

مجبور ہو گیا ہو۔

''فادر۔ ہم نے ان کی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ ہم وہاں نگرانی کرتے رہے۔ جب ہماری تسلی ہو گئی کہ پورا گروپ اندر موجود ہے تو ہم نے میزائلوں سے رہائش گاہ اڑا دی۔ پورے گروپ کے ٹکڑے اڑ گئے۔ پولیس نے ملبے کے نیچے سے لاشیں نکال لی ہیں جس سے تصدیق ہو گئی ہے کہ پورا گروپ ختم ہو چکا ہے''...... ہوگن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''گڈ شو۔ تمہیں انعام ملے گا''...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''ہونہہ۔ غیر متعلقہ افراد مارنے پر اسے انعام ملے گا۔ نانسنس۔ مجھے احمق سمجھتا ہے''...... رسیور رکھ کر فادر جوزف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس سے شراب کی چھوٹی بوتل نکال لی۔ پھر تقریباً دو گھنٹے بعد فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو اس نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے مخصوص انداز میں کہا۔

''ایڈمنٹن سے سوبرز کی کال ہے چیف''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''کراؤ بات''...... فادر جوزف نے کہا۔

''سوبرز بول رہا ہوں ایڈمنٹن سے چیف''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیوں کال کی ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''آپ نے میڈم مسکی کو مع زیرو تھری رپورٹ کے ہیڈکوارٹر طلب کیا تھا''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''اوہ ہاں۔ تو کہاں ہے وہ''...... فادر جوزف نے چونک کر پوچھا۔

''ہم ایڈمنٹن پہنچ چکے ہیں۔ اب آپ ہیلی کاپٹر بھجوا دیں تاکہ ہم ہیڈکوارٹر حاضر ہو سکیں''...... سوبرز نے کہا۔

''ہم سے تمہاری کیا مراد ہے۔ کتنے افراد آ رہے ہیں۔ میں نے تو صرف مسکی کو کال کیا تھا''...... فادر جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میڈم مسکی نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم ساتھ چلیں۔ ہم دو آدمی ہیں۔ میں اور گرینڈی۔ تاکہ زیرو تھری رپورٹ کے سلسلے میں آپ کچھ پوچھنا چاہیں تو ہم وضاحت کر سکیں کیونکہ یہ رپورٹ میں نے اور گرینڈی نے تیار کی ہے۔ سرپرستی میڈم مسکی کر رہی ہیں۔ اب آپ جیسے حکم دیں''...... سوبرز نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ان دنوں ہیڈکوارٹر میں ریڈ الرٹ ہو رہا ہے اس لئے باہر سے آنے والا یہاں داخل نہیں ہو سکتا۔ زیرو تھری رپورٹ چونکہ بے حد اہم ہے اور اس پر ہم نے اپنا مستقبل ایڈجسٹ کرنا ہے اس لئے صرف مسکی کو ہیڈکوارٹر میں داخل ہونے کی اجازت دی جا سکتی ہے''...... فادر جوزف نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... سوبرز نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں ہیلی کاپٹر بھجوا دیتا ہوں۔ تم مسکی کو رپورٹ سمیت بھجوا دو۔ تم اور گرینڈی واپس لوٹ جاؤ۔ جب ریڈ الرٹ ختم ہو گا تو مسکی کو بھی واپس بھجوا دیا جائے گا"...... فادر جوزف نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے ایک بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"تھامسن سے بات کراؤ"...... فادر جوزف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ہی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... فادر جوزف نے کہا۔

"تھامسن عرض کر رہا ہوں سر"...... مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"تھامسن۔ میڈم مسکی کو جانتے ہو تم"...... فادر جوزف نے کہا۔

"یس چیف"...... تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو ایڈمنٹن لے جاؤ اور وہاں سے صرف میڈم مسکی کو ساتھ لے کر واپس آؤ۔ مسکی کے علاوہ اور کسی کو ساتھ نہیں لانا"...... فادر جوزف نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اور مسرت کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ مسکی اس کی دوست بھی تھی اور راز دار بھی اس لئے اس نے ان حالات میں بھی مسکی کو ہیڈکوارٹر میں داخل ہونے کی اجازت دے دی تھی۔

عمران فانسو کی ایک رہائشی کوٹھی میں اپنے ساتھیوں سمیت موجود تھا۔ عمران سمیت سب کے چہرے لٹکے ہوئے تھے کیونکہ وہ وکٹوریا سے فانسو اس لئے آئے تھے کہ یہاں سے اسلحہ پیراشوٹ کلاتھ میں کور کر کے گاشپ لے جائیں گے اور پھر اس اسلحے کی مدد سے ہیڈکوارٹر پر آسانی سے قبضہ کر لیا جائے گا لیکن یہاں کنگ کی طرف سے جو ٹپ ملی تھی وہ ایک کلب کا مالک کلارک تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کلارک سے اس کے کلب میں جا کر ملا تھا اور کلارک نے ہیڈکوارٹر کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا اس سے ان کے منہ لٹک گئے تھے اور وہ مزید کوئی کارروائی کئے بغیر واپس آ گئے تھے۔ کلارک نے انہیں بتایا تھا کہ فادر جوزف کا ہیڈکوارٹر رالف سنٹر کے عقب میں ہے لیکن وہ چاروں طرف سے مکمل طور پر بند ہے۔ اس میں ایسی مشینری نصب ہے کہ وہاں ہر قسم کا اسلحہ اگر

کسی طرح پہنچ بھی جائے تو ناکارہ ہو جاتا ہے۔ ہیڈکوارٹر کا تعلق بیرونی دنیا سے صرف ایک ہیلی کاپٹر سے ہوتا ہے۔ یہ ہیلی کاپٹر فادر جوزف کی ملکیت ہے۔ اس میں ایسی چپ لگی ہوئی تھی کہ یہ ہر ملٹری ایئر بیس کی چیکنگ سے ماورا ہے۔ اس ہیلی کاپٹر کے علاوہ اور کسی طرح بھی ہیڈکوارٹر کے اندر داخل نہیں ہوا جا سکتا اور یہ بھی انہیں کلارک سے ہی معلوم ہوا تھا کہ ہیڈکوارٹر میں فادر جوزف اپنی ایک فون سیکرٹری، ایک پائلٹ تھامسن اور ایک دو مشینری آپریٹرز کے ساتھ رہتا ہے۔ یہ سب ایک فیملی کی طرح ہیڈکوارٹر کے اندر ہی رہتے ہیں۔ باہر جانے کے لئے انہیں بھی ہیلی کاپٹر ہی استعمال کرنا پڑتا ہے جو انہیں مخصوص جگہوں پر ڈراپ بھی کر دیتا ہے اور واپس بھی لے آتا ہے۔ اس لحاظ سے ان کی اب تک کی تمام جدوجہد بے کار چلی گئی تھی اور وہ بظاہر کسی طرح بھی ہیڈکوارٹر میں داخل نہ ہو سکتے تھے اور نہ ہی اسے تباہ کر سکتے تھے اس لئے وہ سب منہ لٹکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ عمران کی پیشانی پر شکنیں پھیلی ہوئی تھیں۔ آنکھیں گہری سرخ تھیں اور ہونٹ بھنچے ہوئے تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔ مائیکل بول رہا ہوں“...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”کلارک بول رہا ہوں۔ ریڈ فاکس کلب سے“...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''یس۔ کوئی خاص بات''...... عمران نے کہا۔

''فادر جوزف کا فانسو میں ایک گروپ موجود ہے جس کا ہوگن ہے جو ریڈ ٹاور کلب کا مالک اور منیجر ہے۔ اس نے آپ مارک کر لیا ہے۔ آپ نے اس کے کلب میں بیٹھ کر دو تین بار فا جوزف کا نام لیا ہے۔ اس نے فادر جوزف کو رپورٹ دی تو فا جوزف نے پورے گروپ کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا ہے ا ہوگن کے لئے بہت بڑے انعام کا اعلان کیا ہے۔ ہوگن نے بھ آپ کے قتل کے احکامات ایک گروپ کو جاری کر دیئے تھے۔ ان مشن آپ کی رہائش گاہ کو میزائلوں سے اڑانا تھا لیکن جب و آپ کی رہائش گاہ پر پہنچے تو وہ میری ملکیتی کوٹھی کو پہچانتے تھے او انہیں فانسو میں میری حیثیت کا بھی بخوبی علم تھا اس لئے انہوں نے ہوگن سے بات کی تو ہوگن نے مجھے کال کی اور میں نے اسے بتا کہ آپ ولنگٹن کی معروف پارٹی کنگ کے آدمی ہیں تو انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور فادر جوزف کو فون پر اطلاع دے دی کہ انہوں نے ان کے حکم پر عمل درآمد کر دیا ہے اور کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کر دیا ہے۔ پولیس نے چھ افراد کی لاشیں بھی ملبے سے برآمد کر لی ہیں۔ میں نے آپ کو اس لئے اطلاع دی ہے کہ آپ میری وجہ سے بال بال بچے ہیں ورنہ وہ لوگ میزائلوں سے حملہ کرنے والے تھے''...... کلارک نے کہا۔

''تمہارا شکریہ۔ تمہیں اور بھی انعام دیا جائے گا اور ہوگن کو

بھی۔ ویسے وہ کہاں رہتا ہے جہاں اس سے مل کر اسے کنگ کی طرف سے تحسین آمیز کلمات پہنچائے جائیں''...... عمران نے کہا۔

''ہوگن اپنے کلب کے آفس میں ہوتا ہے۔ آپ ملنا چاہتے ہیں تو مل لیں لیکن پورا گروپ وہاں نہ جائے کیونکہ گروپ کو وہ ہلاک کرا سکتا ہے''...... کلارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''مشورہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ شکریہ''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

''یہ تو واقعی ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہوگئی ہے ورنہ ہم واقعی مارے جاتے''...... صفدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ہمیں خیال ہی نہیں رہا کہ ہم نگرانی چیک کرتے۔ بہرحال اب ایک چانس قدرت نے دیا ہے اس ہوگن کو استعمال کر کے فادر جوزف کو ہیڈکوارٹر سے باہر بلوایا جائے''...... عمران نے کہا۔

''وہ کیسے''...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

''وہاں جا کر سن لینا۔ ہمیں واقعی آگے بڑھنا چاہئے۔ ہم جامد ہو کر رہ گئے ہیں''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جب کلارک نے اسے مشورہ دیا تھا اس کا موڈ سخت آف ہو رہا تھا۔

''میرے ساتھ صفدر جائے گا۔ باقی یہیں رہو گے۔ البتہ کوٹھی میزائلوں سے اڑائی ہو گی۔ میرے خیال میں ساتھ والی کوٹھی خالی ہے۔ درمیانی دیوار پھلانگ کر ہم اس کوٹھی میں شفٹ ہو جاتے ہیں

کیونکہ یہ کلارک کی طرف سے بلیک میلنگ بھی ہو سکتی ہے''۔ عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ پھر کوٹھی میں سے کار نکال کر صفدر اور عمران دونوں ریڈ ٹاور کلب کی طرف بڑھ گئے۔
ریڈ ٹاور کلب دو منزلہ تھا اور آنے جانے والوں کو دیکھ کر محسوس ہوتا تھا کہ یہ امراء کا پسندیدہ کلب ہے۔ ہال بھی بے حد اچھے انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک طرف وسیع وعریض کاؤنٹر تھا جس پر ایک عورت اور چار مرد موجود تھے۔ عورت سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے سامنے فون سیٹ موجود تھا۔ عمران اور صفدر کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

''لیس سر''...... لڑکی نے انہیں کاؤنٹر پر دیکھ کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ہوگن سے کہو کہ ریڈ فاکس کلب کے کلارک نے ہمیں بھیجا ہے اور ملاقات میں ہوگن کو فائدہ ہو گا''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''لیس سر۔ میں معلوم کرتی ہوں''...... لڑکی نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر پریس کرتے ہوئے کہا۔

''کاؤنٹر سے روگی بول رہا ہوں۔ دو صاحبان آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ریڈ فاکس کلب کے کلارک نے انہیں بھیجا ہے اور ملاقات میں آپ کا ہی فائدہ ہے''...... لڑکی نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوکے سر''...... دوسری طرف سے کچھ سن کر لڑکی نے جواب
اور رسیور رکھ کر اس نے سائیڈ میں موجود سپروائزر کو ہاتھ کے
ارے سے بلایا۔

''لیس مس''...... سپروائزر نے قریب آ کر کہا۔

''دونوں صاحبان کی چیف کے سپیشل آفس تک رہنمائی کرو''۔
ی نے سپروائزر سے کہا۔

''لیس مس۔ آیئے جناب''...... سپروائزر نے پہلے لڑکی کو جواب
اور پھر عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ
وں دوسری منزل کے ایک آفس میں داخل ہو رہے تھے۔ ایک
جے سر اور گٹھے ہوئے جسم کا آدمی بڑی سی آفس ٹیبل کے پیچھے
چی پشت کی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔

''مائیکل اور مارشل''...... عمران نے اندر داخل ہو کر سائیڈ سے
گے بڑھتے ہوئے کہا تو کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی اس انداز میں اٹھ
ڑا ہوا جیسے نہ چاہنے کے باوجود اسے لاشعوری طور پر اٹھنا پڑا
۔ عمران اور صفدر دونوں نے اس کے ساتھ مصافحہ کیا اور پھر وہ
وں میز کی سائیڈ میں موجود کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

''آپ دونوں شاید اس کوٹھی میں موجود تھے جو آپ کو کنگ کے
ہنے پر کلارک نے دی تھی۔ اگر میرے آدمی کلارک کی کوٹھی کے
رے میں نہ جانتے ہوتے تو ہم اسے چند لمحوں میں تباہ کر چکے
تے''...... ہوگن نے بڑے احسان بھرے لہجے میں کہا۔

''آپ یہاں زندہ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کا کلب بھی صحیح سلامت اپنی جگہ پر موجود ہے۔ اس کی وجہ وہی کوٹھی ہے۔ ہم نے اس کوٹھی میں زیرو ہنڈرڈ مشین نصب کی ہوئی ہے جس کی وجہ سے کوٹھی کے اندر کوئی میزائل یا کوئی بم پھٹ ہی نہیں سکتا تھا اور ہم نے تمہارے آدمیوں کو بھی چیک کر لیا تھا لیکن پھر وہ واپس چلے گئے۔ پھر کلارک نے ہمیں فون کر کے سب کچھ بتا دیا ورنہ ہم تمہارے آدمیوں کی نگرانی کر رہے تھے اور اس کے نتیجے میں نہ تم یہاں زندہ بیٹھے ہوتے اور نہ ہی تمہارا کلب صحیح سلامت موجود ہوتا لیکن ہم تمہیں دھمکیاں دینے نہیں آئے۔ یہ تو تمہاری بات سن کر ہم نے تمہیں بتا دیا ہے کہ اصل حالات کیا تھے اور کیا ہوتے۔ ہم تو تمہیں فائدہ پہنچانے آئے ہیں''...... عمران نے کہا تو ہوگن کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

''کیا فائدہ''...... ہوگن نے کہا۔

''ہمارے بارے میں فادر جوزف نے حکم دیا تھا اور کوٹھی ہمیں کلارک نے دی اور اس کی ٹپ ہمیں کنگ نے دی۔ ان سب سے تم ہماری اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں سمجھ سکتا ہوں لیکن ایک بات ابھی میری سمجھ میں نہیں آئی کہ پہلے جب میں نے تمہارے بارے میں رپورٹ دی تھی تو فادر جوزف بہت جذباتی ہو گئے اور مجھے بہت بڑا انعام دینے کا اعلان کر دیا لیکن جب دوسری بار تمہارے بارے میں

رپورٹ دی اور انہیں بتایا کہ تمہیں ہلاک کر دیا گیا ہے تو فادر جوزف نے لفٹ ہی نہیں کرائی اور انتہائی سرد مہرانہ انداز میں انہوں نے میری بات سنی اور پھر رابطہ ختم کر دیا''...... ہوگن نے کہا۔

''اسے معلوم ہے کہ ہم اتنی آسانی سے ختم نہیں کئے جا سکتے۔ جتنی آسانی سے تم نے اسے ہماری موت کے بارے میں بتایا ہو گا۔ اب تک اس کے کئی سپر ایجنٹس ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ۔ پھر تو وہ یہاں چیکنگ کرائے گا۔ وہ تو انتہائی جلاد صفت آدمی ہے۔ اس کے پاس معافی کا خانہ ہی نہیں ہے۔ وہ تو میرا اور میرے گروپ کا خاتمہ کرا دے گا''...... ہوگن نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

''پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ تم نے رپورٹ دی۔ اس کے بعد ظاہر ہے تم نے لاشوں پر قبضہ تو نہیں کرنا تھا۔ لاشیں پولیس کی تحویل میں رہیں۔ تمہارے خلاف کوئی ثبوت انہیں نہیں مل سکتا''...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ بات تو ٹھیک ہے۔ انہوں نے مجھے لاشیں بھجوانے یا محفوظ کرنے کے بارے میں کچھ نہیں کہا''...... ہوگن نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''تم کبھی ہیڈ کوارٹر گئے ہو''...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔کئی بار گیا ہوں۔ کیوں"...... ہوگن نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن وہاں سوائے ہیلی کاپٹر کے اور کوئی اندر جا ہی نہیں سکتا اور سوائے فادر جوزف کے ہیلی کاپٹر کے اور کوئی ہیلی کاپٹر بھی وہاں نہیں جا سکتا۔ پھر تم کیسے گئے"...... عمران نے کہا۔

"جو بھی ہیڈکوارٹر جانا چاہے یا اسے وہاں طلب کیا جائے تو پہلے اسے ایڈمنٹن جانا پڑتا ہے۔ کناڈا کے مشہور شہر ایڈمنٹن۔ وہاں ایک احاطے میں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا ہے اور اس احاطے میں فادر جوزف کے آدمی رہتے ہیں۔ پھر فادر جوزف ہیڈکوارٹر سے اپنا خصوصی ہیلی کاپٹر ایڈمنٹن بھجواتے ہیں اور وہ ہیلی کاپٹر ان لوگوں کو جنہیں ہیڈکوارٹر جانے کی اجازت ملتی ہے لے جاتا ہے"۔ ہوگن نے بتایا۔

"یہ پابندی کیوں لگائی گئی ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہاں ہیلی کاپٹر پر سوار ہونے والوں کی چاہے وہ کوئی بھی ہوں باقاعدہ سکریننگ ہوتی ہے۔ پھر انہیں ہیلی کاپٹر میں سوار ہونے کی اجازت ملتی ہے حتیٰ کہ ان کا سپیشل ریز سے میک اپ بھی چیک ہوتا ہے"...... ہوگن نے کہا۔

"کتنا بڑا ہیلی کاپٹر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"دس افراد آسانی سے سوار ہو سکتے ہیں"...... ہوگن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے اس سے ہیڈکوارٹر کے اندرونی حصوں کے بارے میں سوالات کر کے مزید معلومات حاصل کر لیں۔

"اب آخری سوال"...... عمران نے کہا۔

"آپ سوالات پوچھتے جا رہے ہیں لیکن آپ نے ابھی تک میرے فائدے کی تو کوئی بات نہیں کی۔ میں کلارک اور کنگ کی وجہ سے آپ سے کھل کر باتیں کر رہا ہوں لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ فائدہ تو مجھے بھی ہونا چاہئے"...... ہوگن نے کہا تو عمران نے کوٹ کی اندرونی جیب سے گارینٹڈ چیک بک نکالی اور ایک چیک پر رقم لکھ کر دستخط کئے اور چیک کو بک سے علیحدہ کر کے ہوگن کی طرف بڑھا دیا۔ ہوگن نے غور سے چیک کو دیکھا اور اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے کیونکہ یہ واقعی گارینٹڈ چیک تھا۔ دوسرا یہ اس کی توقع سے زیادہ بھاری مالیت کا چیک تھا۔ اس نے چیک تہہ کر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔

"ہاں۔ آپ کیا پوچھ رہے تھے"...... ہوگن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے بتایا ہے کہ ہیلی کاپٹر کا پائلٹ تھامسن ہے۔ کیا اس کا فون نمبر ہے آپ کے پاس جس پر اس سے براہ راست رابطہ کیا جا سکے"...... عمران نے کہا۔

"میرے پاس تو نہیں ہے کیونکہ مجھے کبھی اس کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ البتہ اس کا بھائی میرے پاس سپروائزر ہے۔ اس کے پاس ہو گا۔ میں معلوم کرتا ہوں"...... ہوگن نے کہا اور انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے کئی بٹن پریس کر دیئے۔

''سپروائزر رانسن سے میری بات کراؤ''...... ہوگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو ہوگن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... ہوگن نے کہا اور ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''سپروائزر رانسن بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''تمہارے پاس تمہارے بھائی تھامسن کا فون نمبر ہے۔ مجھے اس سے ذاتی کام ہے''...... ہوگن نے کہا۔

''یس سر۔ آفس آ کر دوں یا آپ فون پر ہی لکھ لیں گے''۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

''لکھوا دو''...... ہوگن نے کہا اور ساتھ ہی سامنے موجود پیپر پیڈ کو اپنی طرف کھسکا کر میز پر موجود قلمدان سے بال پوائنٹ اٹھایا اور دوسری طرف سے بتائے جانے والا فون نمبر اس نے لکھ لیا۔

''میں اسے دوہراتا ہوں''...... رانسن نے کہا اور فون نمبر دوبارہ دوہرا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ شکریہ''...... ہوگن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''اب اس نمبر کا آپ کیا کریں گے۔ تھامسن تو بے حد چوکنا اور فادر جوزف کا خاص منہ چڑھا آدمی ہے۔ وہ تو آپ کی آواز سنتے ہی فون بند کر دے گا''...... ہوگن نے کہا۔

''ہمیں اس سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اسے فون کر کے صرف اتنا پوچھو کہ اب اس کا ایڈمنٹن جانے کا کب پروگرام ہے اور بس''...... عمران نے کہا۔

''میں اسے کیا کہوں گا کہ میں اس بارے میں کیوں پوچھ رہا ہوں''...... ہوگن نے کہا۔

''کوئی بھی بات کر دینا۔ جو جی چاہے''...... عمران نے کہا تو ہوگن نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا تو دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور پھر رابطہ ہو گیا۔

''یس۔ تھامسن بول رہا ہوں''...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''تھامسن۔ میں ہوگن بول رہا ہوں فانسو سے''...... ہوگن نے کہا۔

''اوہ۔ اوہ آپ۔ فرمایئے۔ آج کیسے یاد کر لیا آپ نے''۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

''میں نے تمہارا نمبر تمہارے بھائی رانسن سے لیا ہے۔ میں نے اس لئے تمہیں فون کیا ہے کہ تمہارا آج کل ایڈمنٹن آنے جانے کا کیا پروگرام رہتا ہے''...... ہوگن نے کہا۔

''میں ابھی آدھ گھنٹہ پہلے فادر جوزف کی فرینڈ میڈم مسکی کو ایڈمنٹن سے لے کر واپس آیا ہوں اور شیڈول تو کوئی نہیں۔ جب

فادر جوزف حکم دیتے ہیں یا کسی کو لے آنا ہوتا ہے یا یہاں سے کسی کو وہاں پہنچانا ہوتا ہے تو چلا جاتا ہوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ کوئی خاص بات''...... تھامسن نے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

''ایڈمنٹن میں تمہارے ذریعے ایک کام نکلوانا تھا اور تمہیں اس کام کے دس پندرہ ہزار ڈالرز بھی مل جاتے۔ میرا بھی فائدہ ہو جاتا''...... ہوگن نے کہا۔

''کیا کام ہے اور کس سے کام ہے۔ مجھے بتائیں۔ میں فون پر ہی کروا لوں گا''...... تھامسن نے کہا۔

''نہیں۔ فون پر ایسے کام نہیں ہوا کرتے۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ میں کوئی اور آدمی دیکھتا ہوں۔ میں نے سوچا تھا کہ تم اپنے آدمی ہو۔ تمہیں فائدہ ہو جائے لیکن شاید یہ بھاری فائدہ تمہارے مقدر میں نہیں ہے''...... ہوگن نے کہا تو عمران نے اس طرح سر ہلایا جیسے کہہ رہا ہو کہ تم درست ٹریک پر بات کر رہے ہو۔

''آپ کب تک انتظار کر سکتے ہیں''...... تھامسن نے کہا۔

''زیادہ نہیں۔ چند گھنٹے''...... ہوگن نے کہا۔

''او کے۔ میں فادر جوزف سے اجازت لے کر آپ کو فون کرتا ہوں۔ ہیلی کاپٹر کی مشینری میں خرابی کا کہہ کر میں ایڈمنٹن جانے کی اجازت لے لوں گا''...... تھامسن نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو عیش کرو گے۔ بڑی رقم مل جائے گی تمہیں''...... ہوگن نے کہا۔

''میں فون کر کے بتاتا ہوں آپ کو''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

''وہ اجازت لے لے گا۔ فادر جوزف اس پر بے حد اعتماد کرتے ہیں۔ آپ کیا کریں گے''...... ہوگن نے رسیور رکھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''دس لاکھ ڈالرز کا چیک میں نے تمہیں دیا ہے اور دس لاکھ ڈالرز کا چیک تمہیں اور مل سکتا ہے اگر تم ہمارے لئے یہاں فانسو سے ایڈمنٹن پہنچنے کا کوئی تیز رفتار بندوبست کرا دو اور تم بھی ہمارے ساتھ چلو''...... عمران نے کہا۔

''میں بندوبست تو کرا دیتا ہوں۔ یہاں بھی سیاحوں کے لئے ہیلی کاپٹر سروس موجود ہے لیکن میں آپ کے ساتھ نہیں جا سکتا کیونکہ آپ فادر جوزف کے بہرحال دوست نہیں ہیں اور پھر آپ کے بارے میں اطلاع دی جا چکی ہے کہ آپ کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد کسی گروپ کے ساتھ میرا جانا مجھے موت کے گھاٹ اتروا دے گا۔ البتہ آپ سے علیحدہ دوسرے ہیلی کاپٹر میں اکیلا جا سکتا ہوں لیکن اس کا تمام تر خرچہ آپ کو ادا کرنا ہو گا۔ میرے لئے مزید چیک کے علاوہ''...... ہوگن نے کہا۔

''وہاں جا کر تم ہمیں جوائن کر سکتے ہو۔ تھامسن سے ملاقات

کے لئے''......عمران نے کہا تو ہوگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک ہے۔ تھامسن کا فون آ جائے کہ وہ جا رہا ہے تو سروس کو فون کر کے دو ہیلی کاپٹر بک کرا لو۔ رقم مجھے بتا دو۔ میں تمہیں وہ رقم ملا کر مزید دس لاکھ ڈالرز کا چیک دے دوں گا''......عمران نے کہا تو ہوگن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

مسکی یورپی نژاد تھی۔ گو اس کی عمر اب لڑکیوں والی نہیں تھی لیکن کے انداز لڑکیوں والے ہی تھے۔ وہ فادر جوزف کی فرینڈ کہلاتی کیونکہ فادر جوزف کو وہ ذاتی طور پر بے حد پسند تھی اور وہ اس ساتھ رہ کر بے حد خوش رہتا تھا حالانکہ دونوں کی عمروں میں قدر فرق بہرحال تھا کہ مسکی اسے عمر کے لحاظ سے فادر کہہ سکتی لیکن چونکہ ان کے درمیان دوستی تھی اس لئے مسکی اسے فادر ف کی بجائے صرف جوزف کہتی تھی اور فادر جوزف بھی اس ساتھ اپنے ہر قسم کے مسائل شیئر کر لیتا تھا کیونکہ اس کے بق مسکی بے حد عقلمند تھی اور مسائل کو فوراً حل کر لیتی تھی۔ مسکی قل طور پر ونگٹن میں رہتی تھی اور کٹڑ یہودی تھی لیکن اپنے آپ ال کر یہودی نہیں کہتی تھی کیونکہ ونگٹن میں اس کے تعلقات ل یہودیوں سے ہی نہیں بلکہ دوسرے بڑے لوگوں کے ساتھ

بھی تھے۔

ولنگٹن میں وہ کسی ملکہ کے انداز میں ایک محل نما عمارت میں ر
تھی۔ اس کے تمام اخراجات ریڈ اسکائی ادا کرتی تھی۔ ویسے ف
جوزف نے اس کے اکاؤنٹ میں اتنی بڑی رقم رکھوا دی تھی
صرف اس کے منافع سے بھی وہ ساری عمر ملکہ کی طرح زندگی گز
سکتی تھی۔

''جوزف۔ تم یہاں کیوں مستقل بیٹھ گئے ہو۔ کیا تم تھرڈ کلا
ایشیائی گروپ سے ڈرتے ہو''...... مسکی نے فادر جوزف
مخاطب ہو کر کہا۔

فادر جوزف اس وقت اپنے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ مسکی
اس کے قریب کرسی پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے آفس کی ا
انچارج وہی ہو۔ اسے یہاں آئے ہوئے چھ گھنٹے گزر چکے
پہلے تو فادر جوزف اور مسکی علیحدہ کمرے میں بیٹھے انتہائی قیمتی شرا
پیتے رہے لیکن پھر جو فائل مسکی لے آئی تھی۔ اسے چیک کر
کے لئے فادر جوزف کو آفس آنا ضروری تھا۔ چنانچہ مسکی بھی اس
کے ساتھ ہی آفس میں آ گئی کیونکہ وہ جب تک یہاں رہتی تھی
فادر جوزف سے علیحدہ نہ ہوتی تھی۔

اسی طرح جب فادر جوزف ولنگٹن میں اس کے محل میں جا
رہتا تھا تو وہاں بھی وہ دونوں اکٹھے ہی رہتے تھے اور ہر جگہ اک
ہی جاتے تھے اس لئے ولنگٹن میں انہیں ایک دوسرے کا سایہ کہا جاتا

تھا۔ مسکی جب سے آئی تھی وہ کئی بار فادر جوزف کو ولنگٹن چلنے کا کہہ چکی تھی لیکن فادر جوزف ہر بار اسے ٹال جاتا تھا اس لئے اس بار مسکی نے کھل کر بات کی تھی۔

''یہ تھرڈ کلاس نہیں ہیں مسکی۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹس ہیں۔ یہی ایک ایسی جگہ ہے جس کا علم انہیں کسی طرح نہیں ہو سکتا اور اگر ہو بھی جائے تو وہ کسی طرح بھی یہاں داخل نہیں ہو سکتے''...... فادر جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن تم کب تک یہاں بیٹھے رہو گے''...... مسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''جب تک ٹاپ ٹارگٹ یعنی عمران ہلاک نہیں ہو جاتا''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''لیکن کون کرے گا اسے ہلاک۔ تم نے اب تک جن لوگوں کو اس کے خلاف کام کرنے کے لئے کہا ہے ان کی ہلاکت کی خبر آئی ہے اور جس نے اس کی ہلاکت کی خبر دی اس پر تمہیں یقین نہیں آ رہا۔ پھر مسئلہ کیسے حل ہو گا''...... مسکی نے کہا۔

''ہاں۔ جس آسانی سے اس گروپ کو ہلاک کیا گیا ہے اس پر بھی یقین نہیں آتا۔ دوسری بات یہ کہ وہ لوگ وہاں اسلحہ لینے گئے ہیں تو اسلحہ تو یہاں کام ہی نہیں کر سکتا اس لئے یہ ہمارا مطلوبہ گروپ ہو ہی نہیں سکتا''...... فادر جوزف نے جواب دیا۔

''تم نے تھامسن کو بھیج دیا ہے۔ میں نے رات کو واپس جانا

ہے۔ وہاں میرے اعزاز میں ایک دعوت ہے''...... مسکی نے کہا۔

''آج ہی تو آئی ہو۔ دو چار دن یہاں میرے پاس رہو''۔ فادر جوزف نے کہا۔

''میں پھر آ جاؤں گی۔ یہ بڑی اچھی دعوت ہے بلکہ میں تو کہتی ہوں کہ تم بھی ساتھ چلو لیکن اب یہ تھامسن کب واپس آئے گا۔ میں نے تو ایڈمنٹن سے ولنگٹن کے لئے طیارہ بھی چارٹرڈ کرا رکھا ہے''...... مسکی نے کہا۔

''وہ ہیلی کاپٹر میں کسی خرابی کو دور کرانے گیا ہے۔ یہ بھی ضروری تھا۔ کسی بھی وقت کوئی حادثہ ہو سکتا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''تم اسے فروخت کر کے اور نیا ہیلی کاپٹر لے لو''...... مسکی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''پہلی بار مرمت ہو رہی ہے۔ میں نے تھامسن سے کہہ دیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں مکمل رپورٹ لے آئے۔ اگر کوئی لمبی گڑبڑ ہوئی تو اسے فروخت کر دوں گا ورنہ کام تو بہرحال دے رہا ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''دوبارہ اصل مسئلے کی طرف آئیں۔ اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خلاف کون کام کر رہا ہے یا تم صرف چھپ کر بیٹھنے پر ہی اکتفاء کرو گے''...... مسکی نے کہا۔

''کنگ ایکریمیا میں اس کے خلاف کام کر رہا ہے۔ وہ بہت

تیز اور ہوشیار آدمی ہے ورنہ یہ جب تک یہاں تک نہ پہنچ کر تھک ہار کر واپس جائیں گے تو پھر میں دو چار ایجنسیوں کو ان کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا بھیج دوں گا۔ بہرحال اس ٹاپ ٹارگٹ کو ہر صورت میں اور ہر قیمت پر ہٹ تو کرانا ہی ہے''...... فادر جوزف نے کہا۔

''مطلب ہے کہ فی الحال تم نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے''...... مسکی نے کہا۔

''ہاں۔ خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلے جائیں گے۔ یہاں تو وہ کسی طرح داخل ہی نہیں ہو سکتے''...... فادر جوزف نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

''تھامسن کو فون کرو اور پوچھو کہ وہ کب تک واپس آ رہا ہے''...... مسکی نے کہا تو فادر جوزف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''تھامسن جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ''...... فادر جوزف نے کہا۔

''حکم کی تعمیل ہو گی چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو فادر جوزف نے رسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو فادر جوزف نے رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... فادر جوزف نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تھامسن لائن پر ہے چیف۔ بات کیجئے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلو''...... فادر جوزف نے کہا۔

''تھامسن بول رہا ہوں چیف''...... دوسری طرف سے تھامسن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کہاں ہو تم اس وقت۔ کیا ہوا ہے ہیلی کاپٹر کا''...... فادر جوزف نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''میں ہیلی کاپٹر میں ہی ہوں چیف اور واپس آ رہا ہوں۔ آدھے گھنٹے میں پہنچ جاؤں گا''...... تھامسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا خرابی تھی''...... فادر جوزف نے پوچھا۔

''معمولی بات تھی۔ ایک میٹر کا پیچ ڈھیلا پڑ گیا تھا جس کی وجہ سے میٹر درست ریڈنگ نہ دے رہا تھا۔ وہ پیچ ٹائٹ کر دیا گیا ہے۔ اب میٹر درست ریڈنگ دے رہا ہے چیف''...... تھامسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... فادر جوزف نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''تم واقعی رک نہیں سکتی''...... فادر جوزف نے منت بھرے لہجے میں مسکی سے کہا۔

''آج نہیں۔ میں نے بتایا ہے کہ میرے اعزاز میں دعوت ہے

اور میں خود اس دعوت میں موجود نہ ہوں تو غلط ہے۔ البتہ وعدہ کہ ایک دو روز میں واپس آؤں گی اور اس وقت تک یہاں تمہارے پاس رہوں گی جب تک تم خود باہر جانے کا فیصلہ نہیں کرو گے''۔ مسکی نے کہا تو فادر جوزف نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت فانسو سے ہیلی کاپٹر چارٹرڈ کرا کر ایڈمنٹن جا رہا تھا جبکہ ہوگن علیحدہ چارٹرڈ ہیلی کاپٹر پر تھا۔ البتہ دونوں ہیلی کاپٹر یکے بعد دیگرے ہی فانسو سے روانہ ہوئے تھے۔ یہ فلائٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے دو گھنٹے کی تھی اور اب وہ تقریباً ایڈمنٹن پہنچنے ہی والے تھے۔ فادر جوزف کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ تھامسن نے ہوگن کو فون پر اطلاع دے دی تھی کہ اس نے فادر جوزف سے ہیلی کاپٹر کو مرمت کرانے کے لئے فوری طور پر ایڈمنٹن لے جانے کی اجازت لے لی ہے جس پر پہلے سے سوچے ہوئے اس پروگرام پر فوری عمل درآمد کیا گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے ہوگن کو ساتھ کیوں لیا ہے''۔ صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ہیلی کاپٹر چونکہ کناڈین تھا اس لئے صفدر نے کرانسی زبان میں بات کی تھی۔

''اس لئے کہ وہ کسی بھی وقت اپنے باس کو ہمارے بارے میں اطلاع دے سکتا تھا۔ جو آدمی دولت کی خاطر اپنے باس کے خلاف کام کر سکتا ہے وہ ہر کام کر سکتا ہے''...... عمران نے بھی کرانسی زبان میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''وہ تو واپس فانسو چلا جائے گا جبکہ ہمیں گاشپ جانا ہے۔ وہ اس دوران بھی تو بات کر سکتا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''مجھے معلوم ہے۔ اس پر بھی سوچ لیں گے''...... عمران نے ٹالنے کے سے انداز میں کہا تو صفدر سمجھ گیا کہ ہیلی کاپٹر پائلٹ کی وجہ سے عمران کھل کر بات نہیں کر رہا لیکن صفدر کا مقصد یہ بات عمران تک پہنچانا تھا تاکہ اگر اس نے اس پہلو پر غور نہ کیا ہو تو غور کر لے۔ پھر ہیلی کاپٹر پائلٹ نے انہیں بتایا کہ وہ ایڈمنٹن پہنچ گئے ہیں اور پھر دونوں ہیلی کاپٹر ایک دوسرے کے پیچھے سمندری ساحل کے قریب بنے ہوئے پرائیویٹ ہیلی پیڈ پر اتر گئے۔ وہاں پہلے بھی ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔

''آؤ''...... عمران نے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھلتے ہی اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ دوسرے ہیلی کاپٹر سے ہوگن بھی نیچے اتر آیا تھا۔

''اپنے اور ہمارے ہیلی کاپٹر کو واپس بھجوا دو''...... عمران نے ہوگن سے کہا۔

''لیکن ہم سب واپس کیسے جائیں گے''...... ہوگن نے کہا۔

''کل دوبارہ چارٹرڈ کرا لیں گے۔ ہمیں تھامسن کو بھی وہ رقم دینا ہے اور معلومات لینی ہیں۔ تمہیں بھی بھاری رقم دینی ہے اس لئے بات تفصیل سے ہو گی اور سب بات چیت تمہارے سامنے ہو گی''...... عمران نے کہا تو ہوگن نے اپنی موجودگی میں مذاکرات کرنے کی بات سن کر بے حد مسرت محسوس کی۔ اس کا ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا تھا۔ اس نے دونوں ہیلی کاپٹرز کے پائلٹوں کو انعام دے کر واپس جانے کا کہہ دیا اور دونوں چارٹرڈ ہیلی کاپٹرز واپس چلے گئے۔

''آؤ تمہیں تھامسن سے ملواؤں''...... ہوگن نے کہا اور پھر وہ سب تیسرے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ اس ہیلی کاپٹر سے باہر ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی کھڑا تھا۔

''یہ تھامسن ہے اور یہ ہیں میرے مہمان مائیکل اور ان کے ساتھی۔ انہوں نے ونگٹن جانا ہے اس لئے یہاں آئے ہیں تاکہ تم سے چند معلومات لے کر اور تمہیں بھاری رقم ادا کر کے آگے بڑھ جائیں''...... ہوگن نے تھامسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کس قسم کی معلومات چاہتے ہیں آپ''...... تھامسن نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''پانچ لاکھ ڈالرز کا گارینٹڈ چیک ابھی دے سکتا ہوں اگر تم فادر جوزف کے بارے میں بتا دو کہ وہ ہیڈکوارٹر میں ہیں یا نہیں''۔ عمران نے کہا تو تھامسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ۔ اوہ۔ چیف کے دشمن تم ہو جن کی وجہ سے چیف ہیڈکوارٹر میں چھپا بیٹھا ہے۔ میں تمہیں چیف کے خلاف کچھ نہیں بتا سکتا۔ میں جا رہا ہوں۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے''...... تھامسن نے تیز لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے تھامسن کی گردن عمران کی گرفت میں تھی۔

''یہ۔ یہ تم کیا کر رہے ہو''...... ہوگن نے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران نے دوسرے ہاتھ سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اپنی طرف بڑھتے ہوئے ہوگن پر فائر کھول دیا۔ ہوگن گولیوں کی بوچھاڑ میں چیختا ہوا پشت کے بل نیچے ریت پر گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ یہ سب کچھ چند لمحوں میں ہی ہو گیا۔ تھامسن کی حالت ہوگن کا انجام دیکھ کر خراب ہو گئی تھی۔

''تم نے میری باتوں کا جواب نہ دیا تو تمہارا بھی یہی حشر ہو گا''...... عمران نے مشین پسٹل کا رخ تھامسن کی طرف کرتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا۔ سب کچھ بتا دوں گا''...... تھامسن نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور پھر عمران کے سوالات کے وہ اس طرح جواب دینے لگا جیسے ماتحت اپنے آفسر کو رپورٹ دیتے ہیں۔ عمران نے اس سے اس خرابی کے بارے میں پوچھا جس کا وہ بہانہ کر کے آیا تھا۔ اس نے

بتایا کہ وہ محض بہانہ تھا۔

''ٹھیک ہے۔ اب تم بھی ہوگن کے ساتھ جاؤ''...... عمران نے اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا۔ تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی تھامسن چیختا ہوا نیچے گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

''صفدر۔ اس ہوگن کی تلاشی لو۔ اس کی جیب میں میرا چیک موجود ہے۔ وہ نکال لو ورنہ ہماری نشاندہی ہو سکتی ہے۔ باقی سب ساتھی ہیلی کاپٹر میں سوار ہو جائیں۔ اب ہم نے بگ ٹارگٹ کی طرف بڑھنا ہے''...... عمران نے کہا اور چند لمحوں بعد اس کی ہدایات پر عمل کر دیا اور عمران نے تھامسن کی جگہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔

''یہ سیل فون تھامسن کی جیب میں تھا۔ میں نے اس لئے نکال لیا کہ شاید فون آ جائے''...... صفدر نے سیل فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ گڈ۔ مجھے اس کا خیال نہیں آیا۔ فادر جوزف کا فون آ سکتا تھا اور جواب نہ ملنے کی صورت میں وہ چوکنا ہو سکتا تھا۔ گڈ شو''۔ عمران نے سیل فون لے کر سامنے خانے میں رکھتے ہوئے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو صفدر کا چہرہ کھل اٹھا اور پھر راستے میں واقعی سیل فون پر کال آ گئی تو عمران نے تھامسن کی آواز اور لہجے میں جواب دیتے ہوئے اسے کہا کہ وہ خرابی دور کرا کر واپس آ رہا ہے

جس پر فون بند ہو گیا تو عمران نے بھی فون واپس سامنے خانے میں رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ اندرونی پوزیشن تو آپ نے معلوم کر لی ہو گی۔ ہم نے کیا کرنا ہے''...... صفدر نے کہا۔

''اندر ایک چوکیدار اور دو مشینری آپریٹرز ہیں۔ ایک تھامسن تھا اور ایک لڑکی فون سیکرٹری ہے۔ ظاہر ہے کھانا پکانے کے لئے کوئی آدمی یا عورت بھی ہو گی۔ ہم نے ہیلی کاپٹر اتارتے ہی اندر پھیل جانا ہے۔ اندر کسی قسم کی حفاظتی انتظامات نہیں ہیں کیونکہ اندر جانے کا سوائے اس ہیلی کاپٹر کے اور کوئی راستہ نہیں ہے اور اندر بھی صرف یہی ہیلی کاپٹر ہی صحیح سلامت جا سکتا ہے ورنہ ملٹری بیس کی بجہ سے دوسرے ہیلی کاپٹر کو فضا میں ہی اڑا دیا جاتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''سب سے پہلے تو اس فادر جوزف کو تلاش کرنا ہو گا''۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

''وہ وہیں ہو گا۔ باہر نہیں''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ابھی وہ تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ سیل فون پر ایک بار کال آ گئی۔

''یس''...... عمران نے فون آن کر کے کان سے لگاتے ہوئے تھامسن کی آواز اور لہجے میں کہا۔

''کون پائلٹ ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''تھامسن کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ۔ تھامسن تم ہو۔ ٹھیک ہو نا۔ اب تو دو دو چکر لگانے لگ گئے ہو''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ہیلی کاپٹر میں معمولی سی خرابی پیدا ہو گئی تھی۔ وہ ٹھیک کرانے گیا تھا''...... عمران نے کہا۔

''او کے۔ سپر چیکنگ کرنا تھی''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے فون آف کر کے اسے واپس خانے میں رکھ دیا۔

''اب تیار ہو جاؤ۔ ہم کسی بھی لمحے اتر جائیں گے''...... عمران نے کہا تو سب کے جسم تناؤ کی حالت میں آ گئے۔ پھر گاشپ کی سب سے بلند عمارت رالف سنٹر نظر آنے لگ گئی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر اس کے عقب میں بنے ہوئے احاطے کے ایک کونے میں بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔ ہیلی کاپٹرز رکتے ہی عمران سمیت سب تیزی سے نیچے اترے اور پھر وہ سب عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ عمران اور صفدر بائیں کونے کی طرف جبکہ کیپٹن شکیل اور تنویر عمارت کی دائیں طرف اور جولیا اور صالحہ درمیانی حصے کی طرف بڑھ گئیں۔

''وہ یقیناً آفس ہو گا۔ میں نے آفس کے بارے میں تھامسن سے معلومات حاصل کر لی تھیں''...... عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ابھی تک تھامسن واپس نہیں آیا''...... مسکی نے فادر جوزف سے کہا۔

''وہ جب آئے گا تو رپورٹ کرنے یہاں آ جائے گا۔ یہ اس کی روٹین ہے''...... فادر جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے ہم پر کوئی آفت ٹوٹنے والی ہے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مسکی نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

''کیا ہو گیا ہے تمہیں مسکی۔ تم دنیا کی محفوظ ترین جگہ پر موجود ہو۔ پھر کیسا خطرہ۔ تم اب وہمی ہوتی جا رہی ہو''...... فادر جوزف نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مسکی کوئی جواب دیتی آفس کے بیرونی دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں چونک پڑے۔ فادر جوزف نے میز کے کنارے پر موجود بہت سے

بٹنوں میں سے ایک بٹن پریس کر دیا۔

''کون ہے''...... فادر جوزف نے بٹن دبا کر زور سے کہا۔

''تھامسن''...... اسی بٹن کے نیچے سے ہلکی سی آواز سنائی دی تو تھامسن کا نام سن کر فادر جوزف کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر آئی جبکہ مسکی کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کے ساتھ ہی فادر جوزف نے میز کے کنارے پر موجود ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس ہوتے ہی دروازہ خودبخود کھلا اور یکے بعد دیگرے دو اجنبی آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں مشین پسٹل تھے۔ ان دونوں کو دیکھتے ہی مسکی کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے فادر جوزف سے اس طرح لپٹ گئی جیسے بچے کسی چیز سے ڈر کر کسی بڑے سے جا چمٹتے ہیں۔

''ہٹ جاؤ''...... فادر جوزف نے اپنے آپ کو بمشکل کنٹرول کرتے ہوئے کہا۔

''تم کون ہو اور اندر کیسے آئے ہو''...... فادر جوزف نے دراز کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

''حرکت نہ کرنا فادر جوزف ورنہ ایک لمحے میں بھون ڈالوں گا اور یہ بھی سن لو کہ ان مشین پسٹلز پر وہ اینٹی ریز کورز موجود ہیں جن ریز کی وجہ سے اسلحہ ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اب یہ کام کرے گا اور میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور میں اور میرے ساتھی تمہارے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر یہاں پہنچے ہیں''......

عمران نے کہا۔

''عم۔ عمران۔ عم۔ عمران یہاں۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے''...... فادر جوزف نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ اس کی گردن ڈھلک گئی تھی جبکہ اس کے کرسی پر ڈھیر ہوتے ہی مسکی تیزی سے ان کی طرف مڑی۔ اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔

''تم کون ہو''...... عمران نے مسکی کی طرف مشین پسٹل کا رخ کرتے ہوئے کہا۔

''مم۔ مم۔ میرا نام مسکی ہے۔ جوزف میرا دوست ہے۔ میں ولنگٹن میں رہتی ہوں۔ میں ولنگٹن سے ایک فائل لے کر آئی ہوں۔ یہ فائل فادر جوزف نے منگوائی تھی۔ میں اب واپس جا رہی تھی کہ تم آ گئے''...... مسکی نے رک رک کر اور انتہائی خوفزدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کی حالت دیکھ کر عمران سمجھ گیا کہ مسکی فادر جوزف کی دوست ہو سکتی ہے۔ بہرحال فیلڈ میں کام کرنے والی نہیں ہو سکتی۔

''تم اس کا خیال رکھو۔ میں یہاں کی تلاشی لے لوں''...... عمران نے صفدر سے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے میز پر موجود فائل اٹھا کر اسے کھولا اور دیکھنا شروع کر دیا۔

''یہی۔ یہی فائل میں لے کر آئی ہوں''...... مسکی نے فائل دیکھ کر کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”گڈ۔ تو تم نے ریڈ اسکائی کے مکمل تنظیمی ڈھانچے پر مبنی فائل بنوائی ہے۔ اس میں بورڈ آف گورنرز کے چاروں گورنرز کے نام، پتے اور فون نمبرز دیئے ہوئے ہیں اور ہر گورنر کے تحت جتنی تنظیمیں اور افراد موجود ہیں سب کی تفصیل موجود ہے۔ گڈ۔ تم نے ہمارا بہت سا کام آسان کر دیا ہے اس لئے میں تمہاری موت آسان کر دیتا ہوں“...... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مسکی کوئی جواب دیتی تڑتڑاہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی شعلے اس کی طرف لپکے اور مسکی کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا جیسے گرم گرم سلاخیں اس کے جسم پر اترتی چلی جا رہی ہوں اور پھر اس کا ذہن کسی کیمرے کے شٹر کی طرح بند ہو گیا۔

عمران، صفدر کے ساتھ فادر جوزف کے آفس میں داخل ہوا تو وہاں فادر جوزف کے ساتھ ایک عورت بھی موجود تھی۔ پھر فادر جوزف تو عمران کا نام سن کر ہی بے ہوش ہو گیا جبکہ اس عورت سے معلومات حاصل کر کے عمران نے اسے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ انہیں ایک ایسی فائل مل گئی تھی جس میں ریڈ اسکائی کے ہر سیکشن کی مکمل تفصیلات موجود تھیں۔ عمران نے فائل اپنی جیب میں رکھی ہی تھی کہ باہر سے کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی۔ وہ ہیڈکوارٹر میں موجود سب کے خاتمے کی بات کر رہا تھا۔

”اس فادر جوزف کو اٹھاؤ اور کسی بڑے کمرے میں لے چلو“...... عمران نے کہا تو صفدر نے آگے بڑھ کر کرسی پر ڈھیر پڑے ہوئے فادر جوزف کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔

”اسے گولیاں مارو اور ختم کرو۔ اب اس کا کیا کرنا ہے“۔

کمرے سے باہر موجود تنویر نے کہا۔

''اس نے بے شمار مسلم سٹارز کو ہلاک کرایا ہے۔ اسے اتنی آسانی سے تو موت نہیں آنی چاہئے''...... عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور سب خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد ایک بڑے کمرے میں کرسی پر فادر جوزف کو ڈال دیا گیا۔

''اسے باندھنا ہے۔ پردہ اتارلو''...... عمران نے کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل نے اس کے حکم کی تعمیل کر دی۔

''جولیا اور صفدر پوری عمارت کی مکمل تلاشی لیں گے۔ جو مشینری نظر آئے گولیوں سے اڑا دو لیکن پسٹلز سے کور نہ ہٹنے دینا ورنہ نہ صرف سیٹلائٹ سے چیک ہو جائے گا اور پھر فوج یہاں حملہ کر سکتی ہے بلکہ یہاں موجود مشینری کی وجہ سے وہ ناکارہ بھی ہو سکتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا اور صفدر دونوں سر ہلاتے ہوئے اس بڑے کمرے سے باہر نکل گئے۔

''باقی تم سب باہر نگرانی کرو۔ یہاں میرے ساتھ صرف صالحہ رہے گی''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

''اب اسے ہوش میں لایا جائے''...... عمران نے صالحہ سے کہا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے کرسی پر بندھے ہوئے فادر جوزف کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب فادر جوزف کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹائے اور سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔ ساتھ والی کرسی پر

صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔

''اس سے آپ نے کیا پوچھنا ہے۔ آپ کہہ رہے تھے کہ فائل مل گئی ہے جس میں تمام تفصیل معلوم ہو گئی ہے''...... صالحہ نے کہا۔

''ہاں۔ وہ فائل تو میری جیب میں ہے لیکن اس تنظیم کی سرپرستی کون کون سے سرکردہ یہودی کر رہے ہیں۔ انہیں بھی تو سزا دینی چاہئے تاکہ انہیں آئندہ کسی مسلم سٹار پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو''...... عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

فادر جوزف کو اب پوری طرح ہوش آ چکا تھا۔

''تم۔ تم یہاں کیسے آ گئے۔ تھامسن کہاں ہے۔ مم۔ مسکی کو کیا ہوا۔ وہ کہاں ہے''...... فادر جوزف نے رک رک کر کہا۔

''تم نے ہمیں روکنے کی بہت کوشش کی اور اس ہیڈکوارٹر کو واقعی تم نے محفوظ ترین بنا رکھا تھا لیکن حق کو کوئی نہیں روک سکتا۔ تم نے پوری دنیا کے مسلم سٹارز کو ہلاک کرانے کی جو مہم شروع کر رکھی ہے وہ اس قدر بہیمانہ ہے کہ اس کا تصور بھی انسان کو کانپنے پر مجبور کر دیتا ہے۔ تم بے گناہ لوگوں کو اس لئے ہلاک کر رہے ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ انتہائی قابل تشویش بات ہے اور اس تشویش کے خاتمے کے لئے اور تمہارے ہیڈکوارٹر کے خاتمے کے لئے ہم نے کوشش شروع کی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر قدم پر فتح دی ہے۔ وہ عورت مسکی ہلاک کر دی گئی ہے اور اب تمہاری باری ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ زیرو تھری فائل جو مسکی بنوا کر لے آئی تھی میری

جیب میں ہے اور اس میں موجود تمام تنظیم کے بورڈز آف گورنرز اور ان کے تحت تنظیموں کی تمام تفصیل موجود ہے لیکن تمہاری تنظیم کی سرپرستی کون کون سے یہودی ادارے اور تنظیمیں کر رہی ہیں ان کی تفصیل بتاؤ گے''...... عمران نے کہا۔

''مجھے کچھ معلوم نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں تو ڈمی چیف ہوں۔ مجھ سے دولت لے لو۔ مجھے تصور ہی نہ تھا کہ تم اس طرح صحیح سلامت مجھ تک پہنچ سکتے ہو۔ اسرائیل کے صدر نے بھی یہی کہا تھا کہ تم مجھے ڈھونڈ نکالو گے اور مجھ تک پہنچ جاؤ گے لیکن میں نہیں مانتا تھا مگر اب مجھے ماننا پڑا ہے۔ مجھ سے دولت لے لو اور واپس چلے جاؤ۔ جتنی دولت چاہے لے لو''...... فادر جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو تمہارا خیال ہے کہ ہم نے دولت کی خاطر اپنی جانیں خطرے میں ڈالی ہوں گی۔ تم یہودیوں کو دنیا کے ہر مسئلے کا حل دولت میں ہی نظر آتا ہے۔ بہرحال اب شروع ہو جاؤ ورنہ''۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ مجھے نہیں معلوم''...... فادر جوزف اپنی بات پر مصر تھا۔

''اوکے''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کپڑے سے کور شدہ مشین پسٹل کو میز پر رکھا اور جیب سے خنجر نکال کر وہ اٹھا اور فادر جوزف کی طرف بڑھنے لگا۔

''مجھے واقعی کچھ نہیں معلوم۔ مجھ پر اعتماد کرو۔ مجھے کچھ نہیں معلوم''...... فادر جوزف نے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران کا خنجر والا ہاتھ گھوما اور فادر جوزف کا ایک نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا اور کمرہ فادر جوزف کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ابھی اس کی چیخ کی بازگشت ختم نہ ہوئی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار پھر گھوما اور اس بار اس کی ناک کا دوسرا نتھنا آدھے سے زیادہ کٹ گیا اور اس کی پیشانی پر نیلے رنگ کی رگ ابھر آئی۔ عمران نے خنجر کا دستہ اس رگ پر مار دیا۔ اس کے ساتھ ہی فادر جوزف کا چہرہ بری طرح بگڑ گیا۔ اس کا پورا جسم پسینے میں ڈوب گیا۔

''بولو۔ تمہاری سرپرستی کون کون سے یہودی ادارے اور افراد کر رہے ہیں۔ بولو''...... فادر جوزف نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ مجھے نہیں معلوم''...... فادر جوزف نے رک رک کر کہا تو عمران نے خنجر کے دستے کا ایک اور وار پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر کر دیا اور اس کے ساتھ ہی فادر جوزف کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور پورا جسم اس طرح کانپنے لگا جیسے جاڑے کا بخار چڑھ آتا ہے۔

''بولو۔ تمہاری تنظیم کی سرپرستی کون کون سے یہودی ادارے اور افراد کر رہے ہیں۔ بولو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا تو اس بار جوزف اس طرح بولنے لگا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا گیا ہو۔ عمران خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر فادر جوزف نہ صرف خاموش ہو گیا

بلکہ اس کی گردن بھی ڈھلک گئی تو عمران نے مشین پسٹل اٹھا کر اس کا رخ فادر جوزف کی طرف کر کے فائر کھول دیا اور فادر جوزف کی آنکھیں چندلمحوں بعد ہی بے نور ہو گئیں۔

''حیرت ہے اس قدر ادارے اور افراد اس کی سرپرستی کر رہے تھے۔ تم نے تو ٹاپ ٹارگٹ ہٹ کیا ہے''...... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو حسب عادت اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑا ہوا۔

''عمران صاحب۔ رپورٹ ہے کہ آپ نے واقعی اس بار بڑا مشن مکمل لیا ہے۔ میں نے جولیا کی رپورٹ پڑھی ہے۔ اس نے آپ کی دل کھول کر تعریف کی ہے کہ آپ نے ہر طرح کی رکاوٹ کو دور کرتے ہوئے کام کیا ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''جولیا نے اب آخری حربہ استعمال کرنا شروع کر دیا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

''آخری حربہ۔ کیا مطلب''...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

''اب تو وہ تعریفوں پر اتر آئی ہے تاکہ شاید میرا دل پسیج جائے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''تو آپ کا دل کیوں نہیں پسیجتا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ بے چارہ تو اتنا پسیجتا ہے کہ پانی پانی ہو جاتا ہے لیکن تم چیک ہی اتنا دیتے ہو کہ اس سے پسینہ ہی نہیں خشک ہوتا۔ آگے کیا ہوسکتا ہے''......عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''اس بار آپ کو بڑی مالیت کا چیک ملے گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''کیوں۔ کیا ہوا ہے۔ کیا خواب میں حاتم طائی کو دیکھ لیا ہے''......عمران نے کہا۔

''جولیا نے اپنی رپورٹ میں باقاعدہ سفارش کی ہے''...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واہ۔ ایسی سفارش تو ایکسٹو کو ضرور ماننا چاہئے''......عمران نے کہا۔

''لیکن جولیا نے یہ نہیں کہا کہ چیک پر دستخط بھی ہوں۔ صرف بھاری مالیت کی رقم کی سفارش کی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اس طرح دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر لیا جیسے کسی کے بھاری مالیت کا انعام صرف ایک ہندسے کی وجہ سے رہ جاتا ہے اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

''چلیں ایسا کرتے ہیں کہ دستخط میں کر دیتا ہوں لیکن رقم نہیں لکھوں گا''...... بلیک زیرو نے کہا۔

''وہ میں خود لکھ لوں گا۔ تم فکر مت کرو''......عمران نے چہک

کر کہا تو بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''آپ نے تو اتنی رقم لکھ دینی ہے کہ جتنی پاکیشیا کے سرکاری خزانے میں بھی نہ ہوگی۔ بہرحال آپ کو فی الحال ایک چائے پلائی جا سکتی ہے''...... بلیک زیرو نے کہا اور اٹھ کر کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ''...... رابطہ ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یہ ٹو کیا ہوتا ہے۔ ایکسٹو۔ ون ٹو ون ملاقات وغیرہ''۔ عمران نے کہا۔

''عمران صاحب آپ۔ میں بات کراتا ہوں لیکن اگر آپ ون ٹو ون ملاقات کر لیتے تو بہتر ہوتا''...... پی اے نے ہنستے ہوئے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ کیا ہوا۔ کیا بل نہ دینے کی وجہ سے سرسلطان کا فون تو نہیں کٹ گیا''......عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

''فون کیسے کٹ سکتا ہے۔ سرکاری ہے یہ تو۔ میں تو آپ کو ون ٹو ون کے بارے میں بتا رہا تھا''...... پی اے نے اور زیادہ ہنستے ہوئے کہا۔

''اچھا۔ نہیں کٹ سکتا۔ سرکاری ہے تو میں سارے فون وہیں آ کر کیا کروں گا۔ یہاں تو سلیمان نے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے کہ اتنا بل اور اتنا بل''......عمران نے کہا تو دوسری طرف سے

پی اے کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

''ہیلو''...... چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز سنائی دی۔

''بچپن میں ہم دوسروں کو ہیلو کہہ کر خود ہلنا شروع کر دیتے تھے۔ آپ کیا کرتے تھے''...... عمران نے کہا۔

''عمران تم ہو۔ میں انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں اس لئے جو کہنا ہے جلدی کہہ دو''...... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''جلدی سے جلدی یہی کہا جا سکتا ہے کہ اللہ حافظ''...... عمران نے کہا۔

''ارے۔ ارے۔ سنو۔ میں واقعی ایک اہم ضروری کام میں مصروف ہوں۔ بہرحال بتاؤ کیا مسئلہ ہے''...... سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

''ریڈ اسکائی کی جو فائل میں نے آپ کو دی تھی اس کا کیا ہوا اور ان یہودی اداروں اور افراد کا کیا ہوا جو مسلم سٹارز کی ہلاکت میں ریڈ اسکائی اور فادر جوزف کی سرپرستی کر رہے تھے''...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''فائل کے مطابق تمام مسلم ممالک کو تفصیلات بھجوا دی گئی ہیں اور انہوں نے اپنے اپنے ملکوں میں کارروائی کا تیزی سے آغاز بھی کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ سرپرستوں اور اداروں کی تفصیلات اقوام متحدہ کو بھی بھجوا دی ہیں۔ وہ بھی ان کے خلاف ثبوت اکٹھے کر کے

کارروائی کریں گے۔ بہرحال تمہاری ہمت اور کوشش کو میں سلام کرتا ہوں ورنہ یہ لوگ پوری دنیا کے مسلم سٹارز کو بے دریغ ہلاک کرتے چلے جا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزا دے گا''۔ سر سلطان نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

''اللہ تعالیٰ کا تو وعدہ ہے کہ جو اچھے کام کرے گا اسے جزا ملے گی لیکن آپ لوگ تو اچھے کام کی صورت میں انعام نہیں دیتے۔ اس کا کیا ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''میں مصروف ہوں اس لئے اللہ حافظ''...... سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

''سر سلطان سے آپ نہیں جیت سکتے''...... بلیک زیرو نے چائے کا کپ عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

''سر سلطان تو بہت تجربہ کار سفارت کار ہیں۔ میں تو تم سے آج تک بھاری مالیت کا چیک نہیں جیت سکا حالانکہ جولیا نے بھی سفارش کر دی ہے''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کی سفارش پر تو آپ کو چائے پلائی جا رہی ہے''۔ بلیک زیرو نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک منفرد انداز کا ناول

مکمل ناول

ملٹی ٹارگٹ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

- ایک ایسا مشن جس پر پاکیشیا کے مستقبل کا انحصار تھا۔
- ایک ایسا مشن جس میں ایکریمیا کی سب سے طاقتور بلیک ایجنسی مقابلے پر آئی اور ----؟
- ایک ایسا مشن جس میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس مشن کی تکمیل کی بجائے ایکریمیا کی سیر و تفریح میں مصروف رہے۔ کیوں؟
- انتہائی اہم مشن روزی راسکل اور ٹائیگر کے ذمے لگا دیا گیا۔ کیوں؟
- اس مشن میں ٹائیگر کو روزی راسکل کا ماتحت بنا دیا گیا۔ پھر کیا ہوا؟
- ملٹی ٹارگٹ مشن کیا تھا اور کیوں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس سے علیحدہ کر دیا گیا ----؟
- کیا روزی راسکل اور ٹائیگر مشن مکمل کرنے میں کامیاب ہو سکے۔ یا؟

انتہائی دلچسپ واقعات اور سسپنس سے بھرپور منفرد انداز کا ناول

کتب منگوانے کا پتہ
ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان
Mob 0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666
E.Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ٹوان ون

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ٹوان ون = ایک ایسا مشن جس میں اسرائیل کے خلاف دو مشنز پر بیک وقت کام کرنا پڑا۔ کیوں ----؟

= ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھی ٹارگٹ کے پیچھے صرف بھاگتے ہی رہ گئے۔

= ایک ایسا مشن کہ عین آخری لمحات میں عمران اور اس کے ساتھی اس لئے ناکام رہ گئے کہ ٹارگٹ اسرائیل پہنچ چکا تھا۔

وہ لمحہ = جب مشن مکمل کرنے کے لئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فوری طور پر اسرائیل میں داخل ہونا پڑا جبکہ اسرائیلی ایجنسیاں پہلے سے ان کی تاک میں تھیں۔

وہ لمحہ = جب عمران کے ساتھیوں نے جی پی فائیو کے کرنل ڈیوڈ کو ہر صورت میں ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ لیکن ----؟

وہ لمحہ = جب اسرائیلی صدر نے کرنل ڈیوڈ کے کورٹ مارشل کا حکم دے دیا۔ کیوں؟

وہ لمحہ = جب عمران نے اسرائیل کے صدر کو فون کر کے کرنل ڈیوڈ کو ایک بار پھر کورٹ مارشل سے بچانے کی کوشش کی۔ انتہائی دلچسپ، تیز رفتار اور انوکھا ایڈونچر

ناشران
خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان